بسم الله الرحمن الرحيم

المختارات من مولد شرف الأنام

منها مولد البرزنجي نثرا

لزين العابدين السيد جعفر بن حسن بن عبد الكريم الحسيني البرزنجي المدني

وَمِنْ قصيدة البردة

للناظم الشيخ الإمام شرف الدين أبي عبد الله محمد بن سعيد بن حماد البوصيري

وَمِنْ زُفَرَاتِ الْاَشْوَاق

لبحر العلوم العلامة حضرت مولانا

محمد عبد القدير صديقي حسرتؔ

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

حسبِ فرمائش

حضرت مولانا غوث محی الدین صاحب صدیقیؒ، فرزند و جانشین پنجم حضرت بحر العلومؒ

مترجم

حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عبد العلیم صدیقی ارمانؔ، نبیرہ بحر العلومؒ

تفصیلاتِ کتاب

المختارات من مولد شرف الأنام

منها مولد البرزنجي نثرا

لزين العابدين السيد جعفر بن حسن بن عبد الكريم الحسيني البرزنجي المدني

وَمِنْ قصيدة البردة

للناظم الشيخ الإمام شرف الدين أبي عبد الله محمد بن سعيد بن حماد البوصيري

وَمِنْ زَفَرَاتِ الْاَشْوَاق

لبحر العلوم العلامة حضرت مولانا محمد عبد القدير صديقي حسرتؒ

حسبِ فرمائش : حضرت مولانا غوث محی الدین صاحب صدیقیؒ، فرزندو جانشین پنجم حضرت بحر العلومؒ

مترجم : حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عبد العلیم صدیقی ارمانؒ، نبیرہ بحر العلومؒ

صفحات : 52

سنہ اشاعت : بار اول : ربیع الاول ۱۴۲۶ھ م اپریل ۲۰۰۵ء

بار دوم : شوال المکرم ۱۴۳۴ھ م مارچ ۲۰۱۳ء

بار سوم : صفر المظفر ۱۴۳۸ھ م نومبر ۲۰۱۶ء

زیر اہتمام : تلامذۂ ڈاکٹر محمد عبد العلیم صدیقی ارمانؒ

کمپیوٹر کتابت : محمد مشتاق احمد (ماسٹر گرافکس، حیدر آباد)

تزئین وسرورق : سید عبد السلام شکیل / شکیل کمپوزنگ سنٹر

طباعت : عائش آفسیٹ پرنٹرس، سیلر، مسجد معراج، کرما گوڑہ، سعید آباد، حیدر آباد-۵۹

Press: 040-65871440, Cell: 7207164256, Wahtsapp: 9346338145, e-mail: aishoffset@gmail.com

عرض وحرفِ مترجم!

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

حرفِ تشکر

برائے معاونین و طلباء

خادمِ درگاہ و خاکِ پائے حضرت حسرتؒ و حیرتؒ

ڈاکٹر محمد عبدالعلیم صدیقی ارمانؒ

الله

بسم الله الرحمن الرحيم

يَا رَبِّ يَا ذَا الْجَلَالِ
إِلَيْكَ وَجْهُ سُؤَالِيْ
أَنَا الْفَقِيْرُ وَأَنْتَ الْ
كَرِيْمُ فَاقْضِ سُؤَالِيْ
إِغْفِرْ ذُنُوْبِيْ طُرًّا
أَصْلِحْ جَمِيْعَ خِصَالِيْ
إِرْحَمْ لِفَقْرِيْ إِلٰهِيْ
مَنْ لِّيْ سِوَاكَ وَ مَالِيْ
ذُلِّيْ إِلَيْكَ شَفِيْعِيْ
يَا رَبِّ فَالْطُفْ بِحَالِيْ
عَبْدُ الْقَدِيْرِ بِبَابِكْ
فَارْحَمْهُ يَا ذَا الْجَلَالِ
يَا رَبِّ يَا ذَا الْجَلَالِ
إِلَيْكَ وَجْهُ سُؤَالِيْ

****

يَا رَبِّ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدْ
اَلْمُصْطَفَى الْمُجْتَبٰى مُحَمَّدْ
هَادِي الْعِبَادِ إِلَى الرَّشَادِ
شَفِيْعُ يَوْمِ الْجَزَا مُحَمَّدْ
فِي الْقَلْبِ جَمْرَةٌ وَالْعَيْنِ عَبْرَةٌ
مَتٰى وُصُوْلِيْ إِلٰى مُحَمَّدْ

الله

بسم الله الرحمن الرحيم

اے میرے رب! اے صاحبِ عظمت وجلال
تیری ہی جانب میری جہتِ استدعاء وگزارش ہے
میں ہی تو محتاج اور تو ہی تو سخی، کریم ہے پس میرے
سوال کو پورا فرمادے (میری مانگ مجھے عنایت فرمادے)
میرے تمام گناہوں کو بخش دے (چھوٹے اور بڑے)
اور میری تمام (بُری) عادتوں کی اصلاح فرمادے
میری احتیاج کے مطابق مجھ پر رحم فرمااے میرے اللہ!
میرا کون ہے تیرے سوا اور میرا کیا ہے تیرے بغیر
میرا حالِ زار ہی تیری بارگاہ میں میرا اسفارش کناں ہے
اے میرے رب! پس، تو میرے حال پر نظرِ کرم فرما
عبدالقدیر تیرے دَروازہ پر (صدا لگا رہا) ہے
پس، رحم فرمادے اس پر اے صاحبِ مجد وعلا
اے میرے رب! اے صاحبِ عظمت وجلال
تیری ہی جانب میری جہتِ استدعاء وگزارش ہے

****

اے میرے رب! سلام بھیج حضرت محمد ﷺ پر
جو (مخلوق کے) پاکیزہ ترین اور چنندہ ہیں
(جو) بندوں کے ہدایت فرمانے والے بھلائی کی جانب
اور یوم جزا کے (خصوصی) شفاعت فرمانے والے ہیں
دِل میں عشق کی چنگاری ہے اور آنکھ میں آنسو ہیں
(پتہ نہیں) میری سرکار محمد ﷺ کی بارگاہ میں کب رسائی ہوگی

جِسْمِيْ سَقِيْمٌ حَالِيْ ذَمِيْمٌ
يَحِنُّ رُوْحِيْ إِلٰى مُحَمَّدْ
اَلْقَلْبُ شَاكٍ وَّالطَّرْفُ بَاكٍ
لِسَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ مُحَمَّدْ
قَلْبِيْ كَئِيْبٌ شُغْلِيْ نَحِيْبٌ
مَالِيْ حَبِيْبٌ سِوَا مُحَمَّدْ
جَفَا الْقَرِيْبُ هَفَا الطَّبِيْبُ
وَمَا شِفَائِيْ سِوَا مُحَمَّدْ
يَا ذَا الْجَلَالِ أَصْلِحْ فِعَالِيْ
بِحَقِّ خَيْرِ الْوَرٰى مُحَمَّدْ
إِغْفِرْ ذُنُوْبِيْ وَاسْتُرْ عُيُوْبِيْ
بِجَاهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدْ
أَحِنُّ شَوْقًا إِلٰى مُحَمَّدْ
حَبِيْبِ رَبِّ الْوَرٰى مُحَمَّدْ
أَنْتَ الْكَرِيْمُ، أَنْتَ الرَّحِيْمُ
فَجُدْ بِنُعْمَاكَ يَا مُحَمَّدْ
جِسْمِيْ ضَئِيْلٌ قَلْبِيْ عَلِيْلٌ
فَلَا شِفَائِيْ سِوَا مُحَمَّدْ
جَرَتْ دُمُوْعِيْ مِنَ الْعُيُوْنِ
بِشَوْقِ خَيْرِ الْوَرٰى مُحَمَّدْ
يَا رَبِّ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدْ
اَلْمُصْطَفٰى الْمُجْتَبٰى مُحَمَّدْ

میرا جسم بیمار اور میرا حال زار ہے
اور میری روح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں گریہ کناں ہے
دِل بیمار ہے اور آنکھ رو رہی ہے
اَنبیاء کے سردار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے
میرا دِل ملول ہے اور میرا مشغلہ آہ و بکا ہے
اور سوائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میرا کوئی حبیب نہیں ہے
رشتہ دار انجان ہیں اور طبیب عاجز آ گیا ہے
اور میری دوا و شفاء صرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں
اے خدائے ذوالجلال! میرے تمام اعمال اور حالات کو درست فرما دے
(تیری) مخلوق کے برگزیدہ بندے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل
میرے تمام گناہ بخش دے اور تمام عیبوں کی ستر پوشی فرما
سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجاہت کے طفیل
میں عشق کے مارے روتا ہوں بارگاہِ (رسول) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں
جو مخلوق کے پروردگار کے حبیب (محبوب) ہیں
آپ ہی بڑے صاحبِ سخاوت اور آپ ہی نہایت مہربان ہیں
پس، اپنے اِنعام و اِکرام کا دستِ عطا بڑھائیے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میرا جسم ناتوان ہے اور میرا دِل بیمار ہے
پس، میری دوا و شفاء سوائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ نہیں
میری آنکھوں سے آنسو رواں ہیں
مخلوق کے برگزیدہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق میں
اے میرے رب! سلام بھیج حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
جو (مخلوق کے) پاکیزہ ترین اور چنندہ ہیں

اَلْجَنَّةُ وَنَعِيْمُهَا سَعْدٌ لِّمَنْ
يُصَلِّيْ وَيُسَلِّمُ وَيُبَارِكُ عَلَيْهِ

جنت اور اسکی نعمتیں (راحت، آسودگی، آسائش) سراسر سعادت ہے اس کیلئے جو آپ پر درود وسلام بھیجے اور (اللہ سے) آپ کے دوام برکت کی اِلتجا کرے۔

يَا رَبِّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
يَا رَبِّ صَلِّ عَلَيْهِ وَسَلِّمْ

اے میرے رب! دَرود بھیج حضرت محمد ﷺ پر
اے میرے رب! آپ ﷺ پر دَرود اور سلام بھیج

فِيْ حُبِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ	نُوْرٌ لِّبَدْرِ الْهُدٰى مُتَمَّمٌ	یہ محبت بھری (منظوم) نذرِ عقیدت سیدنا محمد ؐ کی بارگاہِ اقدس میں پیش ہے، جو ہدایت کے بدرِ کامل اور اُس سے نکلنے اور پھیلنے والا نور ہیں۔
قَلْبِيْ يَحِنُّ إِلٰى مُحَمَّدٍ	مَا زَالَ مِنْ وَّجْدِهٖ مُتَيَّمٌ	میرا دِل رسولِ مقبول ﷺ کی محبت میں رو رہا ہے، جن کی محبت و عشق نے مجھے اپنا غلام بنا رکھا ہے اور زبان زدِ خاص و عام کر دیا ہے۔
مَالِيْ حَبِيْبٌ سِوٰى مُحَمَّدٍ	خَيْرِ الرَّسُوْلِ النَّبِيِّ الْمُكَرَّمِ	میرا حبیب ؐ (محبوب) سوائے رسولِ خدا ﷺ کے کوئی اور نہیں، جو بہترین رسول اور معظم و مکرم نبی ہیں۔
شَوْقُ الْمُحِبِّ إِلٰى مُحَمَّدٍ	أَفْنَاهُ ثُمَّ بِهٖ تَهَيَّمَ	چاہنے والے کا عشق حضور ﷺ کی محبت میں اُس کو شیخ فانی (جاں بلب بوڑھا) بنا دیتا ہے اور پھر یہی عشق اُس کو مجنون (دیوانہ) بنا کر چھوڑتا ہے۔
فِي الْحَشْرِ شَافِعُنَا مُحَمَّدٌ	مُنْجِي الْخَلَائِقِ مِنْ جَهَنَّمَ	محمد ﷺ قیامت کے دِن ہمارے شفیع رہیں گے، اور مخلوقات کو جہنم کے عذاب سے نجات دِلائیں گے۔
مِيْلَادُ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ	أُمُّ الْقُرٰى بَلَدٌ مُّعَظَّمٌ	حضور ﷺ کا مقامِ وِلادت ام القریٰ یعنی مکہ مکرمہ ہے جو نامی گرامی شہر ہے۔
أَحْيَا الدُّجَا زَمَنًا مُحَمَّدٌ	مَوْلَاهُ سَلَّمَهٗ وَكَلَّمَ	حضور ﷺ کے عہدِ رِسالت نے عرب کی کفر کی ظلمت بھری سیاہ راتوں کو نورِ ایمان و اِسلام سے منور کر دیا (زندہ کر دیا) اور آپ ﷺ کے آقا اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کو معراج میں خوش آمدید کہا، اور آپ سے گفتگو کی (سلام و پیام کیا)۔
أَدْعُوْكَ أَحْمَدُ يَا مُحَمَّدُ	يَا سَيِّدَ الرُّسُلِ الْمُقَدَّمِ	میں آپ ہی کو پکار رہا ہوں اے قرآن کے احمد لقب اور اے (منادیٰ) محمد ﷺ (عالمِ شہادت میں)۔ اے رسولوں کے سردار اور اُن کے پیشوا۔
إِشْفَعْ إِلَى اللّٰهِ يَا مُحَمَّدُ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَيْ أُنْعَمْ	حضور ﷺ! میری بخشش کی سفارش فرمائیں خدائے بزرگ و برتر سے۔ روزِ قیامت تا کہ میں سرفراز کیا جاؤں نعمتوں سے (جنت کی راحتوں سے)۔
أَرْجُو الشَّفَاعَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ	لَوْ كُنْتُ أَرْتَكِبُ الْمُحَرَّمَ	حضور محمد ﷺ سے میں شفاعت کی اُمید رکھتا ہوں، ہر چند کہ میں مرتکب محرمات رہا ہوں۔
مَنْجَا وَمَلْجَاءُنَا مُحَمَّدٌ	يَوْمَ الْهَوَانِ بِهٖ تَحَشَّمَ	محمد ﷺ ہی ہمارا آسرا، ہمارے نجات دہندہ ہیں، گنہگاروں کی رُسوائی کے دِن جو خود رسول اللہ ﷺ سے شرمندہ رہیں گے۔
وَالنُّوْرُ جَآءَ بِهٖ مُحَمَّدٌ	وَالْحَقُّ بَيَّنَ وَإِنْ تَكَلَّمَ	وہ نورِ رِسالت ہے جس کے ساتھ حضور مبعوث ہوئے، اور ہمیشہ برحق سچی بات ہی کہی۔
أَعْلَا السَّمَآءِ سَمَا مُحَمَّدٍ	جِبْرِيْلُ قَالَ لَهٗ تَقَدَّمَ	حضور ﷺ کا آسمان (مرتبہ) آسمانوں سے بلند ہے جہاں جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو عرش پر چڑھنے کی گزارش کی اور خود نیچے ٹھہر گئے (جہاں اُن کی حد تھی)۔
وَالْجُنْدُ حِيْنَ غَزَا مُحَمَّدٌ	مِنْهُمْ مَلَآئِكَةٌ تَسَوَّمَ	اور حضور ﷺ کے وہ غزوے جس میں آپ ﷺ بہ نفسِ نفیس شریک تھے، اسکے لشکر میں، ایسے فرشتے بھی رہتے تھے جو اپنی خاص شناخت بنائے رہتے تھے (مخصوص لباس یونیفارم میں)
وَالدِّيْنَ أَظْهَرَهٗ مُحَمَّدٌ	وَالْكُفْرَ أَبْطَلَهٗ فَهَدَّمَ	دین برحق (اِسلام) کی حضور ﷺ نے پشت پناہی فرما کر اس کو قائم فرما دیا، اور کفر کو باطل قرار دیا اور پھر اس کی عمارت (شناخت) ہی کو ڈھا دیا (مٹا دیا)۔
صَلَّى الْإِلٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ	وَالْآلِ كُلِّهِمْ وَسَلَّمَ	اللہ بزرگ و برتر آپ ﷺ پر دَرود بھیجے، اور آپ ﷺ کی آل اولاد میں سے ہر ایک پر اور سلامتی بھیجے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

اے اللہ! آپ ﷺ پر دَرود و سلام بھیج اور برکتیں نازل فرما۔

① - الحمد والصلوة

اَلْجَنَّةُ وَنَعِيْمُهَا سَعْدٌ لِّمَنْ
يُصَلِّيْ وَيُسَلِّمُ وَيُبَارِكُ عَلَيْهِ

اَبْتَدِئُ الْاِمْلَآءَ بِاسْمِ الذَّاتِ الْعَلِيَّةِ مُسْتَدِرًّا فَيْضَ الْبَرَكَاتِ عَلٰى مَآ اَنَالَهٗ وَاَوْلَاهُ ○ وَاُثَنِّيْ بِحَمْدٍ مَّوَارِدُهٗ سَآئِغَةٌ هَنِيَّةٌ ○ مُمْتَطِيًا مِّنَ الشُّكْرِ الْجَمِيْلِ مَطَايَاهُ ○ وَاُصَلِّيْ وَاُسَلِّمُ عَلَى النُّوْرِ الْمَوْصُوْفِ بِالتَّقَدُّمِ وَالْاَوَّلِيَّةِ ○ اَلْمُتَنَقِّلِ فِي الْغُرَرِ الْكَرِيْمَةِ وَالْجِبَاهِ ○ وَاَسْتَمْنِحُ اللهَ تَعَالٰى رِضْوَانًا يَّخُصُّ الْعِتْرَةَ الطَّاهِرَةَ النَّبَوِيَّةَ ○ وَيَعُمُّ الصَّحَابَةَ وَالْاَتْبَاعَ وَمَنْ وَّالَاهُ ○ وَاَسْتَجْدِيْهِ هِدَايَةً لِّسُلُوْكِ السُّبُلِ الْوَاضِحَةِ الْجَلِيَّةِ ○ وَحِفْظًا مِّنَ الْغَوَايَةِ فِيْ خِطَطِ الْخَطَاِ وَخُطَاهُ ○ وَاَنْشُرُ مِنْ قِصَّةِ الْمَوْلِدِ النَّبَوِيِّ بُرُوْدًا حِسَانًا عَبْقَرِيَّةً ○ نَاظِمًا مِّنَ النَّسَبِ الشَّرِيْفِ عِقْدًا تُحَلَّى الْمَسَامِعُ بِحُلَاهُ ○ وَاَسْتَعِيْنُ بِحَوْلِ اللهِ تَعَالٰى وَقُوَّتِهِ الْقَوِيَّةِ ○ فَاِنَّهٗ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ ○

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمَ
بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِّنْ صَلَاةٍ وَّتَسْلِيْمٍ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

۱۔حمد وصلوٰۃ

جنت اور اسکی نعمتیں (راحت، آسودگی، آسائش) سراسر سعادت ہے۔اُس کیلئے جو آپ پر درود وسلام بھیجے اور (اللہ سے) آپکے دوام برکت کی اِلتجا کرے

لکھنا شروع کرتا ہوں میں (خدا کی) ذاتِ گرامی کے نام نامی سے نچوڑ لاتے ہوئے (بہالاتے ہوئے) برکتوں کے دھارے کو (اس نعمت ولیاقت انشا پردازی) پر جو اُس نے عنایت فرمائی اور اُس (کے استعمال) پر قادر (متصرف) بھی بنایا۔حمد وثناء کی وساطت (ذریعہ) سے جسکے مقامات سیرابی خوشگوار اور پسندیدہ ہیں، سوار بن کر اس کے شکر جمیل (اسکے سرٹیکے ہوئے قلم) کی سواری کا (جو مجھے فصاحت کلام کے اس حساس اور نازک پل سے حمد باری تعالیٰ اور نعت نبی میں بخیر وخوبی وحفاظت کامیاب وبامراد پار اُتار دے)۔اور صلوٰۃ وسلام بھیجتا ہوں اُس نورِ موصوف پر جو نورِ قدم بھی ہے اور نورِ اوّلین بھی ہے۔جو منتقل ہوتا رہا یکے بعد دیگرے معزز چہروں اور منور پیشانیوں میں اور طلب گار ہوں اللہ بزرگ و برتر سے اُس کی خوشنودی کا جو اِمتیاز بخشتی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اولادِ طاہرہ کو۔اور شامل ہے آپؐ کے صحابہؓ اور آپؐ کی اتباع (پیروی) کرنے والوں اور آپؐ کے چاہنے والوں کو۔اور طلب کرتا ہوں میں اُس سے (اللہ سے) ہدایت۔پیروی کرنے کیلئے (شریعت کے) واضح اور روشن راستوں کی۔اور حفاظت کے ساتھ نفس کے بہکاوؤں اور مقاماتِ لغزش واحتمال سے۔اور بچھاتا ہوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے میلاد کی منقش نایاب اور حسین چادریں۔پروتے ہوئے ایک موتی کی لڑی حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نسب شریف کی جسکی زینت سے سننے والے کان آرائش وزیبائش پائیں۔اور مدد طلب کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی قوتِ اعانت قویہ سے۔(حدیث قدسی کی روشنی میں) کہ بے شک نہیں ہے طاقت گناہ سے بچنے کی اور نہ قوتِ اطاعت مگر اُسی کی اعانت سے۔

اے اللہ! حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبر شریف کو عطر بیز فرما، درود وسلام کی مشک بھری خوشبو سے۔

اے اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود وسلام بھیج اور برکتیں نازل فرما۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنْشِیِ الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٍ
ثُمَّ الصَّلٰوةُ عَلَى الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَمِ
مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

ساری تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ساری مخلوق کو عدم سے وجود میں لایا پھر دَرود و سلام ہے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر جو ازلِ لا ابتداء سے ہی منتخب نبی تھے۔ اے میرے آقا! دَرود و سلام بھیجتا رہ ابدِ لا انتہا تک اپنے حبیبِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو ساری مخلوق کے برگزیدہ ہیں۔

---

(۱) اَمِنْ تَذَكُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٍ[۱]
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُّقْلَةٍ بِدَمٍ

(شاعر) یعنی ناظم قصیدہ بردہ اپنے آپکو مخاطب کر کے کہہ رہے ہیں۔ اے شرف الدین! کیا (تیرا یہ حال) تیرے ذی سلم کے ہمسایوں کی یاد کا نتیجہ ہے کہ تو نے اپنی آتشِ عشق سے تپتی ہوئی سرخ آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں کو خون آلود کر لیا ہے۔

(۲) اَمْ هَبَّتِ الرِّیْحُ مِنْ تِلْقَآءِ كَاظِمَةٍ
وَ اَوْمَضَ الْبَرْقُ فِی الظَّلْمَآءِ مِنْ اِضَمٍ

یا کاظمۂ مدینہ کی جانب سے ہوا کا ایک جھونکا آ کر یا کوہِ اضم مدینہ کی جانب سے اَندھیری رات میں بجلی چمک کر تجھے اشکبار کر رہی ہے۔

(۳) فَمَا لِعَیْنَیْكَ اِنْ قُلْتَ اكْفُفَا هَمَتَا
وَمَا لِقَلْبِكَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ یَهِمِ

کیا ہوا ہے تیری آنکھوں کو جب تو کہتا ہے اب تھم بھی جاؤ تو اور رونے لگتی ہیں۔ اور کیا ہوا ہے تیرے دِل کو جب تو کہتا ہے اب ہوش میں آ بھی جا تو اور مدہوش ہو جاتا ہے۔

(۴) اَیَحْسَبُ الصَّبُّ اَنَّ الْحُبَّ مُنْكَتِمٌ
مَا بَیْنَ مُنْسَجِمٍ مِّنْهُ وَ مُضْطَرِمِ

کیا عاشق یہ گمان کرتا ہے کہ محبت چھپ سکنے والی کوئی کیفیت ہے، اس حال میں کہ اُسکے آنسو رواں ہیں اور اُسکا دِل بیتاب ہے، بیقرار ہے۔

(۵) لَوْلَا الْهَوٰی لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰی طَلَلٍ
وَلَا اَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

اگر (تجھے) عشق نہ ہوتا تو، تو ٹیلوں پر آنسو نہ بہاتا۔ اور نہ بان (ایک درخت) اور علم (عرب کے ایک پہاڑ) کی یاد میں روتا۔

(۶) فَكَیْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ
بِهٖ عَلَیْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

پس تُو کیسے اِنکار کر سکتا ہے اُس محبت و عشق کا بعد اس پر گواہی دینے کے دو ثقہ گواہوں کے یعنی آنسو اور مزاج کی ناسازی کے۔

(۷) وَاَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّیْ عَبْرَةٍ وَّضَنًی
مِثْلَ الْبَهَارِ عَلٰی خَدَّیْكَ وَالْعَنَمِ

اور رکھ چھوڑی ہے عشق نے دو علامتیں آنسوؤں اور نقاہت کی، تیرے دونوں رخساروں پر بہار پھول کی پلساہٹ اور عنم پھل کی سرخی کی مانند۔

(۸) نَعَمْ سَرٰی طَیْفُ مَنْ اَهْوٰی فَاَرَّقَنِیْ
وَالْحُبُّ یَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ

ہاں! مجھے رات میں آیا اُسکا خیال جسکو میں چاہتا ہوں پھر اُس خیال نے مجھے بے خواب کر دیا (میری نیند اُڑا دی)۔ اور محبت تو راحتوں (خوشیوں) کو غم سے بدل دیتی ہی ہے۔

(۹) یَا لَآئِمِیْ فِی الْهَوَی الْعُذْرِیِّ مَعْذِرَةً
مِنِّیْ اِلَیْكَ وَلَوْ اَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

اے میرے ناصح عشق کی حد تک مجھے معذور رکھ۔ اگر تو اِنصاف ہی کرتا تو مجھے ملامت نہ کرتا (کیونکہ میں اس میں بے بس ہوں) اور یہ میرے بس کی بات نہیں۔

۱: ذی سلم مکہ (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقامِ وِلادت) اور مدینہ (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقامِ وِصال و مقامِ تدفین) کے درمیان ایک مقام جس کا ایک پڑوس مکہ اور دوسرا پڑوس مدینہ ہے۔ ہمسائے سے مُراد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہؓ ہیں۔ کاظمہ = اطراف مدینہ میں ایک موضع۔ اِضم = کوہِ اِضم مدینہ کا ایک پہاڑ۔ بہار = پیلا خوشبودار پھول جو یہاں رخسار کی زردی بتانے کیلئے لایا گیا ہے۔ عنم = عرب میں مشہور ایک لال رنگ کا پھل جو یہاں خون کے آنسو کی لالی بتانے کیلئے لایا گیا ہے۔

(١٠) عَدَتْكَ حَالِيَ لَا سِرِّيْ بِمُسْتَتِرٍ ○
○ عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَآئِيْ بِمُنْحَسِمِ

میرا حال (راز) تیرے سوا دوسروں پر بھی فاش ہو چکا ہے اور اب وہ کوئی راز نہیں رہا عیب چینوں سے۔
اور نہ میرا مرض عشق (دَردِ عشق) ختم ہو جانے والا ہے۔

(١١) مَحَّضْتَنِي النُّصْحَ لٰكِنْ لَّسْتُ اَسْمَعُهٗ ○
○ اِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِيْ صَمَمِ

اے ناصح! تو نے میرے لئے اپنی نصیحت کو خالص (بے لوث، بے عیب، بے غرض) بنایا یعنی سچی، پُرخلوص نصیحت کی لیکن میں کب سننے والا ہوں۔
بیشک چاہنے والا (عاشق) ملامت والوں کی باتوں سے بہرا ہوتا ہے (اُنکی باتوں کی طرف توجہ نہیں دیتا)

(١٢) اِنِّي اتَّهَمْتُ نَصِيْحَ الشَّيْبِ فِيْ عَذَلِيْ ○
○ وَالشَّيْبُ اَبْعَدُ فِيْ نُصْحٍ عَنِ التُّهَمِ

میں نے بڑھاپے کے (بوڑھے ناصح) کو ملزم ٹھہرادیا اپنی ملامت کے بارے میں حالانکہ بڑھاپا اپنی سن رسیدگی کے لحاظ سے ہر عیب واتہام سے پاک ہوتا ہے (کبرسنی کی نصیحت مبنی براخلاص ہوتی ہے اپنی ذاتیات سے واسطہ نہیں ہوتا، دوسرے کی بھلائی ملحوظ رہتی ہے)۔

(١٣) فَاِنَّ اَمَّارَتِيْ بِالسُّوْٓءِ مَااتَّعَظَتْ ○
○ مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِيْرِ الشَّيْبِ وَالْهَرَمِ

میرے نفس امارہ (بہت بُرائی کا حکم دینے والے نفس سرکش) نے نصیحت نہ مانی۔
اپنی جہالت سے بوڑھے کبرسن ڈرانے والے کی۔

(١٤) وَلَا اَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيْلِ قِرٰى ○
○ ضَيْفٍ اَلَمَّ بِرَاْسِيْ غَيْرَ مُحْتَشِمِ

اور نہ ہی اچھے انداز میں مہمانی کی ایسے مہمان کی جو میرے سر پر پہونچ گیا، اُسکی بغیر اہتمام و احتشام مدارات کئے کے۔

(١٥) لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنِّيْ مَا اُوَقِّرُهٗ ○
○ كَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِيْ مِنْهُ بِالْكَتَمِ

اگر میں جانتا کہ اُسکی حیثیت کے مطابق اُسکی عزت وتوقیر نہ کرسکونگا تو اپنے اس بڑھاپے کے عشق کے راز کو جو میرے سفید بالوں سے عیاں ہے، خضاب کر کے چھپا دیتا (یعنی اپنے آپ کو نوجوان، نادان ظاہر کرتا)۔

(١٦) مَنْ لِّيْ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِّنْ غَوَايَتِهَا ○
○ كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ

اب کون ہے جو میرے نفس سرکش کو اُسکی سرکشی سے باز رکھے۔ جیسے سرکش گھوڑوں کی اُچھل کود کو لگام دے کر روک لیا جاتا ہے۔

(١٧) فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِيْ كَسْرَ شَهْوَتِهَا ○
○ اِنَّ الطَّعَامَ يُقَوِّيْ شَهْوَةَ النَّهِمِ

پس مت خیال کر کہ کثرتِ گناہ سے بالآخر تو اپنے نفس کو شہوت سے باز رکھ سکے گا۔
کیونکہ کھانا تقویت پہنچاتا ہے بسیار خور کی بسیار خوری کو۔

(١٨) وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ اِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰى ○
○ حُبِّ الرَّضَاعِ وَاِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

اور نفس تو ایک بچہ کے مانند ہے اگر تو اُس کو اُسکے حال پر چھوڑ دے تو دودھ پیتی ہوئی حالت ہی میں جوان ہو جائیگا۔ اور اگر تو اُسکا دودھ چھڑا دے تو دودھ پینا چھوڑ دے گا۔

(١٩) فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَ حَاذِرْ اَنْ تُوَلِّيَهٗ ○
○ اِنَّ الْهَوٰى مَاتَوَلّٰى يُصْمِ اَوْيَصِمِ

اُسکو روک، اُسکی خواہشِ نفسانی سے اور بچا، اُسکو اُس پر مسلط ہونے سے بیشک جس پر خواہشِ نفسانی مسلط ہو جاتی ہے یا تو اُسکو ہلاک کر دیتی ہے یا اُسکے کردار کو داغدار بنا دیتی ہے۔

(٢٠) وَ رَاعِهَا وَهِيَ فِي الْاَعْمَالِ سَآئِمَةٌ ○
○ وَاِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰى فَلَاتُسِمِ

اور نگرانی کر اُس کی جب وہ (اعمال کی چراگاہ میں) چر رہا ہو
اور اگر وہ چراگاہ کو لذیذ جانے تو اُس کو چرنے نہ دے

(٢١) كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِّلْمَرْءِ قَاتِلَةً ○
○ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ اَنَّ السَّمَّ فِي الدَّسَمِ

کیونکہ نفس نے بارہا لذتوں کو آراستہ کر کے پیش کیا جو آدمی کی قاتل ثابت ہوئیں۔
اس انداز میں کہ آدمی جان نہ سکا کہ اُس مرغن غذا میں زہر ہے۔

٢٢ وَاخْشَ الدَّسَآئِسَ مِنْ جُوْعٍ وَّمِنْ شِبَعٍ
فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ

اور ڈر، بھوک اور سیری کی پوشیدہ فریب کاریوں سے کیونکہ بسا اوقات شدید بھوک شاخسانہ ہوتی ہے بدہضمی کا (بدہضمی سے پیدا ہونے والا شر ہوتی ہے)۔

٢٣ وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِامْتَلَأَتْ
مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

اور ٹپکا دے (صاف کرنے کیلئے) آنکھوں کو جو بھر چکی ہیں ناجائز نظری کے پانی سے (حرام کے مشاہدہ سے) اور ندامت کے پرہیز یعنی توبہ کو اپنے اُوپر لازم کرلے۔

٢٤ وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا
وَإِنْ هُمَا مَحَضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

نفس اور شیطان کی مخالفت پر کمر باندھ لے (اُنکی نافرمانی کر) ہر چند کہ وہ خالص (بے غرض) نصیحت کا ڈھونگ رچائیں تو اُنکو جھوٹا ہی جان (اتہام دے)۔

٢٥ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَّلَا حَكَمًا
فَأَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

اور اُنکی بات مت مان نہ بحیثیت دُشمن کے اور نہ منصف کے اور تُو تو جانتا ہی ہے دُشمن اور دوست کے فریب کو (تجھ کو سابقہ پڑتا ہی رہتا ہے)۔

٢٦ أَسْتَغْفِرُ اللهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ
لَقَدْ نَسَبْتُ بِهٖ نَسْلًا لِّذِيْ عُقُمِ

اللہ سے پناہ مانگتا ہوں قول ہی قول اور عمل ندارد سے (زبانی دعوؤں اور بے عملی پر) یہ تو ایسی بات ہوئی جیسے میں نے کسی بانجھ کو صاحبِ اولاد کہہ دیا ہو۔

٢٧ أَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَّا ائْتَمَرْتُ بِهٖ
وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِيْ لَكَ اسْتَقِمِ

میں تجھے حکم دوں بھلائی کا اور اپنے لئے اُس حکم کو نہ مانوں (خود بھلائی نہ کروں) جب میں ہی سیدھا راستہ نہ چلوں اور تجھ سے کہوں کہ سیدھی راہ چل تو میرا یہ کہنا بے فیض ہوگا۔

٢٨ وَلَا تَزَوَّدْتُّ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً
وَلَمْ أُصَلِّ سِوٰى فَرْضٍ وَّلَمْ أَصُمِ

(افسوس) میں نے مرنے سے پہلے توشۂ آخرت نفلوں کی ادائی سے تیار نہ کیا اور نماز نہیں پڑھی، مگر صرف فرض اور صرف فرض روزے رکھے (نہ نفل نمازیں پڑھیں اور نہ نفل روزے رکھے)۔

٢٩ ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ أَحْيَى الظَّلَامَ إِلٰى
أَنِ اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمِ

میں نے نبی کی سنت پر ظلم کیا (یعنی اُسکو ترک کیا) ایسے نبی کی جنھوں نے تاریک راتوں کو اپنی بے پناہ عبادت سے منور کردیا (زندہ کردیا) یہاں تک کہ آپکے دونوں پاؤں متورم ہوجاتے تھے سوج جاتے تھے (مسلسل کھڑے رہنے سے)۔

٣٠ وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ أَحْشَاءَهٗ وَطَوٰى
تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُّتْرَفَ الْأَدَمِ

اور (حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) باندھتے اور لپیٹتے فاقوں سے تنگ آکر شکم مبارک کو پتھروں سے ایسے شکم مبارک کو جو نہایت نازک جلد والا تھا (مثلاً غزوۂ خندق میں)۔

٣١ وَ رَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ
عَنْ نَفْسِهٖ فَأَرَاهَا أَيَّمَا شَمَمِ

اور آپ کو ورغلانے کی کوشش کی اُونچے پہاڑوں نے سونے کے بنکر آکر (کہ آپ اُنھیں اپنے تصرف میں لائیں) حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے (اِنکار فرما کر) اُن کو دکھا دیا کہ عالی ہمتی کسے کہتے ہیں (کیا ہوتی ہے)

٣٢ وَ أَكَّدَتْ زُهْدَهٗ فِيْهَا ضَرُوْرَتُهٗ
إِنَّ الضَّرُوْرَةَ لَا تَعْدُوْ عَلَى الْعِصَمِ

اور شدید کردیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ضرورت (حاجت) نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زہد (پرہیز گاری استقلال اور پامردی) کو بیشک ضرورت (حاجت) غالب نہیں آسکتی پرہیز گاریوں (اتقاء) پر

٣٣ وَكَيْفَ تَدْعُوْا إِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَةُ مَنْ
لَوْلَاهُ لَمْ تُخْرَجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

اور کس طرح مائل کرے ضرورت اُس ذات اقدس کو دُنیا کی طرف کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہ ہوتے تو دُنیا عدم سے وجود پذیر ہی نہ ہوتی (کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات ہی تو وجہ تخلیقِ کائنات ہے)۔

② شَجَرَةُ نَسَبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

وَبَعْدُ فَاَقُوْلُ هُوَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدُ ٍابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ
الْمُطَّلِبِ وَاسْمُهٗ شَیْبَةُ الْحَمْدِ[1] حُمِدَتْ خِصَالُهُ السَّنِیَّةُ ○
اِبْنُ هَاشِمٍ وَّاسْمُهٗ عَمْرُو ابْنُ عَبْدِ مَنَافٍ وَّاسْمُهُ الْمُغِیْرَةُ
الَّذِیْ یُنْتَمَی الْاِرْتِقَاءُ لِعُلْیَاهُ ○ اِبْنُ قُصَیٍّ[2] وَّاسْمُهٗ مُجَمِّعٌ
سُمِّیَ بِقُصَیٍّ لِّتَقَاصِیْهِ فِیْ بِلَادِ قُضَاعَةَ الْقَصِیَّةِ ○ اِلٰی
اَنْ اَعَادَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَی الْحَرَمِ الْمُحْتَرَمِ فَحَمٰی حِمَاهُ ○
اِبْنُ كِلَابٍ وَّاسْمُهٗ حَكِیْمُ ابْنُ مُرَّةَ ابْنِ كَعْبِ بْنِ لُوَیٍّ
بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرٍ وَّاسْمُهٗ قُرَیْشٌ وَّاِلَیْهِ تُنْسَبُ الْبُطُوْنُ
الْقُرَشِیَّةُ ○ وَمَا فَوْقَهٗ كِنَانِیٌّ كَمَا جَنَحَ اِلَیْهِ الْكَثِیْرُ
وَارْتَضَاهُ ○ اِبْنِ مَالِكِ ابْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَیْمَةَ
بْنِ مُدْرِكَةَ ابْنِ اِلْیَاسَ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ اَهْدَی الْبُدْنَ اِلَی
الرِّحَابِ الْحَرَمِیَّةِ ○ وَسُمِعَ فِیْ صُلْبِهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ذِكْرَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَبَّاهُ ○ اِبْنِ مُضَرَ بْنِ
نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ وَهٰذَا سِلْكٌ نَظَّمَتْ فَرَائِدَهٗ
بَنَانُ السُّنَّةِ السَّنِیَّةِ ○ وَرَفْعُهٗ اِلَی الْخَلِیْلِ سَیِّدِنَا
اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَمْسَكَ عَنْهُ الشَّارِعُ وَاَبَاهُ ○ وَعَدْنَانُ
بِلَا رَیْبٍ عِنْدَ ذَوِی الْعُلُوْمِ النَّسَبِیَّةِ ○ اِلَی الذَّبِیْحِ
سَیِّدِنَا اِسْمٰعِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ نِسْبَتُهٗ وَمُنْتَمَاهُ ○ فَاَعْظِمْ بِهٖ مِنْ
عِقْدٍ تَاَلَّقَتْ كَوَاكِبُهُ الدُّرِّیَّةُ ○ وَكَیْفَ لَا وَالسَّیِّدُ الْاَكْرَمُ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاسِطَتُهُ الْمُنْتَقَاةُ ○

② نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا شجرۂ نسب عالی

اوراس کے بعد میں کہتا ہوں وہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیٹے ہیں سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے جو بیٹے ہیں سیدنا عبدالمطلب کے اوران کا نام شیبۃ الحمد ہے، بمعنی بڑھاپے کے صابروشاکر۔ تعریف کی گئیں، آپ کی عمدہ عادتیں۔ (اعلیٰ خصائل کے حامل)۔ آپ ہاشم کے بیٹے ہیں جن کا نام نامی عمرو ہے۔

جوعبدمناف کے بیٹے ہیں، جن کا نام مغیرہ ہے۔ اورجن کا شمار بنی ہاشم کی سربرآوردہ شخصیتوں میں ہوتا ہے۔ اورآپ بیٹے ہیں قصی کے جن کا حقیقی نام مجمع ہے۔ اورآپکا یہ نام قصی اسی لئے پڑا کہ آپ بنی قضاعہ کے دُوردراز شہروں کا سفرکیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ نے آپکولوٹا دیا حرم محترم (کعبۃ اللہ) کی جانب۔ پس، آپ نے اسکی نگرانی شروع کردی (آپ اسکے نگران کار بن گئے۔ یعنی متولی ہوگئے) مجمع کلاب کے بیٹے ہیں۔ ان کا حقیقی نام حکیم ہے جومرۃ کے بیٹے ہیں جوکعب کے بیٹے ہیں جولوی کے بیٹے ہیں جوغالب کے بیٹے ہیں جوفھر کے بیٹے ہیں جوقریش کے نام سے جانے جاتے ہیں اورانہی کی جانب تمام قریش کے نسب منسوب کیئے جاتے ہیں۔ اوران کے اوپر بنوکنانہ ہیں جیسے کہ علماء کثیر نے آپکے نسب کوان تک پہنچایا۔ اوراس کو پسندیدہ مانا۔ اوربنوکنانہ جو بیٹے ہیں مالک کے جو بیٹے ہیں نضر کے جو بیٹے ہیں کنانہ کے جو بیٹے ہیں خزیمہ کے جو بیٹے ہیں مدرکہ کے جو بیٹے ہیں الیاس کے اورالیاس وہی ہیں جنہوں نے پہلی مرتبہ تحفتاً قربانی کے اونٹ بھیجے تھے حرم شریف کے میدان میں۔ اوریہ وہی ''الیاس'' ہیں جنکی پشت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ کا ذکرفرمایا اورلبیک کہا۔ (لبیك اللهم لبیك فرماتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی آوازسنی گئی)۔ اورالیاس بیٹے ہیں مضر کے جو بیٹے ہیں نزار کے جو بیٹے ہیں معد کے جو بیٹے ہیں عدنان کے اوریہ وہ موتیوں کی لڑی ہے جس کے موتیوں کو زمانہ (وقت) کی متبرک انگلیوں نے گوندھا ہے (پرویا ہے)۔

اب رہا (حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سلسلہ نسب کو) حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام تک پہنچانا تو اسے روک دیا شارع (شریعت پناہ) یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اورنامناسب سمجھا اور ''عدنان'' بے شک (بلاشک وشبہ) اہل علم نسب کے نزدیک سیدنا اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام سے نسبت خاص رکھتے ہیں۔

کیا ہی بلندمرتبہ ہے یہ لڑی جس کے ستارے موتیوں کی طرح آبداراورچمکیلے ہیں۔ اور کیوں نہ ہو کہ سیدِاکرم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (اس موتیوں کی لڑی کے) درمیانی (اوربے مثال لاجواب) چنندہ موتی ہیں۔ (جیسے کہ موتیوں کے ہار میں پدک ہوتی ہے)۔
یہ ایک ایسا پیارانسب ہے جسکی عمدگی کوتوجان سکتا ہے (اے مخاطب) اسکی چمک دمک سے۔

(نوٹ: ۱) یعنی ان کا لقب شیبۃ الحمد بمعنی حامد الشیبۃ بمعنی بڑھاپے کے صابروشاکرجن کا بڑھاپا حمدوشکر کا مرقع ہے۔ کیونکہ حضرت عبداللہ کی جوانی میں موت حضرت عبدالمطلب کے بڑھاپے کا داغ تھا، جس پرانھوں نے صبروشکر کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ اورہرپُرسہ پرپُرسہ دینے والے کوخدا کے شکر کی تلقین کی اورخودبھی صابروشاکررہے۔ یہاں تک کہ شیبۃ الحمد ہی کے لقب سے مشہور ہوگئے۔ (نوٹ: ۲) ۔عرب میں قصی ایسے شخص کو کہتے ہیں جوقصی البلاد یعنی دُوردراز کے شہروں کا مسافررہا ہو۔

نَسَبٌ تَحْسِبُ الْعُلَا بِحُلَاهُ	قَلَّدَتْهَا نُجُوْمَهَا الْجَوْزَآءُ
حَبَّذَا عِقْدُ سُؤْدَدٍ وَّفَخَارٍ	اَنْتَ فِيْهِ الْيَتِيْمَةُ الْعَصْمَآءُ

صَلِّ يَا رَبِّ ثُمَّ سَلِّمْ عَلٰى مَنْ
هُوَ لِلْخَلْقِ رَحْمَةٌ وَّشِفَآءُ
وَعَلَى الْاٰلِ وَالصَّحَابَةِ جَمْعًا
مَّا تَزَيَّنَتْ بِالنُّجُوْمِ السَّمَآءُ

كَيْفَ تَرْقٰى رُقِيَّكَ الْاَنْبِيَآءُ
يَا سَمَآءً مَّا طَاوَلَتْهَا سَمَآءُ
لَمْ يُسَاوُوْكَ فِيْ عُلَاكَ وَقَدْ
حَالَ سَنًى مِّنْكَ دُوْنَهُمْ وَسَنَآءُ
صَلِّ يَا رَبِّ...

مَا مَضَتْ فَتْرَةٌ مِّنَ الرُّسُلِ اِلَّا
بَشَّرَتْ قَوْمَهَا بِكَ الْاَنْبِيَآءُ
تَتَبَاهٰى بِكَ الْعُصُوْرُ وَتَسْمُوْ
بِكَ عَلْيَآءُ بَعْدَهَا عَلْيَآءُ
صَلِّ يَا رَبِّ...

وَاَكْرِمْ بِهٖ مِنْ نَّسَبٍ طَهَّرَهُ اللهُ تَعَالٰى مِنْ سِفَاحِ الْجَاهِلِيَّةِ ○ اَوْرَدَ الزَّيْنُ الْعِرَاقِيُّ وَارِدَهٗ فِيْ مَوْرِدِ الْهَنِيِّ وَرَوَاهُ○

حَفِظَ الْاِلٰهُ كَرَامَةً لِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ	اٰبَآءَهُ الْاَمْجَادَ صَوْنًا لِاِسْمِهٖ
تَرَكُوا السِّفَاحَ فَلَمْ يُصِبْهُمْ عَارُهٗ	مِنْ سَيِّدِنَا اٰدَمَ وَاِلٰى اَبِيْهِ وَاُمِّهٖ ﷺ

سَرَاةٌ سَرٰى نُوْرُ النُّبُوَّةِ فِيْ اَسَارِيْرِ غُرَرِهِمُ الْبَهِيَّةِ ○ وَبَدَرَ بَدْرُهٗ فِيْ جَبِيْنِ جَدِّهٖ سَيِّدِنَا عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَابْنِهٖ سَيِّدِنَا عَبْدِ اللهِ

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمَ	بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِّنْ صَلَاةٍ وَّتَسْلِيْمٍ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

جسکے (پُرنور) ستاروں کا ہار برج جوزاء نے پہن رکھا ہے۔''سبحان اللہ!'' کیا کہنے سیادت اور افتخار کا ہار۔اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جس میں آپ دُرِ یتیم (نایاب موتی) ہیں۔

اے میرے رب! درود بھیج پھر سلام بھیج (پورے تزک واحتشام کیساتھ) اُس ذات پر جو مخلوق کیلئے رحمت (یعنی باعثِ رحمت) وشفاء ہے۔(ہر الم کو دفع فرمانے والے)

اور ساتھ ہی ساتھ آپکی آل اور آپکے صحابہ ؓ سبھی پر۔جب تک کہ آسمان ستاروں سے زینت پاتا رہے (جب تک کہ آسمان میں ستارے جگمگاتے رہیں، یعنی تا قیامت)۔

انبیاء کس طرح چڑھ سکتے ہیں آسمان پر جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی چڑھائی ہوئی۔(انبیاء آسمان پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرح کیسے چڑھ پائینگے)

اے بلند مرتبہ ذات! اے ذاتِ عالی صفات جس کو آسمان اپنے اندر سمو نہ سکا، آپ کی بلندی میں وہ آپ کے ہم رُتبہ بن نہ سکے اور بیشک بلندی حائل ہوگئی آپ کی، اُن کو چھوڑ کر (یعنی اُن کو پس پشت ڈالکر اور بڑائی (اور مرتبے کی بلندی) بھی)۔

نہیں گزرا کوئی ایسا وقفہ (زمانے میں) تواتر رسل میں (یعنی رسولوں کے پے در پے آنے میں)، مگر یہ کہ (سوائے اسکے کہ) اُن رسولوں نے (علیہم الصلوٰۃ والسلام) اپنی قوم کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تشریف آوری کی بشارت دی۔

زمانے پھولے نہ سمائے آپؐ کی تشریف آوری کے خیال سے (یعنی تصور سے) اور اُونچائیاں (سر بلندیاں) اور افتخار آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وجہ سے بلند سے بلند تر ہوتے رہے ہر زمانے کے بعد آنے والے زمانے میں۔

اور کیا ہی اعلیٰ نسب ہے جس کو اللہ نے مطہر رکھا جاہلیت کے زمانہ کے داغ سے جس کو زین عراقی نے اپنی کتاب مورد الھنی میں روایت کیا ہے (یعنی بیان کیا ہے) اس انداز سے (یعنی شعر کی شکل میں)۔

حفاظت فرمائی پروردِگار نے (اللہ نے) محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بزرگی اور کریمی کا لحاظ کرتے آپ کے آباء واجداد کی (یعنی نسب بزرگ کی) آپ کے آبا واجداد کی۔اُن کی پاکیزگی وطہارت کی آپ کے نام ''محمد'' صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وجہ سے۔(نوٹ: ۱)

کہ انھوں نے بالارادہ ترک کیا زنا کو۔پس، اُنکو اسکا عیب کسی حالت میں نہیں پہنچ سکا۔آدمؑ سے ایں دم تک یعنی سلسلہ نسب میں کہیں بھی (نہ والد کو نہ والدہ کو)

یہ ہے سرداری، یہ ہے افتخار، یہ ہے سیادت، نورِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وسلم چلتا رہا۔(یکے بعد دیگرے منتقل ہوتا رہا)۔اُنکی چمکتی ہوئی پیشانیوں میں اور پیشانیوں کی سلوٹوں میں۔اور اُس نور کا بدر (یعنی مکمل چاند) اپنے کمال کو پہنچا سیدنا عبدالمطلب جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دادا ہیں، کی پیشانی میں پھر آپ کے والد سیدنا عبداللہؓ کی پیشانی میں۔

عطر بیز کرے اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبر شریف کو درود، اور سلام کی مشک بھری خوشبو سے۔

اے اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود وسلام بھیج اور برکتیں نازل فرما۔

(نوٹ: ۱) جس کے معنی ہیں لائق ستائش جس کا مادہ ''حمد'' صرف خدا کی تعریف کیلئے استعمال ہوتا ہے کیونکہ خدا ہی ایک ذات ہے جو بے عیب ذات ہے۔

اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ اَللّٰہُ ...... اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ اَللّٰہُ
اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ اَللّٰہُ ...... عَلَیْہِ تَوَکَّلُ

اللہ، اللہ اللہ ......اللہ، اللہ اللہ ......اللہ، اللہ اللہ علیہ توکل۔
اُسی پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے اور وہی قابل اعتماد بھی ہے۔

تَنَقَّلْتَ فِیْ اَصْلَابِ اَرْبَابِ سُؤْدَدٍ ○
○ كَذَا الشَّمْسُ فِیْ اَبْرَاجِهَا تَتَنَقَّلُ

اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! آپ منتقل ہوتے رہے اصحاب سیادت (قوم کے سرداروں) کی پشتوں میں۔ اور اسی طرح سورج بھی اپنے برجوں میں منتقل ہوتا رہتا ہے۔ (سورج کی تحویل اسکے برجوں میں ہوتی رہتی ہے) یعنی آپؐ رشکِ آفتاب ہیں۔

وَسِرْتَ سَرِیًّا فِیْ بُطُوْنٍ تَشَرَّفَتْ ○
○ بِحَمْلٍ عَلَيْهِ فِی الْاُمُوْرِ الْمُعَوَّلِ

اور آپ سیر فرماتے رہے معزز ارحام میں۔ اور یہ حمل (یعنی آپکا حمل) ایسا اُٹھانا تھا۔ (امورِ قضاۃ میں) جس پر اِنصاف رسانی میں بھروسہ کیا جاسکتا ہو۔ (یعنی آپکی تشریف آوری دنیا کیلئے اِنصاف رسانی کا پیش خیمہ تھی)۔

هَنِیْئًا لِّقَوْمٍ اَنْتَ فِیْهِمْ وَمِنْهُمْ ○
○ بَدَا مِنْكَ بَدْرٌ بِالْجَمَالِ مُسَرْبَلُ

آپ بہ حیثیت خوشی وخوش بختی کے اس قوم کیلئے جس میں آپ پیدا ہوئے اور جن سے آپ مبعوث کیئے گئے، یعنی جن میں آپ پیدا ہوئے، آپ سے طلوع ہوا چودھویں رات کا چاند (بدرِ کامل) (آپکی پیدائش نے کائنات کی ہر شئے کو اپنے جمال سے اور اپنے نور سے منور کر دیا۔ حتیٰ کہ بدرِ کامل کو بھی زائد نور بخشا)۔ روشنی کی سفید پوشاک پہنے ہوئے۔ (یعنی چاند پر آیا ہوا سفید بادل بھی اس کی روشنی سے روشن ہو جاتا ہے۔ منور ہو جاتا ہے۔

وَلِلّٰهِ وَقْتٌ جِئْتَ فِیْهِ وَطَالِعٌ ○
○ سَعِیْدٌ عَلٰی اَهْلِ الْوُجُوْدِ وَمُقْبِلُ

اور خدا کی قسم! وہ وقت جس میں آپ تشریف لائے (تولد ہوئے) اور پیدائش کا وہ ستارہ خوش بختی کا ستارہ ہے، دنیا میں موجود لوگوں کیلئے اور بعد میں آنے والوں کیلئے۔

عَلَيْهِ صَلَاةُ اللّٰهِ ثُمَّ سَلَامُهٗ ○
○ بِتَعْدَادِ مَاقَطْرٌ مِّنَ السُّحْبِ يَنْزِلُ

آپ پر اللہ کی جانب سے تحیۃ اور پھر آپ پر اُسکا سلام ہو۔ تعداد میں اُن قطروں کے جو بادلوں سے برستے ہیں۔ (یعنی کثیر)

خِتَامُ جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ مُحَمَّدٌ ○
○ وَیَوْمَ قِیَامِ النَّاسِ یُبْعَثُ اَوَّلُ

محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سارے انبیاء کے سلسلے کی آخری کڑی ہیں اور قیامت کے دن جب لوگ اُٹھائے جائیں گے، تو سب سے پہلے آپ ہی رہیں گے، جنھیں مرقد مبارک سے اٹھایا جائیگا۔

فَجُدْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْكَ بِرَحْمَةٍ ○
○ لِعَبْدٍ اَسِیْرٍ بِالذُّنُوْبِ سَیُقْبِلُ

اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اپنی رحمت کے ساتھ متوجہ ہو جایئے۔ اُس بندے کی جانب جو گناہوں میں گھرا ہوا ہے۔ اس حال میں کہ وہ اپنے گناہوں کا اقبال کرتا ہے۔

وَصَلَّی الْاِلٰهُ كُلَّ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ ○
○ عَلٰی اَحْمَدَ الْمُخْتَارِ مَوْلَی الْفَضَائِلِ

اور دَرود بھیجے خدا لیل ونہار احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو فضیلتوں کا سرچشمہ ہیں۔

اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ اَللّٰہُ ...... اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ اَللّٰہُ
اَللّٰہُ ، اَللّٰہُ اَللّٰہُ ...... عَلَیْہِ تَوَکَّلُ

اللہ، اللہ اللہ اللہ، اللہ اللہ اللہ، اللہ اللہ علیہ توکل۔
اُسی پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے اور وہی قابل اعتماد بھی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ - اے اللہ درود وسلام بھیج اور برکتیں نازل فرما آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر

۳ ذِكْرُ حَمْلِ اُمِّهٖ بِهٖ ﷺ

وَلَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِبْرَازَ حَقِيْقَتِهِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ﷺ ○ وَاِظْهَارَهٗ جِسْمًا وَّرُوْحًا بِصُوْرَتِهٖ وَمَعْنَاهُ ﷺ ○ نَقَلَهٗ اِلٰى مَقَرِّهٖ مِنْ صَدَفَةِ اٰمِنَةَ الزُّهْرِيَّةِ ○ وَخَصَّهَا الْقَرِيْبُ الْمُجِيْبُ بِاَنْ تَكُوْنَ اُمًّا لِّمُصْطَفَاهُ ﷺ ○

وَنُوْدِيَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بِحَمْلِهَا لِاَنْوَارِهِ الذَّاتِيَّةِ ○ وَصَبَا كُلُّ صَبٍّ لِّهُبُوْبِ نَسِيْمِ صِبَاهُ ﷺ ○ وَكُسِيَتِ الْاَرْضُ بَعْدَ طُوْلِ جَدْبِهَا مِنَ النَّبَاتِ حُلَلًا سُنْدُسِيَّةً ○ وَاَيْنَعَتِ الثِّمَارُ وَاَدْنَى الشَّجَرُ لِلْجَانِيْ جَنَاهُ ﷺ ○ وَنَطَقَتْ بِحَمْلِهٖ كُلُّ دَابَّةٍ لِّقُرَيْشٍ بِفِصَاحِ الْاَلْسُنِ الْعَرَبِيَّةِ ﷺ ○ وَخَرَّتِ الْاَسِرَّةُ وَالْاَصْنَامُ عَلَى الْوُجُوْهِ وَالْاَفْوَاهِ ○ (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ) وَتَبَاشَرَتْ وُحُوْشُ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ وَدَوَابُّهَا الْبَحْرِيَّةُ ﷺ ○ وَاحْتَسَتِ الْعَوَالِمُ مِنَ السُّرُوْرِ كَاْسَ حُمَيَّاهُ ﷺ ○

وَبُشِّرَتِ الْجِنُّ بِاِظْلَالِ زَمَنِهٖ وَانْتُهِكَتِ الْكَهَانَةُ وَرَهِبَتِ الرَّهْبَانِيَّةُ ○ وَلَهِجَ بِخَبَرِهٖ كُلُّ حَبْرٍ خَبِيْرٍ وَفِيْ حُلَا حُسْنِهٖ تَاهَ ﷺ ○ وَاُتِيَتْ اُمُّهٗ فِي الْمَنَامِ فَقِيْلَ لَهَا اِنَّكِ قَدْ حَمَلْتِ بِسَيِّدِ الْعَالَمِيْنَ وَخَيْرِ الْبَرِيَّةِ ○

وَسَمِّيْهِ اِذَا وَضَعْتِهٖ مُحَمَّدًا لِاَنَّهٗ سَتُحْمَدُ عُقْبَاهُ ﷺ ○

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمَ
بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِّنْ صَلَاةٍ وَّتَسْلِيْمٍ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

۳ تشریف آوری در بطنِ مادر

اور جب اِرادہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ظاہر کرنے کا آپ کی لائق تعریف وستائش شخصیت کو۔ اور آپ کے ظاہر فرمانے کا باعتبار جسم اور باعتبار روح۔ آپ کے ظاہر اور آپ کے باطن کا۔ (تو) آپ کو منتقل فرمایا (بطنِ مادر میں) آپ کے استقرار کے مقام پر۔ ہماری سیدة آمنة الزهرية کے رحم مبارک میں۔ اور آپ کو تخصیص عنایت فرمائی خدائے قریب ومجیب نے (یعنی بندے سے قریب اور بندے کی دعاء کو قبول فرمانے والا)۔ کہ آپ بن جائیں والدہ، اپنے (یعنی اللہ کے) چنندہ کی۔

اور اعلان کر دیا گیا آسمانوں اور زمین میں آپکے استقرار حمل کا آپ کی ذاتی تجلیات کا۔

اور جھوم اُٹھا (مائل ہوا) ہر عاشق۔ آپ ﷺ کے عشق کی رواں ہوا سے۔

اور پہنادی گئی زمین اپنے طویل بنجر قحط کے بعد سبزی سے (سبز) پوشاکیں ریشم کی۔

اور پک گئے میوے اور درختوں نے جھکا دیا (اپنی میوہ بھری ڈالیوں کو) توڑنے والے کیلئے اُن کا میوہ۔ اور بولنے لگے (تذکرہ کرنے لگے) آپ کے حمل مادر میں آنے کا، تمام چرند وپرند قریش کے۔ عرب کی فصیح وبلیغ زبانوں میں۔ اور الٹ گئے تخت بادشاہوں کے اور گر پڑے بت چہروں پر منہ کے بل۔ لاحول ولاقوة الا باللہ۔

اور ایک دوسرے کو مبارکباد دی مشرق ومغرب کے خشکی کے جانوروں اور تری کے جانوروں نے۔ اور پے دَر پے پیالے پیئے کائنات نے خوشی کے شدت سرور کے پیالے۔ (آپ کی وِلادت کے)۔

اور بشارت دیئے گئے اَجِنَّہ آپ کے زمانے کی قربت کی (آپ کی دنیا میں تشریف آوری اور آپ کے عہدِ سرپرستی کی)۔ اور ماند پڑ گئی نجومیت (تقدیر کی پیش قیاسی) اور ڈر گئی (ڈرادی گئی) رہبانیت (خداترسی، ترکِ دنیاداری)، اور (تذکرہ کیا) بیان کیا آپ کے متعلق ہر مستند عالم نے (مطلع عالم نے) مراد ماہر نجوم اور حیران ہو گیا آپ کے حسن کی چمک دمک کو دیکھ کر۔ یعنی آپ کے پیدا ہونے سے پہلے ہی آپ کے والاشان ہونے کو۔ اور دی گئیں آپکی ماں، حضرت آمنہ خوشخبری (یعنی اللہ تعالی کی طرف سے آپؓ کے خواب میں بھیجے جانے والے نے آپ کو خوشخبری دی)۔ پس کہا گیا آپؓ سے (یعنی ایک آواز نے یا بشارت دینے والے نے آپ سے کہا) حالتِ خواب میں بے شک آپ حاملہ ہوئی ہیں مخلوق کے سردار اور ساری مخلوق میں سب سے بہتر کی۔

اور آپ نام رکھیں، جب آپ کو وہ پیدا ہوں۔ ان کا نام ''محمد''۔ کیونکہ تعریف کیا جائیگا عنقریب آپ کا انجام (یعنی آپ ہر حال میں ''بدًا''، ''وختمًا''، ''محمد'' (یعنی لائق ستائش) ہی رہیں گے۔

عطر بیز فرمائے اللہ آپ کی مزارِ مبارک کو
درود وسلام کی مشک بھری خوشبو سے

اے اللہ! آپ ﷺ پر دَرود وسلام بھیج اور برکتیں نازل فرما۔

اَلصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ وَالسَّلَامُ عَلَى الرَّسُوْلِ	دَرود ہو نبی پر اور سلام ہو رسول پر (یعنی اللہ درود وسلام بھیجے)۔ بطحٰی کی (نمناک ریت والے)
اَلشَّفِيْعِ الْاَبْطَحِيِّ وَمُحَمَّدٍ عَرَبِيِّ	مرطوب زمین کے شفاعت فرمانے والے، ''محمد عربی'' پر (عرب کے لائق ستائش ذاتِ بابرکات پر)
خَيْرُ مَنْ وَطِئَ الثَّرٰى اَلْمُشَفَّعُ فِي الْوَرٰى ○ ○ مَنْ بِهٖ حُلَّتْ عُرٰى كُلِّ عَبْدٍ مُّذْنِبِ	سب سے بہتر ہیں انسانوں میں وہ جنھوں نے گیلی مٹی کو روندا مخلوق میں جو مقبولِ شفاعت ہیں، جن کی وجہ سے ننگوں نے کپڑا پہنا۔ (یعنی ان کی ستر پوشی کی گئی) یعنی ہر گنہگار بندہ نے شفاعت کی پوشاک پہنی، مراد احرام باندھا، حج کیا اور گناہوں سے پاک صاف ہوا۔
مَالَهٗ مِنْ مُّشْبِهٍ فَازَ اُمَّتُهٗ بِهٖ ○ ○ مَنْ يَّمُتْ فِيْ حُبِّهٖ نَالَ كُلَّ الْمَطْلَبِ	آپ ﷺ جیسا کوئی نہیں، آپ کا کوئی مثل نہیں، ہمسر نہیں، مشابہ نہیں۔ آپ ہی کی وجہ سے آپ کی اُمت دوسری ساری اُمتوں میں بامراد ہوئی۔ اور جو آپ ﷺ کی محبت میں مرجائے، اُس نے پالیا زندگی کا تمام تر مقصد (یعنی اُس کی زندگی چیز ہوگئی)۔
اَنَا مَفْتُوْنٌ بِهٖ طَامِعٌ فِيْ قُرْبِهٖ ○ ○ رَبِّ عَجِّلْ لِّيْ بِهٖ عَلَّ يَصْفُوْ مَشْرَبِيْ	میں آپ کا عاشق ہوں، آپکے قرب کا طلب گار ہوں۔ طالب ہوں۔ اے میرے پروردِگار! میرے لئے میرے اس کام کو جلد سے جلد فرمادیجئے تاکہ صاف ستھرا ہوجائے، پاکیزہ ہوجائے میرا مشرب یعنی پن گھٹ (میرے فیض کا مقام، میرا باب الفیض)۔
كَمْ شَفَا مِنْ مُّسْقِمٍ كَمْ جَلَا مِنْ اَظْلُمٍ ○ ○ كَمْ لَهٗ مِنْ اَنْعُمٍ لِّلْفَطِيْنِ وَلِلْغَبِيْ	کتنے ہی مریضوں کو آپ ﷺ نے شفاء عطا فرمائی۔ کتنے ہی مظلوموں کو آپ ﷺ نے ظلم سے چھٹکارا دلایا ہے۔ کتنے ہی احسانات ہیں۔ انعامات ہیں آپ ﷺ کے۔ سمجھدار اور غیر سمجھدار یعنی (ہر ایک پر)۔
كَمْ لَهٗ مِنْ مُّكْرَمَاتٍ كَمْ عَطَايَا وَافِرَاتٍ ○ ○ كَمْ رَوَتْ عَنْهُ الثِّقَاتُ كُلَّ عِلْمٍ وَاجِبِ	کتنی ہی معیاری چیزیں، معزز واقعات وحالات یا پھر معجزات آپ سے معنون ہیں۔ آپ سے وابستہ ہیں۔ اور کتنی ہی سخاوتیں اپنے وفور کے ساتھ آپ سے متعلق ہیں۔ کتنے ہی ثقہ راوی آپ سے روایت کرتے ہیں۔ ہر علم واجب کی، یعنی علم شریعت کی یا دُنیوی علوم کی۔
نِعْمَ ذَاكَ الْمُصْطَفٰى ذُوالْمُرُوْءَةِ وَالْوَفَاءِ ○ ○ فَضْلُ اَحْمَدَ مَاخَفٰى شَرْقَهَا وَالْمَغْرِبِ	ہمارے نبی مصطفٰی (چنندہ) لقب کیا ہی اچھے ہیں، صاحب مروت اور صاحب امانت ودیانت محمد ﷺ بہ اسم احمد جسکے معنی ہیں بے انتہا لائق ستائش، انکا کرم، انکا فضل کچھ ڈھکا چھپا نہیں۔ جب تک وہ خود ظاہر کرتا رہے، اپنے مشرق اور مغرب کو اپنی دونوں جہت ہائے وسعت کو یعنی اپنی تمام تر وسعتوں کو
كَمْ بِهٖ مِنْ مُّوْلَعٍ غَارِقٍ فِي الْاَدْمُعِ ○ ○ عَقْلُهٗ لَمَّا دُعِيْ فِيْ مَحَبَّتِهٖ سُبِيْ	کتنے ہی ہیں جو آپ کے عشق میں سرگشتہ ہیں، وارفتہ ہیں، محبت کے آنسوؤں میں غرق ہیں۔ ڈوبے ہوئے ہیں۔ یعنی رات دن رونے میں مشغول ہیں۔ جب ان کی عقلوں کو آواز دی جاتی ہے، بلایا جاتا ہے، اپنے پہلے حال کی جانب لوٹنے کیلئے تو آپ کی محبت میں یا تو جل اٹھتے ہیں یا مخمور (مدہوش) ہوجاتے ہیں۔ مرادی معنی شدت اختیار کرلیتے ہیں۔
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا خَيْرَ كُلِّ الْاَنْبِيَاءِ ○ ○ نَجِّنَا مِنْ هَاوِيَةٍ يَازَكِيَّ الْمَنْصِبِ	اے اللہ کے رسول، اے سارے نبیوں میں سب سے بہتر، سارے نبیوں کے معزز ترین، ہم کو دوزخ سے بچایئے، اپنے منصب (یعنی عہدے) کو خوب نبھانے والے، یعنی زبردست شفیع۔
وَعَلٰى عَلَمِ الْهُدٰى اَحْمَدَ مُفْنِي الْعِدٰى ○ ○ جُدْ بِتَسْلِيْمٍ بَدَا لِلنَّبِيِّ الْاَطْيَبِ الْيَثْرِبِيْ	اور درود ہو صلوٰۃ ہو ہدایت کے جھنڈے (یعنی علمبردار)۔ احمد لقب پر، اعداء کے مٹادینے والے، دشمنوں کو فنا کے گھاٹ اُتارنے والے، اے پروردِگار! سلام بھیجنے کی شروعات فرما۔ نبیٔ اطیب، نہایت پاکیزہ نبیٔ صاحبِ مدینہ پر۔ ﷺ۔
وَعَلَيْهِ فَسَلِّمَا مَاسَ غُصْنٌ فِي الْحِمَا ○ ○ اَوْ بَدَا بَدْرُ السَّمَا فِيْ بَهِيْمِ الْغَيْهَبِ	اور آپ ﷺ پر سلام بھیجیں دونوں ہی دھوپ میں آپ ﷺ کی محبت میں، جھوم کر ڈالیاں، یا آسمانوں پر بدرِ کامل یعنی چودھویں رات کا چاند طلوع ہوتے ہوئے تاریک ترین رات میں۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ	اے اللہ! آپ ﷺ پر دَرود وسلام بھیج اور برکتیں نازل فرما۔

④ اَلْوِلَادَةُ الْمَسْعُوْدَةُ وَالْوَاقِعَاتُ قَبْلَ وِلَادَتِہٖ ﷺ

وَلَمَّا تَمَّ مِنْ حَمْلِهٖ شَهْرَانِ عَلٰى مَشْهُوْرِ الْاَقْوَالِ الْمَرْوِيَّةِ ○ تُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ اَبُوْهُ عَبْدُاللهِ ﷺ وَكَانَ قَدِ اجْتَازَ بِاَخْوَالِهٖ بَنِيْ عَدِيٍّ مِّنَ الطَّآئِفَةِ النَّجَّارِيَّةِ ○ وَمَكَثَ فِيْهِمْ شَهْرًا سَقِيْمًا يُعَانُوْنَ سُقْمَهٗ وَشَكْوَاهُ ﷺ ○ وَلَمَّا تَمَّ مِنْ حَمْلِهٖ عَلَى الرَّاجِحِ تِسْعَةُ اَشْهُرٍ قَمَرِيَّةٍ ○

وَاٰنَ لِلزَّمَانِ اَنْ يَّنْجَلِيَ عَنْهُ صَدَاهُ ﷺ ○

حَضَرَ اُمَّهٗ لَيْلَةَ مَوْلِدِهٖ اٰسِيَةُ وَمَرْيَمُ فِيْ نِسْوَةٍ مِّنَ الْحَظِيْرَةِ الْقُدُسِيَّةِ ○ وَاَخَذَهَا الْمَخَاضُ فَوَلَدَتْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نُوْرًا يَّتَلَاْلَاُ سَنَاهُ ○

سَلَام... ①

سَيِّدِي الْمُصْطَفٰى عَلَيْكَ السَّلَامُ

اَحْمَدُ الْمُجْتَبٰى عَلَيْكَ السَّلَامُ

صَالِحٌ مُصْلِحٌ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ

وَشَفِيْعُ الْوَرٰى عَلَيْكَ السَّلَامُ

شَاهِدٌ كَامِلٌ بَشِيْرٌ نَذِيْرٌ

خَاتِمُ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْكَ السَّلَامُ

جَيِّدٌ سَيِّدٌ اِمَامٌ هُمَامٌ

وَمَنَارُ الْهُدٰى عَلَيْكَ السَّلَامُ

صَاحِبُ الْمَجْدِ وَالْكَمَالِ جَلِيْلٌ

طَاهِرٌ مُنْتَقٰى عَلَيْكَ السَّلَامُ

④ - ولادتِ باسعادت وقبل از ولادت واقعات

اور جب پورے ہوگئے حضرت آمنہ کے حمل کے دو مہینے، معتبر روایتوں کے مطابق انتقال کر گئے مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کے والد سیدنا عبداللہ۔

اور بے شک انھوں نے سفر کیا تھا، اپنے ماموؤں سے ملنے کے لئے جو بنو عدی اور قبیلۂ نجبار سے تھے۔ اور ان کے پاس آپ ایک مہینہ ٹھہرے یا مہمان رہے، حالت بیماری میں۔

انھوں نے علاج کروایا، آپ کی بیماری کا اور آپکے مزاج کی ناسازی کا اور جب پورے ہوئے آپ ﷺ کے حمل کے نو مہینے چاند کے حساب سے۔ معتبر و مستند۔ روایت کے مطابق۔

اور موقع ہاتھ آیا زمانے کو کہ اپنے زنگ کو دور کرلے (اپنی برسوں کی زنگ آلودگی سے نجات حاصل کرلے)۔ یعنی رسول مقبول ﷺ کی ولادت باسعادت سے۔

حاضر ہوئیں آپ کی والدہ کے پاس آپ کی ولادت باسعادت کی رات، محترم دو ہستیاں، حضرت آسیہ اور حضرت مریم، جنت کی عورتوں کے جھرمٹ میں اور آلیا آپ کو درد زہ نے۔ پس آپ ﷺ کو آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ نے جنم دیا نور کے ساتھ جس کی چمک دمک بڑی بلند و بالا تھی۔

سلام - ①

اے میرے آقا مصطفی ﷺ (پاکیزہ) لقب! آپ پر سلام ہو۔

احمد مجتبیٰ ﷺ (چنندہ) لقب! آپ پر سلام ہو۔

سرتا پا نیک اور نیک بنانے والے بڑے مہربان رحمت والے

اور مخلوق کی شفاعت فرمانے والے! آپ پر سلام ہو۔

اُمت پر گواہ، انسانِ کامل، بشارت دینے والے، ڈرانے والے

اے انبیاء کی تکمیل! آپ پر سلام ہو۔

اعلیٰ وارفع سردارِ قوم و پیشوائے عظیم

ہدایت کے نور کا مینار! آپ پر سلام ہو۔

صاحبِ مجد و علا صاحب کمال وجلال

پاک طینت و پاک باطن! آپ پر سلام ہو۔

صَاحِبُ الدَّرَجَـــةِ الرَّفِيْعَـــةِ بَرٌّ
اُونچے درجے پر فائز خوش خلق (خوش معاملہ)

غَايَةٌ لِلْعُـــــلٰی عَلَيْكَ السَّلَامُ
بلند درجوں کی انتہاء! آپ پر سلام ہو

بَاهِرُ الْحُسْنِ وَالْجَمَـــالِ جَمِيْلٌ
پیکرِ حُسن و جمال اور نہایت خوبصورت

سَيِّدُ الْاَصْفِيَـــاءِ عَلَيْكَ السَّلَامُ
پاک باطنوں کے سردار! آپ پر سلام ہو۔

يَا اَمَانَ الْاَنَـــامِ خُذْ بِيَدَيَّ
اے مخلوق کے حافظ ونگہبان میرے دونوں ہاتھ تھام لیجئے

اَنْتَ كَهْفُ الْـــوَرٰی عَلَيْكَ السَّلَامُ
آپ ہی تو مخلوق کا مرجع پناہ ہیں! آپ پر سلام ہو۔

يَا حَبِيْبِیْ وَ سَـــيِّـــدِیْ اَدْرِكْنِیْ
اے میرے حبیب! اے میرے آقا! میری خبر لیجئے

اِنَّنِیْ مُبْتَلٰی عَلَـــيْـــكَ السَّلَامُ
بیشک میں آزمائشوں میں گھرا ہوا ہوں، آپ پر سلام ہو۔

اَنْتَ نُوْرٌ وَ نَـــيِّرٌ وَ مُنِيْرٌ
آپ نورِ مجسم، آفتابِ عالم تاب اور روشنی محض ہیں

اَنْتَ شَمْسُ الضُّحٰی عَلَيْكَ السَّلَامُ
آپ چڑھتے ہوئے دِن کے آفتاب ہیں! آپ پر سلام ہو۔

سَيِّدِی الْمُصْطَفٰی عَلَيْـــكَ السَّلَامُ
اے میرے آقا مصطفی ﷺ (پاکیزہ) لقب! آپ پر سلام ہو۔

اَحْمَدُ الْمُجْتَــبٰی عَلَـــيْـــكَ السَّلَامُ
احمد مجتبیٰ ﷺ (چنندہ) لقب! آپ پر سلام ہو۔

سَلَامٌ ... ۲

سلام ۔۲

يَا نَبِیْ سَـــلَام عَلَيْكَ	يَا رَسُوْل سَلَام عَلَيْكَ	اے نبی! آپ پر سلام ہو۔ اے رسول! آپ پر سلام ہو۔
يَا حَبِيْب سَلَام عَلَيْكَ	صَلَـــوَاتُ اللهِ عَلَيْكَ	اے اللہ کے حبیب! آپ پر سلام ہو، اللہ کا بے حساب درود آپ پر ہو۔
اَشْرَقَ الْبَـــدْرُ عَلَيْنَا	فَاخْتَفَتْ مِنْهُ الْبُدُوْرُ	ہم پر (ایسا) چاند طلوع ہوا جس سے کئی چاند گہنا گئے۔ آپ جیسا حسن مجسم (مجسم حسن) ہم
مِثْلَ حُسْنِكَ مَا رَاَيْنَا	قَطُّ يَا وَجْــهَ السُّرُوْرِ	نے نہیں دیکھا کبھی بھی۔ (اے خوشیوں کے چہرے) اے فرخندہ جمال!
اَنْتَ شَمْسٌ اَنْتَ بَدْرٌ	اَنْتَ نُوْرٌ فَوْقَ نُوْرٍ	آپ مجسم آفتاب ہیں اور آپ مکمل ماہتاب ہیں۔ آپ ہر نور پر حاوی نور ہیں۔
اَنْتَ اِكْسِيْرٌ وَّغَالِیْ	اَنْتَ مِصْبَاحُ الصُّدُوْرِ	آپ ہر درد کی دوائے اکسیر ہیں اور نہایت قیمتی ہیں (لاقیمت ہیں)۔ آپ دِلوں کے روشن چراغ ہیں۔ آپ دِلوں کے محراب کے چراغ عشق ومحبت ہیں۔
يَا حَبِيْـــبِیْ يَا مُحَمَّدْ	يَا عَـــرُوْسَ الْخَافِقَيْنِ	اے میرے محبوب اے محمد ﷺ، اے مشرق ومغرب یعنی کائنات کے دلہا (نوشہ)۔

يَا مُؤَيَّــــدْ يَا مُمَــجَّدْ	يَا اِمَـــامَ الْقِبْلَتَيْنِ	اے اللہ کی جانب سے جن کی تائید کی گئی اور جن کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے (مجد وعُلا) یعنی بزرگی عنایت کی گئی۔ اے بیت المقدس اور کعبہ کے امام۔
مَنْ رَّاٰى وَجْهَكَ يَسْعَدْ	يَا كَــرِيْمَ الْوَالِدَيْنِ	جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ انور دیکھا، خوش بخت بامراد، خوش نصیب ہوگیا۔ اے حضورِ نجیب الطرفین۔
حَوْضُكَ الصَّافِي الْمُبَرَّدْ	وِرْدُنَا يَــوْمَ النُّشُوْرِ	آپ کا حوضِ کوثر ستھرے ٹھنڈے پانی کا سرچشمہ ہے۔ اور قیامت کے دن (ہمارے اُترنے کا مقام) ہماری سیرابی کا مقام ہے۔
مَرْحَبَا فِيْ مَعَانِيْكَ الْاَنَامُ	مَرْحَبَا قَدْ تَبَدَّتْ حَائِرِيْنَ	آپ کے اوصافِ جمیلۂ باطنہ کے بارہ میں مخلوق تقسیم ہوگئی ہے، مختلف چشموں (حوضوں) میں (یعنی کسی میں کچھ اور کسی میں کچھ) یعنی آپ ہی دراصل جامع الصفات ہیں۔
مَرْحَبَا مَرْحَبَا يَا نُوْرَ عَيْنِيْ	مَرْحَبَا مَرْحَبَا جَدَّ الْحُسَيْنِ	اے خوشا اے خوشا (خوش آمدید) میری آنکھوں کے نور، آپ کی تشریف آوری ہمارے لئے باعث سعادت ہے اے حضرت سیدنا حسین کے نانا جان!
اَنْتَ لِلرُّسْلِ خِـتَامٌ	اَنْتَ لِلْمَـوْلٰى شَكُوْرٌ	آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبیوں کے سلسلے کی آخری کڑی ہیں اُنکو اختتام دینے والے ہیں اور آپ اپنے آقا کے نہایت ہی مشکور وممنون ہیں۔
عَبْدُكَ الْمِسْكِيْنُ يَرْجُوْ	فَضْلَكَ الْجَمَّ الْغَفِيْرَ	آپ کا یہ ناچیز بندہ آپ سے اُمید رکھتا ہے بے حساب فضل کی۔
فِيْكَ قَدْ اَحْسَنْتُ ظَنِّيْ	يَا بَشِــيْرُ يَا نَذِيْرُ	میں نے اپنا حسن ظن آپ سے خاص کرلیا ہے۔ اے بیک وقت بشارت ونذارت کے حامل۔
فَاَغِثْنِيْ وَاَجِرْنِيْ مَرْحَبَا	يَا مُجِــيْرُ مِنَ السَّعِيْرِ	پس، میری مدد فرمایئے اور مجھے بچایئے، اے دوزخ کی آگ سے بچانے والے پیغمبر مشفع۔
يَا غِيَاثِيْ يَا مَلَاذِيْ مَرْحَبَا	فِيْ مُهِمَّـــاتِ الْاُمُوْرِ	اے میرے فریادرس اور اے میری جائے پناہ مشکل ترین کاموں میں۔
مَرْحَبَا يَا نُوْرَ عَيْنِيْ مَرْحَبَا	مَرْحَبَـــا فِيْ مَرْحَبَـا	اے خوشا (خوش آمدید) میری آنکھوں کے نور، آپ کی تشریف آوری ہمارے لئے باعث سعادت ہے بلکہ سعادت در سعادت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدنا حسین اور سیدنا حسن کے نانا جان! آپ کی تشریف آوری ہمارے لئے باعث سعادت ہے۔
مَرْحَبَا جَدَّ الْحُسَيْنِ مَرْحَبَا	وَالْحَسَـــنِ يَا مَرْحَبَا	
سَعِدَ عَبْــدٌ قَدْ تَمَلّٰى	وَانْجَلٰى عَنْــهُ الْحَزِيْنُ	خوش قسمت ہے وہ بندہ جو طویل مدت تک استفادہ کرتا رہا آپ کی ذاتِ مبارک سے اور اُس سے غم دُور رہا۔
فِيْكَ يَا بَـــدْرُ تَجَلّٰى	فَلَكَ الْوَصْفُ الْحَسِيْنُ	اے حضور بدرِ کامل، منور، حامل اوصافِ جمیلہ۔
لَيْسَ اَزْكٰى مِنْكَ اَصْلًا	قَطُّ يَا جَـــدَّ الْحُسَيْنِ	دراصل بدرِ کامل بھی، اے جد حسین کسی قیمت پر آپ سے زیادہ روشن نہیں۔
فَعَلَيْـكَ اللّٰهُ صَـلّٰى	دَآئِمًا طُــوْلَ الدُّهُوْرِ	یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر درود بھیجتا ہے، پے در پے زمانوں بھر، یعنی ازل تا ابد۔
يَا وَلِيَّ الْحَسَــنَاتِ	يَا رَفِيْـعَ الدَّرَجَاتِ	اے بھلائیوں کے دوست، اے صاحب حسنات، اے درجوں میں بہت اعلیٰ وافضل۔
كَـفِّــرْ عَــنِّيَ الذُّنُوْبَ	وَاغْفِرْ عَــنِّيْ السَّيِّئَاتِ	میرے تمام گناہائے کبیرہ کو مجھ سے دُور فرما دیجئے اور میرے دوسرے تمام گناہوں کو معاف فرما دیجئے۔ ★★

★★ (یہ تخاطب اللہ سے بھی ہوسکتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی ہوسکتا ہے۔ لیکن ''رفیع الدرجات'' کے استعمال کرنے سے یہ تخاطب خالص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہے۔ کیونکہ اللہ، رافع الدرجات ہے، نہ کہ رفیع الدرجات)۔

اَنْتَ غَفَّـــارُ الْخَطَايَا	وَالذُّنُــوْبِ الْمُوْبِقَاتِ
اَنْتَ سَتَّـــارُ الْمَسَاوِيْ	وَ مُـقِـيْــلُ الْعَثَرَاتِ
عَــالِمُ السِّـــرِّ وَاَخْفٰى	مُسْتَجِـيْبُ الدَّعَوَاتِ
رَبِّ فَارْحَمْنَـــا جَمِيْعًا	وَامْحُ عَــنَّا السَّيِّئَاتِ
رَبِّ فَارْحَمْنَـــا جَمِيْعًا	بِجَمِيْـــعِ الصَّـالِحَاتِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

سَلَامٌ...③

يَا جَمِيْلَ الشِّيَمْ سَلَامٌ عَلَيْكَ

يَا وَسِيْعَ الْكَرَمْ سَلَامٌ عَلَيْكَ

سَيِّدَ الْاَنْبِيَـــآءِ وَالرُّسُلِ

يَا اِمَامَ الْاُمَمْ سَلَامٌ عَلَيْكَ

ظُلُمَاتُ الضَّلَالِ قَدْ كُشِفَتْ

يَا سِرَاجَ الظُّلَمْ سَلَامٌ عَلَيْكَ

تَرْجُمَانَ الْاِلٰـــــهِ عَرِّفْنَا

بِلِسَانِ الْقِدَمْ سَلَامٌ عَلَيْكَ

سَيِّدِي الْهَجْرُ مِنْكَ يُؤْلِمُنِيْ

يَا مُزِيْلَ الْاَلَمْ سَلَامٌ عَلَيْكَ

يَا غِيَاثَ الْعِبَادِ خُذْبِيَدِيْ

يَا عَظِيْمَ الْهِمَمْ سَلَامٌ عَلَيْكَ

اِشْفِنِيْ مِنْ سَقَـــامِ عِصْيَانِيْ

يَا شِفَاءَ السَّقَمْ سَلَامٌ عَلَيْكَ

جِئْتُ اَرْجُوْ شَفَاعَـــةً مِّنْكَ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلطیوں کے بے انتہا ڈھانکنے والے پردہ پوش۔ اور بدترین (مہلک) گناہوں یعنی معاصی کے چھپا دینے والے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت ڈھانکنے والے (یعنی پردہ پوش) ہیں، برائیوں (بدعملی، عیوب اور نقائص) کے اور سہارا دینے والے لغزش کھانے والوں کے یعنی گر پڑنے والوں کو اُٹھا دینے والے۔

جاننے والے ہیں اللہ کے رازوں اور چھپے ہوئے بھیدوں کے اور دعاؤں کو شرف قبولیت عنایت فرمانے والے۔ (یہاں سے راست اللہ سے گزارش کرتے ہوئے)۔

اے میرے رب! ہم سب پر رحم فرما اور ہماری برائیوں کو ہم سے مٹا دے۔

اے میرے رب! ہم سب پر رحم فرما، تمام نیکوکاروں اور نیکیوں کے طفیل۔

اے اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیج اور برکتیں نازل فرما۔

سلام۔③

اے خوش خصال! آپ پر سلام ہو

اے عام داد و دہش والے! آپ پر سلام ہو

(اے) نبیوں اور رسولوں کے سردار!

اے اُمتوں کے سربراہ! آپ پر سلام ہو

گمراہیوں کے اندھیرے چھٹ چکے

اے ظلمتوں (اندھیروں) کے چراغ! آپ پر سلام ہو

اے خدا کے ترجمان! ہم کو (بھی) متعارف فرمایئے

قدیم ترین (عربی) زبان سے، آپ پر سلام ہو

اے میرے آقا! آپ سے دُوری مجھے آزار پہنچاتی ہے

اے تکلیف کے رفع فرما دینے والے، آپ پر سلام ہو

اے مدد طلب کرنے پر بندوں کے مددگار! میرا ہاتھ تھام لیجئے

اے مہمات کے سر کرنے والے! آپ پر سلام ہو

مجھے شفاء عنایت فرمایئے میرے گناہوں کی آلودگی سے

اے ہر بیماری کی کلی شفاء! آپؐ پر سلام ہو

میں حاضر ہوا ہوں آپ کی شفاعت کا طلبگار بن کر

يَا شَفِيْعَ الْأُمَمْ سَلَامٌ عَلَيْك	اے تمام اُمتوں کے شفاعت فرمانیوالے! آپ پر سلام ہو
صَادِقَ الْقَوْلِ وَاسِعَ الطَّوْلِ	(اے) صادق القول اور واسع العطا
يَا عَمِيْمَ النِّعَمْ سَلَامٌ عَلَيْك	اے کثیر النّعمت! آپؐ پر سلام ہو
دَافِعُ الرَّيْبِ مُظْهِرُ الْغَيْبِ	شک کے رفع فرمانے والے اور غیب کے ظاہر فرمانیوالے
لِلْعُلُوْمِ عَلَمْ سَلَامٌ عَلَيْك	علوم میں سربلند! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر سلام ہو
مُبْطِلُ الضَّيْرِ مُوْصِلُ الْخَيْرِ	تکلیف کے دُور کرنیوالے، راحت کے عنایت فرمانیوالے
اَنْتَ كَهْفُ الْاُمَمْ سَلَامٌ عَلَيْك	آپ ہی تو اُمتوں کی پناہ ہیں! آپ پر سلام ہو
اَشْجَعُ النَّاسِ اَثْبَتُ الْجَاشِ	مخلوق کے بہادر ترین اور لشکر کے ثابت قدم
اَنْتَ فِي الْمُصْطَدَمْ سَلَامٌ عَلَيْك	میدانِ جنگ میں آپ ہی ہیں، آپ پر سلام ہو
سَاوَرَتْنِيْ نَوَائِبُ الدَّهْرِ	زمانہ کی گردِشوں نے مجھ پر ہلہ بول دیا ہے
اَنَا رِهْنُ الْاَلَمْ سَلَامٌ عَلَيْك	اب میں رہینِ رَنج واَلم ہوں، آپ پر سلام ہو
يَا مَلَاذِيْ اِلٰى مَتٰى اَجْهَدُ	اے میرے محافظ! میں کب تک مقابلہ کرتا رہوں
مِنْ شَدِيْدِ السَّقَمْ سَلَامٌ عَلَيْك	اس شدتِ آزار کا، آپ پر سلام ہو
كَمْ اُقَاسِيْ مِنَ الْهَوٰى كَبَدًا	کب تک مرضِ عشق کا آزار کھینچوں
اَيْنَ لُطْفُ عَمَمْ سَلَامٌ عَلَيْك	(حضور کا) کرمِ عمومی کہاں ہے، آپ پر سلام ہو
جِئْتُ مُسْتَجْدِيًا اِلٰى بَابِك	آپ کی عطا کا طلبگار ہوکر آپ کے دَروازہ پر آیا ہوں
يَا عَظِيْمَ الْكَرَمْ سَلَامٌ عَلَيْك	اے عظیم العطا! آپ پر سلام ہو
بِفُؤَادِيْ حَبِيْبِيْ يَا سَيِّدِيْ	میرے دِل میں دہک رہی ہے اے میرے حبیب میرے آقا!
مِنْ هَوَاكَ ضَرَمْ سَلَامٌ عَلَيْك	آپ کے عشق کی آگ! آپ پر سلام ہو
صَلَوَاتُ الْاِلٰهِ دَائِمَةً	اللہ کی رحمتیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر (نازل) ہوتی رہیں
مَا تَوَالَتْ دِيَمْ سَلَامٌ عَلَيْك	جب تک تواترِ بارشِ رحمت قائم رہے، آپ پر سلام ہو
يَا جَمِيْلَ الشِّيَمْ سَلَامٌ عَلَيْك	اے خوش خصال! آپ پر سلام ہو
يَا وَسِيْعَ الْكَرَمْ سَلَامٌ عَلَيْك	اے عام دادودہش والے! آپ پر سلام ہو

سلام-۴

صَلَاةٌ وَّ تَسْبِيْحٌ وَّ اَزْكَى التَّحِيَّةِ
عَلٰى خَيْرِ خَلْقِ اللهِ شَمْسِ الْحَقِيْقَةِ
نَبِيٌّ نَبِيْـــهٌ شَـــافِعٌ وَّمُشَفَّعٌ
اِمَامٌ هُمَـــامٌ مَلْجَـــأٌ لِّلْبَرِيَّةِ
فَمَنْ دَانَ دِيْنَ الْمُصْطَفٰى فَازَ فِي الْوَرٰى
وَمَنْ حَادَ عَنْهُ كَانَ غَرْقَ الْمُصِيْبَةِ
اَمِيْنٌ لِّوَحْـــيِ اللهِ لِلدِّيْنِ حَـــافِظٌ
وَهَادِيْ عِبَـــادِ اللهِ حَامِي الْحَقِيْقَةِ
وَسَيْفٌ لِّقَتْلِ الظَّالِمِيْنَ غَضَنْفَرٌ
وَ جُلْمُوْدُ صَخْرٍ عِنْـــدَ كُلِّ كَرِيْهَةٍ
اَغِثْ يَا رَسُوْلَ اللهِ يَا سَيِّدَ الْوَرٰى
فَاِنِّيْ فَقِــيْرٌ عَـــاجِزٌ بِبَلِيَّةٍ
عَظِيْمُ الْعَطَـايَا لِلْبَــرَايَا وَ صَادِقٌ
حَبِيْبُ اِلٰهِ الْعَالَمِـــيْنَ بِعَظَمَةٍ
وَ يَا خَـــيْرَ خَلْقِ اللهِ يَا سَيِّدَ الرُّسْلِ
فَاِنِّيْ فَقِـــيْرٌ عَاجِـــزٌ فِي الْبَرِيَّةِ

سلام-۴

درود مزین بہ تسبیح خدا منفرد (مزکی) سلام تحیت کے ساتھ
مخلوق کے افضل ترین پر جو آفتابِ حقیقت مآب ہیں
نبی، صاحب عزت وشرف شفاعت فرمانیوالے اور مقبول الشفاعت ہیں
پیشواءِ قوم، عالی ہمت، مخلوق کے محافظ ونگہبان ہیں
جسنے بھی دین مصطفیٰ کو اختیار کیا جہاں بھر میں (کامیاب) سرخرو ہو گیا
اور جو اس سے ہٹ گیا مصیبت میں مبتلاء ہو گیا
دیانت داری سے وحی پہنچانے والے اور دین کے محافظ ہیں
اللہ کے بندوں کو ہدایت دینیوالے اور سچائی کی حمایت فرمانیوالے ہیں
ظالموں کے قتل میں تلوار قاطع (اور میدان جنگ میں) شیر کی طرح بہادر
گھمسان کی لڑائی میں چٹان کی طرح جم کر لڑنے والے ہیں
(میری) مدد فرمایئے اے اللہ کے رسول اے ساری مخلوق کے آقائے نامدار
بے شک میں محتاج ہوں اور آزمائشوں سے عاجز آ گیا ہوں
زبردست داد و دہش والے مخلوق کیلئے اور صادق (القول) ہیں
خدائے جہاں کے حبیب (محبوب) ہیں اپنی تمام تر عظمت کے ساتھ
اے اللہ کی مخلوق کے بہترین اور اے سارے رسولوں میں سب سے افضل
بے شک میں ہی محتاج اور ساری مخلوق میں مجبور ترین ہوں

جَمِيْلُ الْمُحَيَّا صَاحِبُ الْمَجْدِ وَالْعُلٰى

عَظِيْمٌ عِبَــــادِاللهِ تَحْتَ الْاِرَادَةِ

فَأَنْتَ بِفَضْلِ اللهِ سَيِّدُ الرُّسُلِ

وَنَحْنُ بِفَضْلِ مِّنْكَ مِنْ خَيْرِ اُمَّةٍ

جَوَادٌ كَرِيْـــمٌ طَاهِــرٌ وَ مُطَهَّرٌ

رَؤُفٌ رَّحِيْـــمٌ قَدْ خُلِقَتْ بِرَحْمَةٍ

جَوَادٌ كَــرِيْــمٌ شَافِعٌ وَّ مُشَفَّعٌ

وَاَنْتَ بِفَضْلِ اللهِ قَــاسِمُ رَحْمَةٍ

عَلِيْمٌ عَظِيْـــمٌ لِلْخَــلَائِقِ عِزَّةٌ

وَدِيْنُ النَّبِيِّ وَاضِـــحٌ لِلْبَرِيَّـــةِ

فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ

فَدِيْنُ النَّبِيِّ ظَاهِـــرٌ فِي الْحَقِيْقَةِ

شُجَاعٌ غَيُوْرٌ دَافِعُ الظُّلْمِ وَالْجَفَا

وَلِلْكُفْرِ مَاحٍ ذُوالْفَقَــارِ الْكَرِيْهَــةِ

''ذوالفقار'' ۔حضرت علیؑ کی تلوار جو اپنی قیامت خیز قاطع صلاحیت کیلئے مشہور تھی۔

پُر کشش چہرے والے صاحب مجد و علا (بزرگ و برتر و اعلیٰ)

مخلوق کے برگزیدہ اور تحت حکم خدا ہر حال میں

بے شک آپ اللہ کے فضل ہی سے سردارِ انبیاء ہیں

اور ہم آپ ہی کی فضیلت سے بہترین اُمّت ہیں

صاحب جود و سخا ہیں طاہر (پاکیزہ) اور مطہر (معصوم) ہیں

بے انتہاء درگزر فرمانیوالے بڑے مہربان جن کا خمیر خلط رحمت سے گوندھا گیا

صاحب جود و سخا (مخلوق کی) شفاعت کرنے والے اور مقبول الشفاعت

اور آپ اللہ ہی کے فضل سے اللہ کی رحمت کے تقسیم فرمانے والے ہیں

باخبر، عالی مرتبت اور مخلوق کا طرۂ امتیاز

اور دین اِسلام مخلوق کے لئے ایک واضح پیام ہے

پس جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر پر اَڑا رہے (بقول قرآن)

کیونکہ دین اِسلام ایک کھلی حقیقت ہے

(آپ) بہادر ہیں، خوددار ہیں، ظلم و ستم کو دفع فرمانے والے ہیں

اور کفر کے مٹانے والے، شدید جنگ میں ذوالفقارِ قاطع ہیں

وَمُحَيًّا كَالشَّمْسِ مِنْكَ مُضِيْئٌ اَسْفَرَتْ عَنْهُ لَيْلَةٌ غَرَّآءُ ○

سورج کی طرح آپ کا چہرہ آپکی ذاتِ بابرکت سے روشن ہے۔اور اسی چہرۂ انور سے چاند کی چودھویں رات نے روشنی حاصل کی ہے۔

لَيْلَةُ الْمَوْلِدِ الَّذِيْ كَانَ لِلدِّيْنِ سُرُوْرٌ بِيَوْمِهٖ وَّازْدِهَآءُ ○

اور آپ کے مقام پیدائش (مکہ) میں آپ کی شبِ ولادت سے مکہ دین کیلئے مقام تہنیت بن گیا تھا۔اور اُسکا دن اور اس کی روشنی بھی یعنی روز وشب دونوں ہی منور ہو گئے تھے۔

صَلِّ يَارَبِّ ثُمَّ سَلِّمْ عَلٰى مَنْ	هُوَ لِلْخَلْقِ رَحْمَةٌ وَّشِفَآءُ
وَعَلَى الْاٰلِ وَالصَّحَابَةِ جَمْعًا	مَّا تَزَيَّنَتْ بِالنُّجُوْمِ السَّمَآءُ

(اے پروردِگار! دَرود بھیج، پھر سلام بھی اُس ذات پر جو مخلوق کیلئے سراپا رحمت اور سراپا شفاء ہے۔اور آپ کی آل اور آپ کے اصحاب سبھی پر۔جب تک آسمان پر ستارے جگمگاتے رہیں، یعنی کائنات میں ابد تک)۔

يَوْمَ نَالَتْ بِوَضْعِهٖ ابْنَةُ وَهْبٍ مِّنْ فَخَارٍ مَّالَمْ تَنَلْهُ النِّسَآءُ ○

یہ وہ دن تھا کہ آپ کا وضع حمل پا کر آمنہ بنت وھب ایک ایسے فخر کی حامل ہو گئیں جو عورتوں میں سے کسی کو نصیب نہ ہو سکا۔

وَاَتَتْ قَوْمَهَا بِاَفْضَلَ مِمَّا حَمَلَتْ قَبْلُ مَرْيَمُ الْعَذْرَآءُ ○

اور اپنی قوم کے پاس مریم غیر شادی شدہ (ناکتخدہ) کے بیٹے ۔یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی افضل تر (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اُٹھا کر لے آئیں۔

مَوْلِدٌ كَانَ مِنْهُ فِيْ طَالِعِ الْكُفْرِ وَبَالٌ عَلَيْهِمْ وَوَبَآءُ ○

آپ کے مقام ولادت (یعنی مکۂ مکرمہ) کا ستارۂ کفر اہل مکہ پر آپ کی پیدائش کے بعد سے وبال اور وباء کا مرکز بن گیا۔

وَتَوَالَتْ بُشْرَى الْهَوَاتِفِ اَنْ قَدْ وُلِدَ الْمُصْطَفٰى وَحَقَّ الْهَنَآءُ ○

جن کے پیچھے ہاتف غیب کی بشارتیں ان کے زوال، وبال اور وباء کو دیکھتی ہوئی آ پہنچیں، یہ بشارت دیتے ہوئے کہ بے شک! مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم تولد ہو چکے اور خوشی برحق ہو گئی۔

صَلِّ يَارَبِّ ثُمَّ سَلِّمْ عَلٰى مَنْ	هُوَ لِلْخَلْقِ رَحْمَةٌ وَّشِفَآءُ
وَعَلَى الْاٰلِ وَالصَّحَابَةِ جَمْعًا	مَّا تَزَيَّنَتْ بِالنُّجُوْمِ السَّمَآءُ

(اے پروردِگار! درود بھیج، پھر سلام بھی اُس ذات پر جو مخلوق کیلئے سراپا رحمت اور سراپا شفاء ہے۔اور آپ کی آل اور آپ کے اصحاب سبھی پر۔جب تک آسمان پر ستارے جگمگاتے رہیں، یعنی کائنات میں ابد تک)۔

هٰذَا وَقَدِ اسْتَحْسَنَ الْقِيَامَ عِنْدَ ذِكْرِ مَوْلِدِهِ الشَّرِيْفِ اَئِمَّةٌ ذُوْوُرِوَايَةٍ وَّرَوِيَّةٍ ○

یہ تو ہو چکا اور بے شک پسندیدہ جانا گیا ہے، کھڑا رہنا (استقبالاً) آپکی ولادتِ باسعادت کے ذکر کے موقع پر۔ائمہ کے نزدیک صاحب روایت وتاریخ۔

فَطُوْبٰى لِمَنْ كَانَ تَعْظِيْمُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ غَايَةَ مَرَامِهٖ وَمَرْمَاهُ ○

پس، خوشخبری ہے اُس شخص کیلئے جس نے کی تعظیم وتکریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں اپنی انتہاء پر آپ کے رُتبے کے مطابق اور آپ کی شان کے موافق۔

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمَ
بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِنْ صَلَاةٍ وَّتَسْلِيْمٍ

عطر بیز فرمائے اللہ آپ کی مزارِ مبارک کو
درود وسلام کی مشک بھری خوشبو سے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

اے اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیج اور برکتیں نازل فرما۔

⑤-فِيْ وِلَادَتِهِ الْمَسْعُوْدَةِ ﷺ

⑤- وِلادت باسعادت سے متعلق

وَبَرَزَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاضِعًا يَّدَيْهِ عَلَى الْاَرْضِ رَافِعًا رَّأْسَهٗ اِلَى السَّمَآءِ الْعَلِيَّةِ ﷺ ○

اور ظاہر ہوئے (تولد ہوئے) حضور ﷺ۔ اپنے دونوں ہاتھ زمین پر ٹکائے ہوئے اور اپنا سر اُونچا کیئے ہوئے آسمانِ بلند و بالا کی جانب

مُوْمِيًا بِذٰلِكَ الرَّفْعِ اِلٰى سُؤْدَدِهٖ وَعُلَاهُ ﷺ ○

اشارہ فرماتے ہوئے اپنے سر کو اس طرح اُونچا کر کے اپنی سیادت اور اپنی سربلندی کا (بزرگی کا)

وَمُشِيْرًا اِلٰى رِفْعَةِ قَدْرِهٖ عَلٰى سَائِرِ الْبَرِيَّةِ ﷺ ○

اور اشارہ فرماتے ہوئے اپنے بلند مرتبے کا ساری مخلوق پر۔

وَاَنَّهُ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ حَسُنَتْ طِبَاعُهٗ وَسَجَايَاهُ ﷺ ○

اور آپ ﷺ ہی تو اللہ کے وہ محبوب ہیں جو طبیعت اور خصلتوں (یعنی عادات و اطوار میں) اوصاف کا اعتبار کرتے نہایت اعلیٰ و ارفع۔

وَدَعَتْ اُمُّهٗ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ يَطُوْفُ بِهٰاتِيْكَ الْبَنِيَّةِ ○

اور بلوایا آپ ﷺ کی والدہ حضرت آمنہ ؓ نے حضرت عبدالمطلب کو، اس حال میں کہ وہ طواف کر رہے تھے، اس عمارت (یعنی کعبۃ اللہ شریف) کا۔

فَاَقْبَلَ مُسْرِعًا وَّنَظَرَ اِلَيْهِ وَبَلَغَ مِنَ السُّرُوْرِ مُنَاهُ ﷺ ○

پس، آپ دوڑ کر پہنچے اور حضور ﷺ کی طرف دیکھا اور بے انتہا خوش ہوئے۔

وَاَدْخَلَهُ الْكَعْبَةَ الْغَرَّآءَ وَقَامَ يَدْعُوْ بِخُلُوْصِ النِّيَّةِ ○

وَيَشْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى مَا مَنَّ بِهٖ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ ﷺ ○

اور حضور ﷺ کو داخل کیا کعبۂ رُوشن میں۔ اور کھڑے رہے دعاء کرتے ہوئے خلوصِ نیت کے ساتھ اور اللہ کا شکر ادا فرماتے ہوئے اس نعمت پر (اُس احسان پر جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر کیا) اور عطا فرمایا۔

وَوُلِدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَظِيْفًا مَّخْتُوْنًا مَّقْطُوْعَ السُّرَّةِ بِيَدِ الْقُدْرَةِ الْاِلٰهِيَّةِ ○

اور حضور ﷺ پیدا ہوئے صاف ستھرے ختنہ شدہ آنول بدائے ہوئے قدرتِ الٰہی کے ہاتھوں۔

طَيِّبًا دَهِيْنًا مَّكْحُوْلَةً بِكُحْلِ الْعِنَايَةِ عَيْنَاهُ ○

نہایت خوبصورت نہایت پیارے۔ نرم و نازک، ملائم جلد کے ساتھ آپکی دونوں آنکھیں اللہ کی عنایت سے سرمہ گیں تھیں۔

فِدٰى قُلُوْبُنَا وَ اَعْيُنُنَا لِتِلْكَ

الْعُيُوْنِ مُكَحَّلَةً بِغَيْرِ الْاِكْتِحَالِ

(ہمارے دِل اور ہماری آنکھیں قربان ہو جائیں اُن آنکھوں پر جو بغیر سرمہ لگائے کے سرمہ گیں تھیں)۔

وَقِيْلَ خَتَنَهٗ جَدُّهٗ بَعْدَ سَبْعِ لَيَالٍ سَوِيَّةٍ ○

وَاَوْلَمَ وَاَطْعَمَ وَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا وَّاَكْرَمَ مَثْوَاهُ ﷺ ○

اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کی ختنہ فرمائی آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے (پوری سات راتیں) یعنی پورے سات دن گزرنے کے بعد اور ولیمہ فرمایا (دعوت کی اور کھلایا پلایا)۔ اور آپ کا نام ''محمد'' رکھا اور آپ کی خاطر داری کی آپ کی شایانِ شان (ﷺ)۔

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمَ

بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِّنْ صَلَاةٍ وَّتَسْلِيْمٍ

عطر بیز فرمائے اللہ آپ کی مزارِ مبارک کو

درود و سلام کی مشک بھری خوشبو سے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

اے اللہ! آپ ﷺ پر درود و سلام بھیج اور برکتیں نازل فرما۔

قصیدۃ بردۃ شریف

۳۴ مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ ○
○ وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

۳۵ نَبِيُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِيْ فَلَا اَحَدٌ ○
○ اَبَرَّ فِيْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

۳۶ هُوَالْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ ○
○ لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

۳۷ دَعَا اِلَى اللّٰهِ فَالْمُسْتَمْسِكُوْنَ بِهٖ ○
○ مُسْتَمْسِكُوْنَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ

۳۸ فَاقَ النَّبِيِّيْنَ فِيْ خَلْقٍ وَّفِيْ خُلُقٍ ○
○ وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِيْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمِ

۳۹ وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ ○
○ غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْرَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

۴۰ وَوَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ ○
○ مِنْ نُّقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْمِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

۴۱ فَهُوَ الَّذِيْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهٗ ○
○ ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

۴۲ مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِيْ مَحَاسِنِهٖ ○
○ فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

۴۳ دَعْ مَاادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِيْ نَبِيِّهِمِ ○
○ وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيْهِ وَاحْتَكِمِ

۴۴ فَانْسُبْ اِلٰى ذَاتِهٖ مَاشِئْتَ مِنْ شَرَفٍ ○
○ وَانْسُبْ اِلٰى قَدْرِهٖ مَاشِئْتَ مِنْ عِظَمِ

قصیدہ بردہ شریف

محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سردار ہیں دونوں جہاں (دُنیا و آخرت) کے اور سردار ہیں جن وانس کے

اور سردار ہیں عرب اور عجم (غیر عرب) دونوں ہی فرقوں کے یعنی ساری کائنات کے

ہمارے نبی حکم فرمانے والے ہیں بھلائی کا اور روکنے والے ہیں (منع کرنیوالے ہیں) بُرائی سے

پس کوئی بھی آپ کی طرح صادق القول نہیں، نہ ''نہیں'' میں نہ ''ہاں'' میں

آپ (اللہ کے) ایسے حبیب ہیں جنکی شفاعت (سفارش بہ بارگاہِ ایزدی) کی اُمید کی جاسکتی ہے

ہر مصیبت (موجودہ) میں اور ہر اچانک آنے والی مصیبت میں (تاکہ وہ رفع ہوجائے)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے (مخلوق کو) بلایا اللہ کی جانب (رُجوع کیا)۔

پس آپ کا ہاتھ یا دامن تھامنے والے ایسی رسی کے تھامنے والے ہیں جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں ہے۔

نبیوں (انبیاء) پر (بازی لے گئے) فوقیت پائی ظاہری حُسن و جمال اور اخلاقِ طیبہ میں (صورت اور سیرت میں)

اور وہ آپ کے مرتبۂ علم و شخصیت (بزرگی) تک نہیں پہونچ سکے (برعکس اس کے)۔

اُن میں کا ہر ایک رسول اللہ سے ملتجی ہے اِلتماس کرتا ہے کہ

اپنے بحرِ علم و اخلاق سے ایک چُلّو عنایت فرمادیں یا بارشِ ابرِ کرم سے ایک پھوار۔

اور وہ سب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں ایستادہ (کھڑے) ہیں اپنے اپنے مرتبہ کے لحاظ سے (کوئی آگے کوئی پیچھے)

چاہے اُن کی یہ ایستادگی ایک نقطہ علم یا دائرۂ حکمت کیلئے ہی کیوں نہ ہو۔

یہی وہ ذاتِ اقدس ہے جو سیرت اور صورت کا مکمل پیکر ہے۔

پھر یہی وہ ذات ہے جس کو باری تعالیٰ نے اپنا حبیب (محبوب) بنانے کے لئے چُن لیا ہے۔

آپ اپنے محاسن (خوبیوں) میں لاشریک ہیں (کوئی آپکا ہمسر نہیں)۔

اور آپکے اندر خوبی کا یہ شہ پارہ ناقابلِ تقسیم ہے (یہ جوہر یا گوہر صرف اور صرف آپکی ہی ملکیت ہے)

اے مخاطب! تو (آپؐ کی تعریف و توصیف میں) چھوڑ دے جو کچھ عیسائیوں نے اپنے نبی کے بارہ میں بیان کیا (عیسٰی علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا یا اللہ کے برابر قدرت والا بیان کیا) یعنی یہ نہ کہہ بس اس کے سوا جتنی تعریف آپ کی چاہے کر۔ اور اپنی مرضی سے جتنی توصیف چاہے کر پس

جس قدر چاہے شرف (بزرگی) کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس سے منسوب کر۔

اور جس قدر چاہے مرتبت و عظمت کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے نسبت دے۔

۴۵ فَإِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللهِ لَيْسَ لَهٗ ○
○ حَدٌّ فَيُعْرِبَ عَنْهُ نَاطِقٌ بِفَمِ

کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضل و کرم کی کوئی حد نہیں۔
جس کو بیان کرنے والا اپنی زبان سے بیان کر سکے۔

۴۶ لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَهٗ اٰيَاتُهٗ عِظَمًا ○
○ اَحْيَى اسْمُهٗ حِيْنَ يُدْعٰى دَارِسَ الرِّمَمِ

اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرزد ہونے والے معجزے اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرتبہ کے مطابق ہی ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسمِ مبارک ہی بوسیدہ مُردہ ہڈیوں (مُردوں) کو زندہ کرنے کیلئے کافی ہو جاتا جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لے کر بُلائی جاتیں۔

۵۱ فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ ○
○ وَاَنَّهٗ خَيْرُ خَلْقِ اللهِ كُلِّهِمِ

پس علم کی ساری رسائی اسی قدر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بشر ہیں (بظاہر)
مگر حقیقت حال یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری مخلوق میں ہر ایک سے بڑھ چڑھ کر ہیں۔

۵۲ وَكُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا ○
○ فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِهٖ بِهِمِ

وہ تمام معجزے جو ذی شان پیغمبر اپنے ساتھ لاتے رہے (مختلف زمانوں میں)
وہ بیشک اُن کو آپؐ کے (اس) نُور سے ملے ہیں (جو اُن کے خمیر میں پوشیدہ ہے)

۵۳ فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا ○
○ يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

بے شک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آفتابِ رسالت مآب و فضیلت ہیں اور سارے انبیاء اس آفتاب کے اطراف ستارے ہیں
جو کفر کی تاریک راتوں میں لوگوں کیلئے اُس آفتاب کا نور (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کا نور) بکھیرتے رہے

۵۵ اَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهٗ خُلُقٌ ○
○ بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

واہ کیا تخلیق ہے! ایسے نبی کی تخلیق جس کو اخلاق نے آراستہ کیا ہو۔
خوبصورتی کا پیکرِ حُسن و جمال اور بشاشت میں کشادہ روئی اور خندہ پیشانی سے موصوف۔

۵۶ كَالزَّهْرِ فِيْ تَرَفٍ وَّالْبَدْرِ فِيْ شَرَفٍ ○
○ وَالْبَحْرِ فِيْ كَرَمٍ وَّالدَّهْرِ فِيْ هِمَمِ

تازگی میں پھول اور شرف (عظمت و بزرگی) میں بدرِ کامل۔
سخاوت میں (بخشش کا موجیں مارتا) سمندر اور ہمت میں انتہائی غایت درجہ کی ہمت والے۔

۵۷ كَاَنَّهٗ وَهُوَ فَرْدٌ فِيْ جَلَالَتِهٖ ○
○ فِيْ عَسْكَرٍ حِيْنَ تَلْقَاهُ وَفِيْ حَشَمِ

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکیلے میں ایسے رعب و جلال کے حامل تھے کہ
جب تُو ملاقات کرے تو یوں لگے گویا ایک لشکر کے اور خدمتگاروں کے ساتھ ہیں۔

۵۸ كَاَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِيْ صَدَفٍ ○
○ مِنْ مَّعْدِنَيْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسَمِ

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دَندانِ مبارک (ہونٹوں کی) سیپ میں چھپے ہوئے محفوظ موتیوں کی طرح
دو کانوں: منہ جو گفتگو کی کان ہے اور ہونٹ جو تبسم کی کان ہیں، میں جڑے ہوئے ہیں۔

۵۹ لَا طِيْبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ اَعْظُمَهٗ ○
○ طُوْبٰى لِمُنْتَشِقٍ مِّنْهُ وَمُلْتَثِمِ

کوئی (دُنیاوی) خوشبو اس معطر مٹی کی برابری نہیں کر سکتی جو جسمِ اطہر معطر سے چسپاں ہے۔
خوش بختی ہے اُس کے لئے (خوش بخت ہے وہ) جو اُسے سونگھے اور بوسہ دے (چومے)۔

۶۰ اَبَانَ مَوْلِدُهٗ عَنْ طِيْبِ عُنْصُرِهٖ ○
○ يَا طِيْبَ مُبْتَدَاٍ مِّنْهُ وَمُخْتَتَمِ

ظاہر کر دیا آپ کے مقامِ وِلادت (مکہ) نے یا زمانۂ وِلادت (غلبۂ کفر کا زمانہ) نے۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریف النفسی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریف النسبی کے مادّہ کو۔ کیا پیاری ابتداء (پیدائش بہ مکہ معظّمہ) اور کیا پیاری انتہا (وِصال بہ مدینۂ منورہ)۔

۷۳ جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً ○
○ تَمْشِيْ اِلَيْهِ عَلٰى سَاقٍ بِلَا قَدَمِ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلانے پر درخت جھکے ہوئے چلے آئے۔
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اپنے تنوں پر بلا قدم (بطور معجزہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر گواہی دینے کیلئے)

٧٦ أَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ إِنَّ لَهٗ ○
○ مِنْ قَلْبِهٖ نِسْبَةً مَبْرُوْرَةَ الْقَسَمِ

میں قسم کھا کر کہتا ہوں (آپؐ کی اُنگلی کے اِشارہ سے) شق ہوجانے والے چاند کی۔

سچی قسم کھا کر کہ اُسکو آپؐ کے شق صدر اور شق قلب سے ایک نسبت خاص ہے۔

٧٧ وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَّمِنْ كَرَمٍ ○
○ وَكُلُّ طَرْفٍ مِّنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِيْ

اور غارِ ثور وہ خوش نصیب غار جس نے خیر و برکت (کے علمبردار) رسولِ مقبول ﷺ (اور حضرت صدیق اکبرؓ) کو احاطہ کرلیا تھا (اپنے اندر چھپالیا تھا) اور کافروں کی آنکھیں مطلقاً اُس غار سے اندھی ہوگئی تھیں (وہ اُس کے نزدیک آکر واپس ہوجارہے تھے)

٧٨ فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيْقُ لَمْ يَرِيَا ○
○ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ اَرِمِ

پس صدق (سچائی) یعنی ذاتِ حضورؐ اور صدیق (تصدیق کرنے والے) یعنی صدیق اکبرؓ دونوں غار میں تھے لیکن کافروں کو نظر نہیں آرہے تھے اور کافر کہہ رہے تھے غار میں کوئی نہیں ہے۔

٧٩ ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوْتَ عَلٰى ○
○ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

کافروں نے گمان کیا کبوتروں کی موجودگی (اُن کے اُڑ اُڑ کر گھومنے میں) اور مکڑی کی موجودگی میں کہ مخلوق کے سب سے بہتر (حضور ﷺ) پر نہیں جالا تانا اور نہ انڈے دیئے۔ یعنی وہ پہلے سے موجود ہے تازہ نہیں ہے، ورنہ وہ ٹوٹ جاتا اور کبوتر کس پر انڈے دیتے۔

٨٠ وِقَايَةُ اللهِ اَغْنَتْ عَنْ مُّضَاعَفَةٍ ○
○ مِنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْاُطُمِ

اللہ کی حفاظت نے آپ ﷺ کو بے نیاز کردیا تہہ بہ تہہ زرہ بکتروں سے۔

اور اُونچے قلعوں جیسی حفاظت سے۔

٨١ مَا سَامَنِي الدَّهْرُ ضَيْمًا وَّاسْتَجَرْتُ بِهٖ ○
○ اِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْهُ لَمْ يُضَمِ

زمانہ نے مجھ پر پھر کوئی ظلم نہیں کیا (ظلم سے باز آگیا)۔ اس حال میں کہ میں نے آپ ﷺ سے پناہ طلب کی اور میں نے پالیا وہ گوشۂ عافیت۔ آپ ﷺ کی جانب سے جو ظلم نہیں کیا جاتا (ظلم سے محفوظ رہتا ہے)۔

٨٢ وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَدِهٖ ○
○ اِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمِ

میں نے گزارش نہیں کی فلاح دارین کی۔ آپ ﷺ کے دستِ مبارک سے مگر پالیا اُس بخشش کو آپ ﷺ کے متبرک بہت چومے جانے والے ہاتھ سے۔

٨٣ لَاتُنْكِرِ الْوَحْيَ مِنْ رُّؤْيَاهُ اِنَّ لَهٗ ○
○ قَلْبًا اِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمِ

آپ ﷺ کی حالتِ استراحت کی وحی کا بھی اِنکار مت کر

کیونکہ آپ ﷺ کا دِل جاگتا رہتا تھا جبکہ آپ کی آنکھیں سوتی رہتی تھیں۔

٨٤ فَذَاكَ حِيْنَ بُلُوْغٍ مِّنْ نُبُوَّتِهٖ ○
○ فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيْهِ حَالُ مُحْتَلِمِ

کیونکہ یہ وقت آپؐ کی نبوت کے بلوغ (کمال) کا وقت ہے۔

پس بالغ کا حال اِنکار کے محل کا متحمل نہیں ہوتا کیونکہ وہ بھی اپنے اندر کمال رکھتا ہے۔

٨٥ تَبَارَكَ اللهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسَبٍ ○
○ وَلَا نَبِيٌّ عَلٰى غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ

اللہ بزرگ و برتر ہے وحی کوئی کسبی فعل نہیں (کہ کسب سے حاصل ہوجائے)۔

اور نہ نبی غیب کی خبر دے تو متہم کیا جاسکتا ہے (کیونکہ یہ خبر وحی کی تابع ہوتی ہے)۔

٨٦ كَمْ اَبْرَأَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ ○
○ وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِّنْ رِّبْقَةِ اللَّمَمِ

کتنے ہی بیماروں کو اچھا کردیا آپ کے دست مبارک کی ہتھیلیوں کے لمس نے (چھونے نے)

اور کتنے ہی ضرورتمندوں کو نجات دی جنون کی گرفت (قید) سے۔

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ	كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ	صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

(مخلوق میں) بلند ترین مرتبہ کو پہنچے اپنے تمام تر کمال کے ساتھ...... تاریک راتوں کو اپنے جمال سے روشن فرمادیا

آپ ﷺ کے سارے ہی عادات و اطوار لائق تحسین تھے...... درود بھیجو آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر (اے مسلمانو!)

⑥ فِي الْمُعْجِزَاتِ الَّتِي ظَهَرَتْ عِنْدَ وِلَادَتِهِ ﷺ

⑥-آپ ﷺ کی ولادت کے وقت ظاہر ہونے والے معجزات

وَظَهَرَ عِنْدَ وِلَادَتِهِ خَوَارِقُ وَغَرَائِبُ غَيْبِيَّةٌ ○

اور ظاہر ہوئے آپؐ کی ولادت کے ساتھ خوارقِ[1] عادات (معجزات) اور عجائب وغرائب باطنی

اِرْهَاصًا لِنُبُوَّتِهِ وَإِعْلَامًا بِأَنَّهُ مُخْتَارُ اللهِ تَعَالٰى وَمُجْتَبَاهُ ﷺ ○

قبل اعلان نبوت آپ ﷺ کی تصدیق نبوت کیلئے خوارقِ عادات (اِرہاص[2]) کے طور پر سب کو خبردار کرنے کیلئے اور اس بات کو منوانے[3] کے لئے کہ بہرحال آپ ﷺ ہی[4] اللہ کے منتخب بندے اور چنندہ ہیں۔ (بہ اعتبارِ بلاغت)۔

فَزِيدَتِ السَّمَاءُ حِفْظًا وَرُدَّ عَنْهَا الْمَرَدَةُ وَذَوُو النُّفُوسِ الشَّيْطَانِيَّةِ ○

آسمانوں کی حفاظت اور چوکسی بڑھادی گئی۔ اور پھینک دیئے گئے اُس سے مردود، کافر، اور نفوسِ شیطانی۔ یعنی شیطانی قوتیں جن میں آسمانوں میں چڑھنے کی گنجائشیں ہو۔

وَرَجَمَتِ النُّجُومُ النَّيِّرَاتُ كُلَّ رَجِيمٍ فِي حَالِ مَرْقَاهُ ﷺ ○

اور پھینک مارا روشن ستاروں نے، یعنی شہابِ ثاقب نے، ہر مردود کو، یعنی شیطان کو اُسکے آسمان میں چڑھنے کے دوران۔

وَتَدَلَّتْ إِلَيْهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْجُمُ الزُّهْرِيَّةُ ○

اور دلیل بن گئے اس بات پر (یعنی حضور ﷺ پر) قائم روشن ستارے۔

وَاسْتَنَارَتْ بِنُورِهَا وِهَادُ الْحَرَمِ وَرُبَاهُ ﷺ ○

اور روشن ہوگئے آپکے نورِ ولادت سے ارضِ حرم کے نشیب وفراز۔

وَخَرَجَ مَعَهُ نُورٌ أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ الشَّامِ الْقَيْصَرِيَّةِ

اور آپ کے ساتھ نمودار ہوا ایسا نور جس سے روشن ہوگئے شام اور کسریٰ کے محل۔

فَرَآهَا مَنْ بِبِطَاحِ مَكَّةَ دَارُهُ وَمَغْنَاهُ ﷺ ○

پھر اُن کو دیکھا اُس شخص نے جسکا گھر مکہ کے نشیبی علاقوں میں تھا۔ اور اسکی معیشت نے (گھر والوں نے)۔

وَانْصَدَعَ الْإِيوَانُ بِالْمَدَائِنِ الْكِسْرَوِيَّةِ ○

اور ڈھے گیا شاہی محل شام کے شہروں کے درمیان۔

الَّذِي رَفَعَ أَنُوشَرْوَانُ سَمْكَهُ وَسَوَّاهُ ﷺ ○

جس کو بادشاہ انوشیروان نے فنِ تعمیر کا اعلیٰ نمونہ بنایا تھا۔ (نہایت عمدہ بہ اعتبارِ کرسی بنیاد اور خوبصورت بہ اعتبارِ ارتفاع کے)۔

وَسَقَطَ أَرْبَعَ عَشَرَةَ مِنْ شُرُفَاتِهِ الْعُلْوِيَّةِ ○

اور اُس کے ۱۴ کنگورے یا کمانیں جو بہت بلند وبالا تھے، ٹوٹ کر گر گئے۔

وَكُسِرَ مُلْكُ كِسْرٰى لِهَوْلِ مَا أَصَابَهُ وَعَرَاهُ ﷺ ○

اور ٹوٹ گئی بادشاہت کسریٰ کی، یعنی لرزہ براندام ہوگئی۔ اُس ہیبت سے جو حضور ﷺ کی ولادت سے اُس کو پہنچی اور تکلیف (یعنی رنج والم) میں مبتلا کر دیا۔

خوارقِ عادات کی چھ قسمیں ہیں: ① ارہاص: قبل نبوت نبی کے خوارق۔ ② معجزہ: بعدِ نبوتِ نبی کے خوارق۔

③ کرامت: غیر نبی یا ولی کے خوارق۔ ④ معونت: عام آدمی جو مسلم ہو، اُسکے خوارق۔

⑤ استدراج: غیر مسلم اور فاسق وفاجر کے خوارق۔ ⑥ اَہانت: جوگی، بیراگی اور نٹوں وغیرہ کے خوارقِ عادات۔

یہاں ارہاص صرف ایسے خارقِ عادت کیلئے لیا گیا ہے جو تصدیقِ نبوت کیلئے قدرت سے سرزد ہو۔ اس لئے اِرْهَاصًا لِنُبُوَّتِهِ کے معنی خوارقِ عادات برائے تصدیقِ نبوت لئے جائیں گے۔

(اعلامًا- علم سے = اور جھنڈے گاڑنے کیلئے)، جھنڈا گاڑنے سے مراد۔ جبرًا وقہرًا کسی چیز کا منوالینا ہے۔ ہر چند کہ اس میں طوعًا اور کرہًا (خوشی یا ناخوشی سے) یعنی بہرحال کی گنجائش موجود رہتی ہے۔

"بِأَنَّهُ" یہ کہ وہ اعلامًا کی روشنی میں بہرحال اللہ کے منتخب بندے اور اس کے چنندہ ہیں)۔

وَخَمَدَتِ النِّيْرَانُ الْمَعْبُوْدَةُ بِالْمَمَالِكِ الْفَارِسِيَّةِ لِطُلُوْعِ بَدْرِهِ الْمُنِيْرِ وَاِشْرَاقِ مُحَيَّاهُ ﷺ ○

اور ٹھنڈی ہوگئی آگ جس کی عبادت کی جاتی تھی، شام کے مجوسی مما لک میں۔ اور آپؐ کے بدرِ کامل کے طلوع سے اور آپ (ﷺ) کے روشن چہرے کی ضوفشانی سے۔

وَغَاضَتْ بُحَيْرَةُ سَاوَةَ وَكَانَتْ بَيْنَ هَمَدَانَ وَ قُمَّ مِنَ الْبِلَادِ الْعَجَمِيَّةِ ○

اور ساوۃ جھیل خشک ہوگئی جو شہر همدان اور قم کے درمیان واقع ہوئی تھی غیر عرب شہروں میں۔ (یعنی مکہ کے باہر کے شہروں میں۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ (-- یہ سب مکہ میں -- باہر کے شہروں میں ہوا، یعنی آپ ﷺ کی پیدائش کے وقت ظاہر ہونے والے معجزات دور دراز مما لک تک پہنچے۔

وَجَفَّتْ اِذْ كَفَّ وَاكِفَ مَوْجِهَا الثَّجَّاجِ يَنَابِيْعُ هَاتِيْكَ الْمِيَاهِ ﷺ ○

اور خشک ہوگئی جب اُس کے اُبلنے والے جھروں کو اس کے خشک ہونے والے چشموں نے بند کر دیا۔

وَفَاضَ وَادِيْ سَمَاوَةَ وَهِيَ مَفَازَةٌ فِيْ فَلَاةٍ وَبَرِيَّةٍ ○

(اسکے برعکس) وادی میں بہنے والی ندی سماوۃ اُبل پڑی اور یہ ایک کھلا میدان ہے ریت اور بنجر زمین میں۔

لَمْ يَكُنْ بِهَا قَبْلُ مَآءٌ يَّنْقَعُ لِلظَّمْآنِ اللُّهَاةَ ﷺ ○

اس سے پہلے اس ندی کا یہ حال تھا کہ اس میں اس قدر پانی بھی نہ تھا جو ایک پیاسے کی پڑ جیب ہی کو تر کر سکے۔

وَكَانَ مَوْلِدُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْضِعِ الْمَعْرُوْفِ بِالْعِرَاصِ الْمَكِّيَّةِ ○

اور سرکار ﷺ کا مقام پیدائش مکہ کے مشہور و معروف میدانوں میں واقع ہوا ہے۔

وَالْبَلَدِ الَّذِيْ لَا يُعْضَدُ شَجَرُهٗ وَلَا يُخْتَلٰى خُلَاهُ ﷺ ○

اور اس شہر میں واقع ہے جسکا درخت نہیں کاٹا جاتا اور نہ جسکی گھاس اُکھیڑی جاتی ہے (یعنی ایک محترم مقام ہونے کے ناتے)۔

وَاخْتُلِفَ فِيْ عَامِ وِلَادَتِهٖ وَفِيْ شَهْرِهَا وَفِيْ يَوْمِهَا عَلٰى اَقْوَالٍ لِلْعُلَمَآءِ مَرْوِيَّةٍ ○

البتہ حضور ﷺ کے سنہ ولادت اور شہر ولادت (ماہِ ولادت) میں حتیٰ کہ دن کے بارے میں بھی روایت کرنے والے علماء میں اختلافِ رائے ہے۔

وَالرَّاجِحُ اَنَّهَا قُبَيْلَ فَجْرِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ ثَانِيْ عَشَرَ شَهْرِ رَبِيْعِ الْاَوَّلِ مِنْ عَامِ الْفِيْلِ الَّذِيْ صَدَّهُ اللّٰهُ عَنِ الْحَرَمِ وَحَمَاهُ ﷺ ○

اور زیادہ قابلِ اعتماد (زیادہ وزن رکھنے والی، زیادہ جھکنے والی) یہ بات ہے کہ وہ پیر کے دِن فجر سے عین پہلے اور ربیع الاوّل کی بارہ (۱۲) تاریخ کو سنہ فیل میں ہوئی، جس سنہ میں اللہ تعالیٰ نے حرم کعبہ کو اَبرہہ کے حملے سے محفوظ رکھا اور حرم کی حمایت فرمائی (حفاظت فرمائی)۔

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمَ
بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِّنْ صَلَاةٍ وَّتَسْلِيْمٍ

عطر بیز فرمائے اللہ آپ کی مزارِ مبارک کو
درود و سلام کی مشک بھری خوشبو سے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

اے اللہ! آپ ﷺ پر درود و سلام بھیج اور برکتیں نازل فرما۔

⑦ فِيْ رَضَاعَتِهٖ ﷺ

وَاَرْضَعَتْهُ اُمُّهٗ اَيَّامًا ثُمَّ اَرْضَعَتْهُ ثُوَيْبَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ الَّتِيْ اَعْتَقَهَا اَبُوْلَهَبٍ حِيْنَ وَافَتْهُ عِنْدَ مِيْلَادِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِبُشْرَاهُ ○ فَاَرْضَعَتْهُ مَعَ ابْنِهَا مَسْرُوْحٍ وَّاَبِيْ سَلَمَةَ وَهِيَ بِهٖ حَفِيَّةٌ ○ وَاَرْضَعَتْ قَبْلَهٗ حَمْزَةَ الَّذِيْ حُمِدَ فِيْ نُصْرَةِ الدِّيْنِ سُرَاهُ ○ وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ اِلَيْهَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ بِصِلَةٍ وَّكِسْوَةٍ هِيَ بِهَا حَرِيَّةٌ ○ اِلٰى اَنْ اَوْرَدَ هَيْكَلَهَا رَائِدُ الْمَنُوْنِ الضَّرِيْحَ وَوَارَاهُ ○ قِيْلَ عَلٰى دِيْنِ قَوْمِهَا الْفِئَةِ الْجَاهِلِيَّةِ ○ وَقِيْلَ اَسْلَمَتْ اَثْبَتَ الْخِلَافَ ابْنُ مَنْدَةَ وَحَكَاهُ ○ ثُمَّ اَرْضَعَتْهُ الْفَتَاةُ حَلِيْمَةُ السَّعْدِيَّةُ ○ وَكَانَ قَدْ رَدَّ كُلٌّ مِّنَ الْقَوْمِ ثَدْيَهَا لِفَقْرِهَا وَاَبَاهُ ○ فَاَخْصَبَ عَيْشُهَا بَعْدَ الْمَحْلِ قَبْلَ الْعَشِيَّةِ ○ وَدَرَّ ثَدْيَاهَا بِدَرٍّ دَرِّ اَلْبَنَهُ الْيَمِيْنُ مِنْهُمَا وَالْبَنَ الْاٰخَرُ اَخَاهُ ○ وَاَصْبَحَتْ بَعْدَ الْهُزَالِ وَالْفَقْرِ غَنِيَّةً ○ وَسَمِنَتِ الشَّارِفُ لَدَيْهَا وَالشِّيَاهُ ○ وَانْجَابَ عَنْ جَانِبِهَا كُلُّ مُلِمَّةٍ وَّرَزِيَّةٍ ○

وَطَرَّزَ السَّعْدُ بُرْدَ عَيْشِهَا الْهَنِيِّ وَوَشَاهُ ○

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمَ
بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِّنْ صَلَاةٍ وَّتَسْلِيْمٍ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

⑦-آپ ﷺ کی رضاعت کے بیان میں

اور آپ ﷺ کو دودھ پلایا آپ ﷺ کی والدہ (حضرت آمنہ) نے چند دن۔ پھر آپ ﷺ کو دودھ پلایا ثویبہ اسلمیہ نے جو قبیلہ بنی اسلم سے تھیں۔ وہ جس کو آزاد کر دیا تھا ابولہب نے جب اطلاع دی تھی جب اطلاع دی تھی اس کو آپ ﷺ کی پیدائش کی خوشخبری کی، آپ ﷺ پر درود اور سلام ہو اِس خوشخبری (یعنی آپ ﷺ کی پیدائش) کی۔ پس، آپ ﷺ کو دودھ پلایا ثویبہ اسلمیہ نے اپنے بیٹے مسروح اور ابوسلمہ کے ساتھ۔ اور وہ آپ ﷺ پر بہت مہربان تھیں اور اُس نے دودھ پلایا تھا سرکار سے پہلے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو جن کی تعریف کی جاتی ہے، دِین کی نصرت میں آپ کی حمیت کی اور حضورِ اکرم ﷺ بھیجتے تھے ثویبہ کے پاس مدینہ سے پوشاک اور تحفہ جس سے وہ بہت خوش ہوتی تھیں۔ یہاں تک کہ اُس کے ہیکل کو (کمزور ڈھانچے کو) آ لیا موت کے قائد نے اور مٹی میں ملا دیا (یا مٹی میں دَبا دیا، یعنی دفن کر دیا) (ثویبہ کی وفات ہوئی) ان کے قبیلے کے ایام جاہلیت والے دین پر (یعنی کفر پر) اور کہا گیا کہ وہ اسلام لے آئیں۔ جس کو ابن مندہ نے ثابت کیا اور اس بارے میں حکایت بیان کی۔ پھر اُسکے بعد حضور ﷺ کو دودھ پلایا حلیمہ سعدیہ نے اور کہا جاتا ہے کہ اُن کے سینے میں دودھ نہیں ہونے کی وجہ سے لوگ اُن کو واپس کر دیتے تھے اور انکار کر دیتے تھے، پس، حلیمہ سعدیہ کی زندگی سرسبز ہوگئی۔ اپنی اس خشک (یعنی اپنی بنجر) حالت کے بعد، یا خشک سالی کے بعد۔ اُس رات کے پہلے پہر سے قبل ہی آپ کے دونوں سینوں میں بے تحاشہ دودھ جاری ہو گیا، دھارے دھار، حضور ﷺ سیدھی جانب سے دودھ پیتے تھے اور بائیں سینے سے آپ ﷺ کے (رضاعی) بھائی دودھ پیتے تھے (یعنی سعدیہ کے بیٹے)۔ اور اس طرح وہ ہوگئیں لاغری اور افلاس کے بعد غنیۃ یا آسودہ اور موٹی ہوگئیں اُن کی بکریاں اور جو بھی بوڑھے جانور اُن کے پاس تھے (اور اُن کے بوڑھے جانور اور بھیڑ بکریاں موٹی ہوگئیں) اور آپ ؓ کے پاس سے زائل ہوگئے زمانے کے تمام شدائد اور تمام تر مصیبتیں۔

اور سعادت نے اپنے عیش وخوش بختی کی چادر کو منقش کر لیا اور اپنے سر پر لٹکا لیا یعنی اوڑھ لیا۔ (اور دُور ہو گیا اُنکی (دونوں) جانب سے ہر ایذا اور آزار)۔

عطر بیز فرمائے اللہ آپ کی مزارِ مبارک کو
درود وسلام کی مشک بھری خوشبو سے

اے اللہ! آپ ﷺ پر درود وسلام بھیج اور برکتیں نازل فرما۔

٨- فِیْ نَشْأَتِہٖ ﷺ عِنْدَ حَلِیْمَۃَ السَّعْدِیَّۃِ رضی اللہ عنہا

وَکَانَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَشِبُّ فِی الْیَوْمِ شَبَابَ الصَّبِیِّ فِی الشَّھْرِ بِعِنَایَۃٍ رَّبَّانِیَّۃٍ ○ فَقَامَ عَلٰی قَدَمَیْہِ فِیْ ثَلَاثٍ وَّمَشٰی فِیْ خَمْسٍ وَّقَوِیَتْ فِیْ تِسْعٍ مِّنَ الشُّھُوْرِ بِفَصِیْحِ النُّطْقِ قُوَاہُ ○ وَشَقَّ الْمَلَکَانِ صَدْرَہُ الشَّرِیْفَ لَدَیْھَا وَاَخْرَجَا مِنْہُ عَلَقَۃً دَمَوِیَّۃً ○ وَاَزَالَا مِنْہُ حَظَّ الشَّیْطَانِ وَبِالثَّلْجِ غَسَلَاہُ ○

وَمَلَاٰہُ حِکْمَۃً وَّمَعَانِیَ اِیْمَانِیَّۃً ○ ثُمَّ خَاطَاہُ وَبِخَاتَمِ النُّبُوَّۃِ خَتَمَاہُ ○ وَوَزَنَاہُ فَرَجَحَ بِاَلْفٍ مِّنْ اُمَّتِہٖ اُمَّۃِ الْخَیْرِیَّۃِ ○ وَنَشَأَ صَلَی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَکْمَلِ الْاَوْصَافِ مِنْ حَالِ صِبَاہُ ○

ثُمَّ رَدَّتْہُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اُمِّہٖ وَھِیَ بِہٖ غَیْرُ سَخِیَّۃٍ ○ حَذَرًا مِّنْ اَنْ یُّصَابَ بِمُصَابٍ حَادِثٍ تَخْشَاہُ ○ وَوَفَدَتْ عَلَیْہِ حَلِیْمَۃُ فِیْ اَیَّامِ خَدِیْجَۃَ السَّیِّدَۃِ الْوَضِیْئَۃِ[1] ○ فَحَبَاھَا مِنْ حِبَآئِہِ الْوَافِرِ بِحِبَاہُ ○ وَقَدِمَتْ عَلَیْہِ یَوْمَ حُنَیْنٍ فَقَامَ اِلَیْھَا وَاَخَذَتْہُ الْاَرِیْحِیَّۃُ ○ وَبَسَطَ لَھَا مِنْ رِّدَآئِہِ الشَّرِیْفِ بِسَاطَ بِرِّہٖ وَنَدَاہُ ○ وَالصَّحِیْحُ اَنَّھَا اَسْلَمَتْ مَعَ زَوْجِھَا وَالْبَنِیْنَ وَالذُّرِّیَّۃِ ○ وَقَدْ عَدَّ ھُمْ فِی الصَّحَابَۃِ جَمْعٌ مِّنْ ثِقَاتِ الرُّوَاۃِ ○

عَطِّرِ اللّٰھُمَّ قَبْرَہُ الْکَرِیْمَ
بِعَرْفٍ شَذِیٍّ مِّنْ صَلَاۃٍ وَّتَسْلِیْمٍ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ

---

[1] الْمَرْضِیَّۃِ: راضی بہ رضا۔ الْوَضِیْئَۃِ: نظیفہ، جمیلہ، پاک وصاف وخوبصورت۔

٨- آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے یہاں نشونما

اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بڑھتے تھے ایک دن میں بڑھنا ایک مہینے میں کسی (عام) لڑکے کا، اپنے رب کی خصوصی عنایت سے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے پاؤں پر کھڑے ہوگئے تیسرے مہینے میں اور پانچویں مہینے میں چلنے لگے اور نویں مہینے میں آپکی قوتِ گویائی نے طاقت حاصل کرلی اور آپ بلاتکان گفتگو فرمانے لگے۔ اور دو فرشتوں نے جبکہ آپ حلیمہ سعدیہ کے پاس ہی تھے، آپ کا سینہ مُبارک چیرا اور اس میں سے نکال پھینکا خون کا ایک لوتھڑا اور اس طرح ازالہ کردیا آپ سے شیطان کے حصے کا (یعنی اس خون کے لوتھڑے سے متعلق منسوبات کا مثلاً حقد، حسد اور دوسری بہت سی بُرائیوں کا) اور برف سے آپ کو یا آپ کے سینے کو غسل دیا۔ (برف سے، اس لئے کہ پانی کے مقابلے میں برف جو ٹھوس ہے، اس کی قوتِ رگڑ زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے صفائی زیادہ ہوتی ہے)۔

اور بھر دیا اسکو یعنی آپکے سینے کو حکمت سے اور ایمان کی باطنی لطافتوں سے۔ پھر اس کو سی دیا (دونوں نے) اور پھر اس پر مہر کردی مہرِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ پھر دونوں نے آپ کو تولا، پھر آپ اپنی اُمت کے (جو بھلائیوں والی اُمت ہے) ایک ہزار پر بھی بھاری رہے۔ اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بچپن ہی سے اعلیٰ اوصاف کے حامل رہے اور اُنہیں پر نشونما پائی۔

پھر حلیمہ نے آپ کو آپ کی والدہ حضرت آمنہ کو لوٹا دیا جبکہ آپ کا ان کو لوٹانا قطعی ناپسندیدہ محسوس ہورہا تھا (یعنی ان کو اس لوٹانے میں بخل درپیش تھا)۔ صرف اسی ڈر سے کہ کہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کوئی حادثہ درپیش نہ ہوجائے (یعنی ان کی ذمہ داری میں یہ بات ہو)۔ جس کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بارے میں ان کو اندیشہ تھا۔

اور حلیمہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے آکر ملیں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے زمانے میں جو ایک پاک بی بی تھیں، (یعنی پسندیدہ) تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُن کیلئے اپنی سخاوتِ وافرہ کا اظہار فرمایا (عطیات سے نوازا)۔ پھر غزوۂ حنین کے موقع پر جب وہ آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُن کے احترام میں کھڑے ہوگئے اس حال میں کہ آپ نہایت شاداں وفرحاں تھے۔ اور ان کیلئے اپنی چادر شریف بچھائی، ساتھ ہی عطا وسخا کی چادر بھی۔ اور صحیح تو یہ ہے کہ وہ اپنے شوہر اور اپنی آل اولاد کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اسلام لے آئیں۔ چنانچہ ثقاۃ راویوں نے ان سب کا شمار حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں کیا ہے۔

عطر بیز فرمائے اللہ آپ کی مزارِ مبارک کو
درود وسلام کی مشک بھری خوشبو سے
اے اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود وسلام بھیج اور برکتیں نازل فرما۔

⑨۔ وَفَاتُ اُمِّہٖ وَجَدِّہٖ ﷺ وَسَفَرِہٖ اِلَی الشَّامِ مَعَ عَمِّہٖ

⑨۔ آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ اور دادا کا وصال اور چچا کے ساتھ سفرِ شام

تمہید: حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہؓ خاتون حضور ﷺ کو اپنے خاندان والوں سے ملاقات کیلئے مدینہ منورہ لے گئی تھیں، اس خیال سے کہ ان کے اہل خاندان حضورِ اکرم ﷺ کو دیکھ کر خوش ہوں۔ ایک مہینے تک انھوں نے مدینہ منورہ میں قیام کیا۔ جب وہاں سے لوٹیں تو مقام ابواء میں پہنچ کر جو قبیلۂ بنی نجار کا مسکن تھا، قیام پذیر ہوئیں اور وفات پائیں۔ بعض مؤرخین کہتے ہیں کہ یہ جگہ وادیٔ تہامہ (حجون) سے ملی ہوئی ہے، جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان واقع ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ ''ابواء'' ایک بستی ہے جو ''فرع'' کے قریب مدینہ منورہ سے تیس، چالیس میل پر واقع ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ''ابواء'' جبل الحجون کے بیچ میں ایک گھاٹی ہے اور وہیں ایک گاؤں بسا ہوا ہے، جو ابواء کہلاتا ہے یہیں پر حضرت آمنہؓ نے وفات پائی اور یہیں ان کا مقبرہ بھی موجود ہے۔

② **اُمِّ ایمن:** سرکار ﷺ کے والد ماجد حضرت عبداللہ کی کنیز تھیں جو آزاد کر دی گئی تھیں، وہ بھی حضور ﷺ کی محبت میں آمنہ خاتونؓ کے ہمراہ گئی تھیں۔ جب حضرت آمنہؓ نے وفات پائی تو اُمِّ ایمن، حضورِ اکرم ﷺ کو اپنے ہمراہ مکہ لے آئیں اور حضرت عبدالمطلب کے سپرد کیا۔ حضرت آمنہؓ کے انتقال کی خبر سن کر حضرت عبدالمطلب بہت غمگین ہوئے اور آپ ﷺ کی یتیمی اور یسیری پر خوب روئے، پھر آپ ﷺ کو گلے لگایا اور خوش ہوئے اور کہا میرے اس پوتے کی بڑی شان وشوکت ہوگی اور کہا جو کوئی میرے اس پوتے کو دوست رکھے گا، وہ ہمیشہ خوش و خرم رہے گا۔ جب حضورِ اقدس ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے انتقال فرمایا تو ان کی عمر ایک سو چالیس (۱۴۰) برس کی تھی چنانچہ آپ ﷺ کے چچا، حضرت ابوطالب نے آپ کی کفالت فرمائی۔ حضرت ابوطالب کا نام ''عمران'' ہے اور ابوطالب آپ کی کنیت ہے۔ اور بعض لوگوں نے آپ کا نام جو عبدِ مناف لکھا ہے، وہ صحیح نہیں ہے۔

③ **بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا** نے حضور ﷺ سے شادی کے بعد اپنے ایک غلام زید بن حارثہ کو (جن کو آپؓ نے لٹیروں سے بازار عکاظ میں خریدوایا تھا) حضور ﷺ کو ہبہ کر دیا اور حضور ﷺ نے قبول فرمالیا۔ حضرت زیدؓ کے خاندان والوں کو پتہ چلا تو اُن کے والد حارثہ اور چچا کعب آپ ﷺ کے پاس آئے اور فدیہ دے کر اُن کو لے جانا چاہا۔ حضور ﷺ نے حضرت زیدؓ کو کلّی اختیار دے دیا کہ اگر وہ اپنی خوشی سے جانا چاہیں تو جائیں یا رہنا چاہیں تو رہیں۔ حضرت زیدؓ نے اپنے گھر والوں پر حضور ﷺ کو ترجیح دی۔ کچھ عرصہ بعد حضور ﷺ نے حضرت زیدؓ ابن حارثہ کی شادی اپنی آزاد کردہ اُمِّ ایمنؓ (برکہ) سے کر دی، اُنہی سے حضرت اسامہؓ پیدا ہوئے اور یہی وہ زیدؓ ہیں جن کا نکاح حضرت زینبؓ سے بھی ہوا، جن کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے۔ جب حضرت ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ چلے گئے تو اُمِّ ایمنؓ نے تنہا ہجرت کی اور حضور ﷺ کے پاس مدینہ منورہ کو سخت گرمی کے زمانے میں پیدل گئیں، راستے میں گرمی کی شدت اور پیاس سے بدحواس ہوئیں، پانی کہیں نہیں تھا، پروردگارِ عالم نے ان کے لئے ایک پیالہ سفید پانی سے بھرا ہوا آسمان سے اُتارا۔ اُمِّ ایمنؓ نے وہ پانی پی لیا۔ پھر ان کو راستہ بھر پیاس نہ لگی۔

وَلَمَّا بَلَغَ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ اَرْبَعَ سِنِیْنَ خَرَجَتْ بِہٖ اُمُّہٗ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ النَّبَوِیَّۃِ ○

جب حضورِ اکرم ﷺ چار سال کے ہوئے تو آپ ﷺ کی والدہ ماجدہ آپ ﷺ کو لے کر مدینۂ منورہ چلی گئیں۔

ثُمَّ عَادَتْ فَوَافَتْھَا بِالْاَبْوَآءِ اَوْبِشِعْبِ الْحَجُوْنِ الْوَفَاۃُ ○ فَحَمَلَتْہُ حَاضِنَتُہٗ اُمُّ اَیْمَنَ الْحَبَشِیَّـۃُ ○

پھر جب وہاں سے لوٹیں تو ان کی وفات کوہِ حجون کی گھاٹی قریۂ ابواء میں واقع ہوگئی۔ پس، گود میں اُٹھالیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُمِّ ایمن حبشیہ نے آپ کی مربیہ کی حیثیت سے۔

اَلَّتِیْ زَوَّجَھَا بَعْدُ مِنْ زَیْدِ بْنِ حَارِثَـۃَ مَوْلَاہُ ○

یہ وہی اُمِّ ایمن حبشیہ ہیں جن کا نکاح سرکار ﷺ نے اپنے غلام زید ابن حارثہ سے کر دیا تھا

وَاَدْخَلَتْہُ عَلٰی جَدِّہٖ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَضَمَّہٗ اِلَیْـہِ وَرَقَّ لَہٗ وَاَعْلٰی رُقِیَّہٗ ○ وَقَالَ اِنَّ لِابْنِیْ ھٰـذَا لَشَاْنًـا عَظِیْمًا فَبَخٍ بَخٍ لِمَنْ وَقَّرَہٗ وَوَالَاہُ ○

پھر وہ حضورِ اکرم ﷺ کو لے کر آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب کے پاس آئیں۔ پس، انھوں نے آپ ﷺ کو اپنے کلیجے سے لگایا اور آپ ﷺ کیلئے روئے اور آپ ﷺ کی اعلیٰ شان وشوکت اور مرتبے کو سراہا اور کہا: ''بے شک! میرا یہ بچہ کہ اس کیلئے ہے، یقینا عظیم شان، پس، خوش نصیبی ہے، خوش نصیبی ہے، اس کیلئے جو آپ کی توقیر و تعظیم (تعظیم وتکریم) کرے اور آپ ﷺ سے دوستی رکھے۔

وَلَمْ تَشْکُ فِیْ صِبَاہُ جُوْعًا وَّلَا عَطَشًا قَطُّ نَفْسُہُ الْاَبِیَّۃُ ○

اور آپ ﷺ کے نفسِ مطمئنّہ نے بچپن میں بھی شکایت نہیں کی، نہ بھوک کی اور نہ ہی پیاس کی کبھی بھی (اور اس جہتِ دُنیوی سے اِنکاری یعنی انکار کرنے والے رہے)۔

وَ کَثِیْرًا مَّا غَدٰی فَاغْتَدٰی بِمَآءِ زَمْزَمَ فَاَشْبَعَہٗ وَاَرْوَاہُ ○

اور اکثر جب صبح فرمائی تو صرف زم زم پی کر گویا کہ ناشتہ فرمایا اور اس زم زم نے آپ ﷺ کی بھوک مٹا دی اور آپ ﷺ کو تر و تازگی بخشی۔

وَلَمَّا اُنِيخَتْ بِفِنَاۤءِ جَدِّهٖ عَبْدِالْمُطَّلِبِ مَطَا يَا الْمَنِيَّةِ ○

اور جب بٹھائے گئے اونٹ موت کی سواریوں کے آپ کے دادا عبدالمطلب کے صحن (یعنی کہ اُن کی سرزمین) میں (یعنی جب حضرت عبدالمطلب کا وصال ہوگیا) تو آپ ﷺ کے چچا

كَفَلَهٗ عَمُّهٗ اَبُوْ طَالِبٍ شَقِيْقُ اَبِيْهِ عَبْدِاللّٰهِ ○

ابوطالب جو آپ ﷺ کے والد حضرت عبداللہ کے سگے بھائی ہیں، نے آپ ﷺ کی کفالت کی ذمہ داری سنبھال لی۔

فَقَامَ بِكَفَالَتِهٖ بِعَزْمٍ قَوِيٍّ وَّهِمَّةٍ وَّحَمِيَّةٍ ○

پس، وہ کھڑے ہوگئے (تیار ہوگئے) آپ کی کفالت کیلئے مضبوط ارادے کے ساتھ اور ہمت کے ساتھ اور پاسداری کے ساتھ۔

وَقَدَّمَهٗ عَلَى النَّفْسِ وَالْبَنِيْنَ وَرَبَّاهُ ﷺ ○ وَلَمَّا بَلَغَ

اور اپنی ذات سے اور اپنی اولاد سے بھی زیادہ آپ کا خیال رکھا اور آپ کی پرورش فرمائی۔

اِثْنَتَيْ عَشَرَ سَنَةً رَحَلَ بِهٖ ﷺ عَمُّهٗ اِلَى الْبِلَادِ الشَّامِيَّةِ ○

اور جب آپ بارہ برس کے ہوئے تو آپ کے چچا نے آپ کے ساتھ سفر کیا شام کے شہروں کی جانب۔

وَعَرَفَهُ الرَّاهِبُ بُحَيْرَا بِمَا حَازَهٗ مِنْ وَّصْفِ النُّبُوَّةِ

وَحَوَاهُ ﷺ ○

اور آپ کو پہچان لیا عیسائی راہب بحیرا نے بہ سبب اُن صفاتِ نبوت کے جو کچھ کہ اُس کو معلوم تھیں اور وہ ان پر واقفیت میں حاوی تھا۔

وَقَالَ اِنِّيْۤ اَرَاهُ سَيِّدَ الْعَالَمِيْنَ وَرَسُوْلَ اللّٰهِ وَنَبِيَّهٗ ○

اور کہا: ''بے شک میں سمجھتا ہوں یہ مخلوق کے سردار اور اللہ کے رسول ﷺ اور اس کے نبی ہیں''۔

قَدْ سَجَدَ لَهُ الشَّجَرُ وَالْحَجَرُ وَلَا يَسْجُدَانِ اِلَّا لِنَبِيٍّ اَوَّاهٍ ﷺ ○

''اور بے شک! سجدہ کیا اُن کو درختوں نے، پتھروں نے یعنی شجر و حجر نے، (صنف نباتات و جمادات نے) اور یہ دونوں سجدہ نہیں کرتے، مگر ایک نبی ہی کو''۔

وَاِنَّا لَنَجِدُ نَعْتَهٗ فِي الْكُتُبِ الْقَدِيْمَةِ السَّمَاوِيَّةِ ○

''اور ہم (مطالعہ کنندگان آسمانی کتابوں کے) پاتے ہیں، ان کی تعریف و توصیف کو قدیم آسمانی کتابوں میں''۔

وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ قَدْ عَمَّهُ النُّوْرُ وَعَلَاهُ ﷺ ○

''اور آپ کے دونوں کاندھوں (مونڈھوں) کے درمیان مہر نبوت ہے جس کو نور نے گھیر لیا ہے اور اس کو روشنی بخشی (اُبھار دیا)''۔

وَاَمَرَ عَمَّهٗ بِرَدِّهٖ اِلٰى مَكَّةَ تَخَوُّفًا عَلَيْهِ مِنْ اَهْلِ دِيْنِ

الْيَهُوْدِيَّةِ ○

اور بحیرہ نے حضرت ابوطالب سے تاکیداً کہا کہ آپ ﷺ کو فوراً مکہ واپس لے جائیں اندیشہ کرتے ہوئے آپ کے بارے میں اہل دین یہودیہ (یعنی یہودیوں کے حملے کا)۔

فَرَجَعَ بِهٖ وَلَمْ يُجَاوِزْ مِنَ الشَّامِ الْمُقَدَّسِ بُصْرَاهُ ﷺ ○

چنانچہ حضرت ابوطالب آپ ﷺ کے ساتھ لوٹ گئے اور شام سے آگے اور اس کے موضع شہر بصریٰ سے آگے سفر نہیں کیا۔

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمَ

بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِنْ صَلَاةٍ وَّتَسْلِيْمٍ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

عطر بیز فرمائے اللہ آپ کی مزارِ مبارک کو

درود و سلام کی مشک بھری خوشبو سے

اے اللہ! آپ ﷺ پر درود و سلام بھیج اور برکتیں نازل فرما۔

حاشیہ: بارہ برس کی عمر میں جب حضور ﷺ نے اپنے چچا حضرت ابوطالب کے ساتھ شام کے شہروں کی جانب سفر کیا تو بحیرا نامی راہب (عیسائی عابد یا زاہد، تارک الدنیا) نے آپ ﷺ کو دیکھا۔ وہ اپنے دین کا بڑا عالم اور توریت اور انجیل آسمانی کتابوں کا پڑھا ہوا تھا۔ اس کو ان کتابوں اور دوسرے صحیفوں سے نبی اور نبوت کی نشانیوں کا اچھا علم تھا۔ ان تمام صفات کو اُس نے حضور ﷺ میں اور دوسری کتابوں سے بھی نئے مبعوث ہونے والے نبی کے بارے میں اور حلیۂ نبی ﷺ کے بارے میں جو کچھ لکھا تھا، اس کے مطابق حضور ﷺ کے چہرۂ انور کو پایا۔ بحیرا نے آپ ﷺ کے چچا ابوطالب سے گفتگو کی اور مہر نبوت کو بھی دیکھا۔

⑩-تِجَارَتُهٗ ﷺ مَعَ سَيِّدَتِنَا خَدِيْجَةَ رضی اللہ عنہا وَزَوَاجُهٗ مِنْهَا

وَلَمَّا بَلَغَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ سَنَةً سَافَرَ اِلٰى بُصْرٰى فِيْ تِجَارَةٍ لِّخَدِيْجَةَ الْفَتِيَّةِ ○ وَمَعَهٗ غُلَامُهَا مَيْسَرَةُ يَخْدُمُهٗ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَيَقُوْمُ بِمَا عَنَاهُ ﷺ ○ فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ لَّدَا صَوْمَعَةِ نَسْطُوْرَا رَاهِبِ النَّصْرَانِيَّةِ ○

فَعَرَفَهُ الرَّاهِبُ اِذْمَالَ اِلَيْهِ ظِلُّهَا الْوَارِفُ وَاٰوَاهُ ﷺ ○ وَقَالَ مَانَزَلَ تَحْتَ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ قَطُّ اِلَّا نَبِيٌّ ذُوْصِفَاتٍ نَّقِيَّةٍ ○ وَرَسُوْلٌ قَدْ خَصَّهُ اللهُ تَعَالٰى بِالْفَضَائِلِ وَحَبَاهُ ﷺ ○

ثُمَّ قَالَ لِمَيْسَرَةَ اَفِيْ عَيْنَيْهِ حُمْرَةٌ اِسْتِظْهَارًا لِّلْعَلَامَةِ الْخَفِيَّةِ ○ فَاَجَابَهٗ بِنَعَمْ فَحَقَّ لَدَيْهِ مَاظَنَّهٗ فِيْهِ وَتَوَخَّاهُ ﷺ ○ وَقَالَ لِمَيْسَرَةَ لَا تُفَارِقْهُ وَكُنْ مَّعَهٗ بِصِدْقِ عَزْمٍ وَّحُسْنِ طَوِيَّةٍ ○

⑩- آپ ﷺ کی حضرت بی بی خدیجہؓ کے ساتھ تجارت اور آپ ﷺ کا اُن سے نکاح

اور جب حضورِ اکرم ﷺ پچیس سال کے ہوئے تو آپ ﷺ نے سفر فرمایا بُصریٰ (یعنی شام کے شہر) کی جانب، تجارت کے سلسلے میں نوجوان بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کی (تجارت)۔

اور آپ ﷺ کے ہمراہ تھا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا غلام میسرہ نامی، جو آپ ﷺ کی خدمت میں تھا۔ اور ضرورت کے وقت آپ ﷺ کے کام آتا تھا۔

پس، آپ ﷺ اُترے ایک درخت کے نیچے جو نسطورا راہب نصرانی کے گرجا گھر کے پاس تھا۔

پس، اُس راہب نے اُس وقت آپ ﷺ کو پہچان لیا جب اُس جھاڑ کا گھنا سایہ خلافِ قانونِ قدرت آپ ﷺ کی طرف جھک پڑا اور آپ ﷺ کو اپنے سایہ میں لے لیا۔
اور (اپنے دِل میں) کہا۔ اس جھاڑ کی یہ خصوصیت ہے کہ اُسکے نیچے کبھی نہیں اُترا، مگر متقی نبی، حامل صفاتِ اصطفاء اور بُرائیوں سے پاک وصاف اور ایسا ہی رسول جس کو اللہ تعالیٰ نے تخصیص بخشی ہو مختلف فضائل سے اور اُس کو اپنا مقرب بنایا ہو۔

پھر وہ پوچھ بیٹھا میسرہ سے آپ ﷺ کی چھپی ہوئی نبوت کی نشانی کو برملا (ظاہر) کرنے کیلئے۔ ''کیا ان کی آنکھوں میں لال ڈورے ہیں (سرخی)؟''۔ پھر میسرہ نے ہاں کہی (اثبات میں جواب دیا)۔ پس، اس کے نزدیک سچا ہو گیا جو کچھ اس نے حضور ﷺ کے بارے میں سوچا تھا اور جس چیز کے بارے میں وہ جاننا چاہتا تھا۔ اور میسرہ کو نصیحت کی: ''ان کو کبھی نہ چھوڑنا اور ہمیشہ ان کے ساتھ رہنا، پکے ارادے اور نیک نیتی کے ساتھ''۔

حاشیہ: حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا مالدار تھیں اور جوان بیوہ ہوئی تھیں۔ کوئی انکا وارث یا امانت دار کارگزار نہ تھا، جو کماتا دھماتا یا اُنہی کے مال سے تجارت کر کے اپنا نفع لیتا اور ان کا نفع انھیں دے دیتا۔ حضور ﷺ کی امانت داری، دیانت، آپ ﷺ کا کردار اور آپ ﷺ کی سچائی عرب میں شہرت حاصل کر رہی تھی۔ چنانچہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا تک بھی یہ بات پہنچ گئی اور انھوں نے حضور ﷺ کو بلوایا اور اپنے ساتھ تجارت میں شراکت کی پیشکش کی۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا روپیہ اور سرکار ﷺ کی محنت پر معاملت ہوئی۔ بصریٰ کی جانب تجارت کیلئے روانگی طے پائی۔

نسطورا یا نسطور: نسطورا ایک نصرانی (عیسائی) راہب (پادری) تھا۔ اور اُسی کے نام سے ایک گرجا گھر ''صومعہ'' منسوب تھا، جو بصریٰ کے راستے میں پڑتا ہے۔ کسی بھی عیسائی پادری کی نسطور سے نسبت حسب ذیل تفسیر رکھتی ہے۔ دراصل عیسائیوں یعنی نصرانیت کے بارہ فرقے ہیں۔ چار اُن کی اصل ہیں اور بقیہ آٹھ ہر ایک کی دو دو شاخیں۔

فرقہ نسطوریہ: یہ فرقہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا مانتا ہے۔

فرقہ یعقوبیہ: یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہی خدا مانتا ہے اور سمجھتا ہے ''آپ علیہ السلام'' یعنی خدا نے بندوں کی ہدایت کیلئے آدمی کی شکل اختیار کی اور اپنا نام عیسیٰ مسیح رکھا اور اپنا کام تمام کر کے پھر آسمان پر چڑھ گئے۔

فرقہ اسرائیلیہ: یہ فرقہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، اُن کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام اور اللہ کو ملا کر ایک خدا جانتا ہے۔ ان میں بھی دو فرقے ہیں اور ایک کا تصور یہ ہے کہ عیسیٰ مسیح، روح القدس (جبرئیل) اور اللہ تینوں مل کر ذاتِ خداوندی بناتے ہیں۔

فرقہ......: یہ فرقہ اپنا کوئی نام نہیں رکھتا اور عقیدے میں بھی دوسرے فرقوں سے مختلف ہے۔ اس حد تک کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بہ یک وقت عبداللہ، نبی اللہ اور روح اللہ جانتا ہے، مگر حضرت رسول اللہ ﷺ پر اس کا ایمان نہیں۔ اس لئے یہ بھی مخالفِ دینِ اسلام ہے۔

فَإِنَّهُ مِمَّنْ أَكْرَمَهُ اللهُ تَعَالَى بِالنُّبُوَّةِ وَاجْتَبَاهُ ﷺ ○

ثُمَّ عَادَ إِلَى مَكَّةَ فَرَأَتْهُ خَدِيجَةُ مُقْبِلًا وَّهِيَ بَيْنَ نِسْوَةٍ فِي عُلِيَّةٍ ○

وَمَلَكَانِ عَلَى رَأْسِهِ الشَّرِيفِ مِنْ وَّهَجِ الشَّمْسِ قَدْ أَظَلَّاهُ ﷺ ○ وَأَخْبَرَهَا مَيْسَرَةُ بِأَنَّهُ رَأَى ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ كُلِّهِ وَبِمَا قَالَ لَهُ الرَّاهِبُ وَأَوْدَعَهُ لَدَيْهِ مِنَ الْوَصِيَّةِ ○ وَضَاعَفَ اللهُ فِي تِلْكَ التِّجَارَةِ رِبْحَهَا وَنَمَّاهُ ﷺ ○ فَبَانَ لِخَدِيجَةَ بِمَا رَأَتْ وَمَا سَمِعَتْ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ تَعَالَى إِلَى الْبَرِيَّةِ ○ اَلَّذِي خَصَّهُ اللهُ تَعَالَى بِقُرْبِهِ وَاصْطَفَاهُ ﷺ ○ فَخَطَبَتْهُ لِنَفْسِهَا لِتَشُمَّ مِنَ الْإِيمَانِ بِهِ طِيبَ رَيَّاهُ ﷺ ○ فَأَخْبَرَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَعْمَامَهُ بِمَا دَعَتْهُ إِلَيْهِ هٰذِهِ الْبَرَّةُ التَّقِيَّةُ ○ فَرَغِبُوا فِيهَا لِفَضْلٍ وَّدِينٍ وَّجَمَالٍ وَّمَالٍ وَّحَسَبٍ وَّنَسَبٍ كُلٌّ مِّنَ الْقَوْمِ يَهْوَاهُ ﷺ ○ وَخَطَبَ أَبُو طَالِبٍ وَّأَثْنَى عَلَيْهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ حَمِدَ اللهَ بِمَحَامِدَ سَنِيَّةٍ ○ وَقَالَ هُوَ وَاللهِ لَهُ نَبَأٌ عَظِيمٌ يُحْمَدُ فِيهِ مَسْرَاهُ ﷺ ○ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَبُوهَا وَقِيلَ عَمُّهَا وَقِيلَ أَخُوهَا لِسَابِقِ سَعَادَتِهَا الْأَزَلِيَّةِ ○ وَأَوْلَدَهَا كُلَّ أَوْلَادِهِ ﷺ إِلَّا الَّذِي بِاسْمِ الْخَلِيلِ سَمَّاهُ ﷺ ○

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيمَ
بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِّنْ صَلَاةٍ وَّتَسْلِيمٍ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهِ

"کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ اُن لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بزرگی بخشی۔ (یعنی فضیلت عطا کی) نبوت دے کر اور اپنا منتخب (چنندہ) بنایا"۔

پھر (بصریٰ سے) حضورِ اکرم ﷺ مکہ مکرمہ لوٹ آئے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو سامنے سے آتے ہوئے دوبدو دیکھا۔ اس حال میں کہ وہ اپنی ہم نشین سہیلیوں میں بالا خانے سے آپ ﷺ کو ملاحظہ فرما رہی تھیں۔

اور اس حال میں بھی کہ دو فرشتے آپ ﷺ کے سرِ مبارک پر سورج کی تمازت سے بچانے کے لئے آپ ﷺ پر سایہ کناں تھے۔

اور اس کی خبر تو میسرہ نے بھی آپ کو پہلے ہی دے رکھی تھی یہ کہتے ہوئے کہ سارے سفر کے دوران اس نے دیکھا کہ یہی حال تھا اور اس بات کی بھی اطلاع دی جو نسطورا راہب نے آپ ﷺ کے بارے میں کہا تھا اور نصیحتیں اور وصیتیں کی تھیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے اس تجارت میں اس کے نفع کو کئی چند کر دکھایا تھا اور پھلایا پھلوایا تھا۔ ان تمام باتوں نے جن کو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے خود ملاحظہ فرمایا اور جو کچھ دوسروں سے سنا، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر اس بات کو روشن کر دیا تھا کہ بے شک! یہ اللہ تعالیٰ کے رسول، مخلوق کی جانب مرسل ہیں۔ یہ وہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے قرب سے خاص فرمایا اور چن لیا۔ پس، آپ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو اپنی ذات کیلئے شادی کا پیغام دیا تا کہ سونگھیں خوشبو ایمان کی، آپ ﷺ سے نکاح کے ذریعہ۔ چنانچہ حضورِ اکرم ﷺ نے اپنے چچاؤں کو اس پاکیزہ بی بی کے پیغامِ نکاح کے بارے میں مطلع فرمایا۔

چنانچہ سبھی چچاؤں نے اور اہلِ خاندان نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کے بارے میں اپنی رضامندی دی، بہ سبب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت مذہب، خوبصورتی اور مال و دولت اور حسب و نسب کے اعتبار کرتے، بہترین انتخاب پر جس کو قوم کا ہر شخص پسند کر سکتا ہے۔ حضرت ابو طالب نے خطبۂ نکاح پڑھا اور اللہ کی تعریف و توصیف اور اس کی بزرگی و برتری بیان کرنے کے بعد حضورِ انور ﷺ کے عمدہ خصائل، اعلیٰ صفتیں گناتے ہوئے آپ کی تعریف و توصیف کی۔ اور فرمایا "خدا کی قسم! آپ (ﷺ) ایک تابناک مستقبل کے حامل ہوں گے، جس میں ان کے مقام کی سربلندیوں کی ایک دن تعریف و توصیف ہو گی"۔ چنانچہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضورِ اقدس ﷺ سے حضرت خدیجہؓ کے والد نے کر دیا اور کہا گیا (روایتہً) کہ آپ کے چچا نے یا بھائی نے یہ نکاح کیا جو حضرت خدیجہؓ کو پہلے ہی سے حاصل (یعنی ان کے مقدر میں لکھی ہوئی) سعادت ازلی کے سبب سے ہوا۔ آپ ﷺ کے چچا اور آپ ﷺ کے بھائی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اس سعادتِ ازلی (جو حضرت خدیجہؓ کو حاصل رہی) میں شریک نکاح رہے۔

اور حضرت خدیجہؓ کو سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام اولاد کی ماں بننے کی سعادت حاصل رہی۔ سوائے آپ ﷺ کے اُن صاحبزادے کہ جن کا نام حضرت خلیل اللہ کے نام پر (ابراہیم) رکھا گیا (جو حضرت ماریہ قبطیہ کے بطن سے ہوئے)۔

عطر بیز فرمائے اللہ آپ کی مزارِ مبارک کو
درود و سلام کی مشک بھری خوشبو سے

اے اللہ! آپ ﷺ پر درود و سلام بھیج اور برکتیں نازل فرما۔

١١-حَلُّ قَضِيَّةِ وَضْعِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ فِیْ مَکَانِهٖ

١١-حجرِ اسود کو اس کے مقام پر رکھنے کے تنازعہ کا حل

حاشیہ: کعبۃ اللہ میں ایک سال شدید بارش ہوئی۔ یہاں تک کہ نالۂ بطحی کا پانی شہر کے اندر بھر گیا اور بیت اللہ تک پہنچ گیا۔ پانی کی سیل سے جا بجا بیت اللہ شریف کی دیواریں متاثر ہوگئیں۔ حجرِ اسود نیچے آ رہا۔ پس جب کعبۃ اللہ کی تعمیر نو کی گئی اور حجرِ اسود کو اس کے مقام پر رکھنے کی نوبت آئی تو مختلف قبیلے اس کے اٹھانے میں باہم اختلاف کا شکار ہوگئے۔ ہر ایک چاہتا تھا کہ اس کے سواء کوئی دوسرا نہ اٹھائے۔ قسمیں کھائیں اور کٹ مرنے پر تیار ہوگئے۔ آخر کار آپس میں گفتگو کر کے یہ صلاح ٹھہری کہ کسی ایک شخص کو حَکَمْ مقرر کر دیا جائے جو سب سے زیادہ دیانت دار، ایماندار اور عقلمند بھی ہو اور وہ جو کچھ کہے، اس کی تجویز کو من وعن قبول کر لیا جائے۔ پھر یہ ہوا کہ کس کو حَکَمْ بنایا جائے؟ پھر یہ تجویز ٹھہری کہ مسجد حرام میں صبح سویرے بنی شیبہ کے دروازے سے جو شخص بھی پہلے داخل ہو (اور شیبہ کی نسبت شیبہ ابن عثمان یا پھر شیبۃ الحمد یعنی حضور ﷺ کے دادا حضرت عبد المطلب کا لقب تھا کیونکہ وہ مسجد الحرام میں اُسی دروازے سے آتے جاتے تھے۔ اس سے ہٹ کر بعض راویوں نے باب السلام کو بھی داخل کیا ہے)۔ چنانچہ اُس دروازے سے صبح سویرے حضور ﷺ داخل ہوئے۔ اس پر قریش بہت خوش ہوگئے کہ حقیقتاً یہ نہایت امانت دار ہیں اور ہم سب ان کو مانتے ہیں اور ان کے حکم پر راضی ہیں۔ حضور ﷺ کو اس کی اطلاع نہیں تھی، لیکن جب قریش نے مطلع کیا تو آپ ﷺ نے اُن کی پیشکش کو قبول فرما لیا، پھر حکم فرمایا کہ ایک چادر پھیلائیں چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے اس میں 'حجرِ اسود' رکھ دیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمام قوموں کے سردار اس چادر کے کونے پکڑ کر اٹھائیں اور اپنے ہاتھ لگائیں۔ جب انھوں نے آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل کی تو آپ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک سے حجرِ اسود کو اٹھایا اور اس کو صحیح مقام پر جما دیا اور اس طرح ایک بہت بڑا جھگڑا ٹل گیا۔

حجرِ اسود: یہ ایک کالا پتھر ہے۔ اس کے متعلق مشہور ہے کہ یہ جنت کا پتھر ہے اور جبرئیل امین علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اُسے بیت اللہ شریف میں لا کر جما دیا۔ جو کوئی اُسے چھوتا اور چومتا ہے، وہ اس کے تمام گناہوں کو اس کے بدن سے کھینچ لیتا ہے۔ حدیث قدسی میں ہے کہ کل اللہ تعالیٰ (یعنی قیامت کے دن) حجرِ اسود کو آنکھیں اور زبان عنایت فرمائے گا، جس سے وہ اپنے چھونے اور چومنے والے کو بھی پہچانے گا اور دربارِ خداوندی میں اس کی گواہی بھی دے گا۔

وَلَمَّا بَلَغَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَّثَلٰثِيْنَ سَنَةً بَنَتْ قُرَيْشٌ اِلْكَعْبَةَ لِانْصِدَاعِهَا بِالسُّيُوْلِ الْاَبْطَحِيَّةِ○

اور جب حضورِ اکرم ﷺ ۳۵ سال کے ہوئے تو قریش نے کعبہ کی تعمیرِ نو شروع کی اس کے جا بجا ٹوٹ پھوٹ جانے سے، الابطحیہ نالے کے پانی کے داخل ہو جانے کے سبب سے (یعنی کعبۃ اللہ شریف میں)۔

وَتَنَازَعُوْا فِيْ رَفْعِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ فَكُلٌّ اَرَادَ رَفْعَهٗ وَرَجَاهُ○

اور آپس میں جھگڑنے لگے حجرِ اسود کے اُٹھانے کے بارے میں۔ پس، اُن میں سے ہر ایک نے اسے اٹھانا چاہا اور اِس کی آرزو کی۔

وَعَظُمَ الْقِيْلُ وَالْقَالُ وَتَحَالَفُوْا عَلَى الْقِتَالِ وَقَوِيَتِ الْعَصَبِيَّةُ○

چنانچہ بات بڑھ گئی اور قتال پر (باہم جھگڑنے میں) قسمیں کھانے لگے اور نزاع نے شدت اختیار کی۔

ثُمَّ تَدَاعَوْا اِلَى الْاِنْصَافِ وَفَوَّضُوا الْاَمْرَ اِلٰى ذِيْ رَأْيٍ صَائِبٍ وَّاَنَاةٍ○

بالآخر لوٹ گئے اِنصاف کی طرف اور اپنا معاملہ سپرد کیا صاحبِ امر، صائب رائے اور عقلمند کی جانب۔

فَحَكَّمُ بِتَحْكِيْمِ اَوَّلِ دَاخِلٍ مِّنْ بَابِ السَّدَانَةِ الشَّيْبِيَّةِ○

اور قرار پایا کہ حَکَمْ بنا لیا جائے (جب وہ حکم کریگا)، پہلا داخل ہونے والا خادم (حاجب۔ دربان) بابِ شیبیہ کے راستے سے۔

فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ اَوَّلَ دَاخِلٍ فَقَالُوْا هٰذَا الْاَمِيْنُ وَكُلُّنَا نَقْبَلُهٗ وَنَرْضَاهُ○

پس، حضورِ اقدس ﷺ ہی پہلے داخل ہونے والوں میں سے تھے۔ پس، قریش نے کہا: ''یہ نہایت امانت دار ہیں اور ہم سب انکو قبول کرتے ہیں۔ اور ان سے راضی ہیں (یعنی ان کے حکم اور ان کی تجویز سے)''۔

فَاَخْبَرُوْهُ بِاَنَّهُمْ رَضُوْهُ اَنْ يَّكُوْنَ صَاحِبَ الْحُكْمِ فِيْ هٰذَا الْمُلِمِّ وَوَلِيَّهٗ○

لہٰذا اُنھوں نے آپ کو خبر دی کہ وہ آپ سے راضی ہیں کہ آپ ہوں حکم فرمانے والے (تجویز عنایت فرمانے والے)، اس نازک وقت میں اور اسکی سرپرستی فرمانے والے۔ (تو آپ نے اُن کی اس پیشکش کو قبول کر لیا)۔

فَوَضَعَ الْحَجَرَ فِيْ ثَوْبٍ ثُمَّ اَمَرَ اَنْ تَرْفَعَهُ الْقَبَآئِلُ جَمِيْعًا اِلٰى مُرْتَقَاهُ ۝

پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجرِ اسود کو ایک چادر میں رکھ دیا، پھر حکم فرمایا کہ تمام قبیلے اُس چادر کو اٹھائیں۔ اُس پتھر کی جگہ تک (یعنی اُس دیوار کی اُونچائی تک)۔

فَرَفَعُوْهُ اِلٰى مَقَرِّهٖ مِنْ رُّكْنِ هَاتِيْكَ الْبِنْيَةِ ۝ وَوَضَعَهٗ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِيَدِهِ الشَّرِيْفَةِ فِيْ مَوْضِعِهِ الْاٰنَ وَبَنَاهُ ۝

پس، سبھی نے اٹھایا اس کے مقام تک، عمارتِ کعبہ کے ستون تک اور بٹھا دیا اور جما دیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے اُس کے موجودہ مقام پر اور بقیہ تعمیر کردی۔

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمَ
بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِّنْ صَلَاةٍ وَّتَسْلِيْمٍ

عطر بیز فرمائے اللہ آپ کی مزارِ مبارک کو
درود وسلام کی مشک بھری خوشبو سے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

اے اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیج اور برکتیں نازل فرما۔

⑫ فِيْ بِعْثَتِهٖ رَسُوْلًا وَبَدْءِ الْوَحْيِ اِلَيْهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۲۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بحیثیت رسول بعثت اور وحی کی ابتداء

وَلَمَّا كَمُلَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً عَلٰى اَوْفَقِ الْاَقْوَالِ لِذَوِي الْعَالِمِيَّةِ ۝

اور جب حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر شریف پورے چالیس برس کی ہوگئی علماء کی معتبر روایتوں کے مطابق

بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْعَالَمِيْنَ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا فَعَمَّهُمْ بِرُحْمَاهُ ۝

تو اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا (یعنی مقرر فرمایا، بھیجا) مخلوق کیلئے بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر۔ پس مخلوق کو بھی شامل فرمالیا آپ پر کی جانے والی رحمت میں۔

وَبُدِئَ اِلٰى تَمَامِ سِتَّةِ اَشْهُرٍ بِالرُّؤْيَا الصَّادِقَةِ الْجَلِيَّةِ ۝

اور شروع ہو چکے تھے چھ مہینے پہلے ہی (یعنی چالیس سال کی عمر کی تکمیل سے پہلے) واضح سچے خواب۔

فَكَانَ لَا يَرٰى رُؤْيَا اِلَّا جَآءَتْ مِثْلَ فَلَقِ صُبْحٍ اَضَآءَ سَنَاهُ ۝

پس، حضورِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں دیکھتے تھے رات میں خواب، مگر تعبیر بن کر سامنے آجاتے تھے صبح کی روشنی کی طرح، جو اُسکی سچائی کو واضح کر دیتے۔

وَاِنَّمَا ابْتُدِئَ بِالرُّؤْيَا تَمْرِيْنًا لِّلْقُوَّةِ الْبَشَرِيَّةِ ۝

اور بے شک ایسے خوابوں کی ابتداء دراصل ایک مشق کے حکم میں تھی تا کہ قوتِ بشریہ (بشری قوت) اُن کی متحمل ہو سکے،

لِئَلَّا يَفْجَأَهُ الْمَلَكُ بِصَرِيْحِ النُّبُوَّةِ فَلَا تَقْوَاهُ قُوَاهُ ۝

تا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اچانک فرشتہ آجائے نبوتِ صریحہ (واضح نبوت) کو لیکر اور آپ کے قویٰ اُس کے متحمل نہ ہو سکیں۔

حاشیہ: جب حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سن مبارک پورے چالیس سال تکمیل کر چکا تو اکتالیسویں برس کا پہلا دن دوشنبہ کو واقع ہوا، اور اُسی رات میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سب سے پہلی وحی اُتری۔ یعنی اُس وقت تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف نبی تھے اور اب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول بھی ہو گئے۔ مختصراً مسلمانوں کو جنت کی خوش خبری دینے اور کافروں کو دوزخ کے عذاب سے ڈرانے کے لئے، مگر اس وحی سے چھ مہینے پہلے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رؤیائے صادقہ یعنی سچے خواب دِکھائی دینے لگے جو خواب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات میں دیکھا کرتے، وہی صبح کو دِن میں اپنی پوری تفصیلات کے ساتھ تعبیر بن جاتا۔ اس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دِل کی دہشت یک گونہ دُور ہو جاتی۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس زمانے میں اکثر غارِ حرا یعنی حرا پہاڑ کے غار میں جو شہر مکہ کو جاتے ہوئے منیٰ کے قریب بائیں طرف پڑتا ہے، تشریف فرما ہوتے اور اکثر تین دن اور تین رات لگا تار عبادت میں مصروف رہتے اور کبھی چالیس دن اور چالیس رات بھی۔ پھر گھر تشریف لاتے، اپنے اہل وعیال کا حق ادا فرماتے اور پھر ''حرا'' چلے جایا کرتے۔ اس دوران اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جس مدت کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے جاتے، اُس کا علم ہونے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھانے پینے کا سامان درست فرما دیتیں۔

وَحُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلَاءُ فَكَانَ يَتَعَبَّدُ بِحِرَاءَ اللَّيَالِيَ الْعَدَدِيَّةَ ○
اِلٰى اَنْ اَتَاهُ فِيْهِ صَرِيْحُ الْحَقِّ وَوَافَاهُ ○ وَذٰلِكَ فِيْ يَوْمِ
الْاِثْنَيْنِ لِسَبْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ شَهْرِ اللَّيْلَةِ
الْقَدْرِيَّةِ ○ وَثَمَّ اَقْوَالٌ لِّسَبْعٍ اَوْ لِاَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنْهُ اَوْ لِثَمَانٍ
مِّنْ شَهْرِ مَوْلِدِهِ الَّذِيْ بَدَا فِيْهِ بَدْرُ مُحَيَّاهُ ○ فَقَالَ لَهٗ
اقْرَأْ فَاَبٰى فَغَطَّهٗ غَطَّةً قَوِيَّةً ○ ثُمَّ قَالَ لَهُ اقْرَأْ فَاَبٰى
فَغَطَّهٗ ثَانِيَةً حَتّٰى بَلَغَ مِنْهُ الْجُهْدُ وَغَطَّاهُ ○ ثُمَّ قَالَ لَهٗ
اقْرَأْ فَاَبٰى فَغَطَّهٗ ثَالِثَةً لِّيَتَوَجَّهَ اِلٰى مَا سَيُلْقٰى اِلَيْهِ
بِجَمْعِيَّةٍ ○ وَيُقَابِلَهٗ بِجِدٍّ وَّاجْتِهَادٍ وَّيَتَلَقَّاهُ ○ ثُمَّ فَتَرَ
الْوَحْيُ ثَلَاثَ سِنِيْنَ اَوْ ثَلٰثِيْنَ شَهْرًا لِّيَشْتَاقَ اِلَى انْتِشَاقِ
هَاتِيْكَ النَّفَحَاتِ الشَّذِيَّةِ ○ ثُمَّ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ يٰۤاَيُّهَا
الْمُدَّثِّرُ فَجَآءَهٗ جِبْرِيْلُ بِهَا وَنَادَاهُ ○ فَكَانَ لِنُبُوَّتِهٖ فِيْ
تَقَدُّمِ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ شَاهِدٌ عَلٰى اَنَّ لَهَا السَّابِقِيَّةَ ○
وَالتَّقَدُّمِ عَلٰى رِسَالَتِهٖ بِالْبَشَارَةِ وَالنِّذَارَةِ لِمَنْ دَعَاهُ ○

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمَ
بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِّنْ صَلَاةٍ وَّتَسْلِيْمٍ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

اور مرغوب بنادی گئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے خلوت (گوشہ نشینی اور تنہائی)۔ پس، آپ تَعَبُّدْ یعنی متواتر عبادت کیا کرتے تھے ''حرا'' میں راتوں کو۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آ گیا (یعنی اس عبادت کے دوران) واضح حق اور پوری طرح پہنچ گیا (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت بحیثیت نبی آخرالزماں ہونے کا وعدہ پورا ہوا) اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اُس سے وفا کی۔ اور یہ واقعہ ہوا پیر کے دن سترھویں رات میں جوگزری ماہِ قدر کے مہینے کی (یعنی رمضان کی ۱۷ سترہ کو) اور اس بارے میں اور بھی روایتیں ہیں۔ یعنی رمضان کی ستائیسویں، یا چوبیسویں، یا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کے مہینے (یعنی ربیع الاول) کہ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روئے مبارک کا ''بدر'' طلوع ہوا، کی آٹھویں تاریخ۔ جبرئیل علیہ السلام نے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (اُس) صحیفے کے پڑھنے کی گزارش کی، (جسے وہ اپنے ساتھ لائے تھے اور جس میں اللہ کا قول ''اقرأ'' درج تھا)۔ پس، آپ نے انکار کیا۔ (اور فرمایا: ما انا بقارئ)۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زور سے بھینچا۔ پھر آپ سے کہا پڑھئے۔ آپ نے پھر اِنکار کیا (یعنی پڑھنے سے) اور کہا: ما انا بقارئ۔ پھر جبرئیل نے دوسری مرتبہ آپ کو دبوچا، اور آپ نے اس تکلیف کو رفع کرنے کی پوری پوری کوشش کی اور اس میں غایت درجہ طاقت صرف ہوئی، یہاں تک کہ جبرئیل نے پوری طرح آپ کو ڈھانک لیا۔ پھر کہا پڑھئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہی فرمایا...... میں کتاب پڑھنے والوں میں سے نہیں۔ پس، اِنکار کیا۔ پھر جبرئیل نے آپ کو تیسری مرتبہ دَبوچا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وحی کی جانب (جو اللہ ذوالجلال نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب ارسال فرمائی تھی) بہ انہماکِ تمام متوجہ ہوجائیں، اور دوبدو ہوجائیں اُس وحی کی جانب پوری کوشش اور اجتہادِ قلبی سے (یعنی اس کی باریکیوں کی طرف توجہ کے ساتھ) اور اُسے یاد بھی کرلیں۔ پھر وحی موقوف ہوگئی تین سال تک یا تیس مہینوں تک یعنی ڈھائی سال تک تاکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشتاق ہوجائیں سونگھنے کیلئے اُس شاذ و نادر نہایت خوشبودار جھونکوں کو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی سورۂ مدثر تو آئے جبرئیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور آپ کو پکارا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے اعلان کا آغاز ''اقراء'' سے ہوا۔ اور یہ بات شاہد ہے کہ سب سے پہلی یہی سورۃ ہے اور آپ کے رسول ہونے پر اس سورۃ کی پیشرفت بشارت (یعنی خوشخبری) اور نذارت (یعنی ڈراوے) کے ساتھ اس کے لئے جس کو بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دینِ اسلام کی طرف بلائیں۔

عطر بیز فرمائے اللہ آپ کی مزارِ مبارک کو
درود و سلام کی مشک بھری خوشبو سے

اے اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دَرود و سلام بھیج اور برکتیں نازل فرما۔

حاشیہ: نزولِ قرآن کے بارے میں مختلف صورتوں میں (اس کا) ذکر آیا ہے جیسے سورۂ دخان میں اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ - دوسری جگہ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ - اسی طرح تیسری جگہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ - بہرحال اوپر کی دو آیتوں سے رمضان میں نزولِ قرآن یقینی معلوم ہوتا ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: جب پہلے پہل جبرئیل علیہ الصلوٰۃ السلام وحی لے کر آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا...... کہو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - پھر کہا...... بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - پھر کہا...... پڑھو یعنی ''اِقْرَاْ''۔ اب حدیث شریف شروع ہوتی ہے: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھنے سے انکار کیا اور فرمایا...... ''مَآ اَنَا بِقَارِئٍ''۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ جبرئیل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سبز ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا دکھایا جس میں خطِ نور سے ''سورۂ اقرأ'' لکھی تھی۔ اُسی کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جبرئیل علیہ السلام نے کہا پڑھو۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی لئے انکار کیا کہ دُنیوی اعتبار کرتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کتاب کے قاری نہیں تھے، اور غالباً اس لئے بھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جبرئیل علیہ السلام کا شاگرد بننا منظور نہیں تھا۔ اس لئے جبرئیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے پروں میں چھپالیا اور ضغطہ دیا۔ اسی چیز نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کردیا۔

جب جبرئیل علیہ السلام نے تین مرتبہ اس طرح کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکلیف سے اللہ کی جانب اس طرح رجوع ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا شرحِ صدر فرمادیا۔ قرآن اسی بات کو ''سورۂ الم نشرح'' میں بیان کرتا ہے چونکہ دوسری آیت بھی یہی بیان کرتی ہے کہ ہم نے آپ کا بوجھ اُتار دیا۔ وہ بوجھ جو آپ کی پیٹھ کو توڑ ڈال رہا تھا۔ یہ خالص جبرئیل علیہ السلام کے ضغطہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اللہ کی جانب رجوع اور اللہ کی توجہ خاص سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انشراحِ صدر پر دلالت کرتا ہے، جس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدائے معلم العلام کے شاگرد ہوگئے اور جبرئیل علیہ السلام کا واسطہ ضمنی ہوگیا۔

''اِقْرَاْ'' کا لفظ جبرئیل کا ''قُلْ'' نہیں ہے یعنی جبرئیل علیہ السلام کا قول نہیں ہے۔ اگر ہوتا تو جبرئیل علیہ السلام کی وساطت سے اس کو قرآن میں بیان کیا جاتا، بلکہ اللہ کا قول ہے جو اس صحیفے میں مندرج تھا جس کو جبرئیل علیہ السلام نے سرکارِ دو عالم علیہ السلام کو بتا کر پڑھنے کے لئے کہا۔ اس لئے جبرئیل علیہ السلام، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے استاد نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے قاصد اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم ہیں، اور عالمِ شہادت میں جبرئیل علیہ السلام کے اس ضغطے یا تشدد کو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، اللہ تعالیٰ کی جانب رجوع ہونے کا ایک حکمت بھرا ذریعہ کہنا چاہئے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے...... وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا - یعنی جبرئیل علیہ السلام نے پہلے پہل غارِ حرا کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکارا تھا۔ اسی طرح تین برس کے بعد جس میں وحی موقوف رہی تھی، اُسی طرح پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکارا۔ اس سے بعض راوی یہ ثابت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت جو تین سال پہلے ہی قائم ہوچکی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رِسالت پر مقدم ہے۔ کیونکہ سورۃ المدثر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُمت کی جانب رسول بنا کر بھیجا جانا مذکور ہے۔

⑬ فِيْ اَوَّلُ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ ﷺ وَالْمَصَائِبِ فِيْ تَبْلِيْغِ الْاِسْلَامِ

⑬ ۔آپ ﷺ پر ایمان لانے والوں میں سبقت لیجانے والوں کے نام اور تبلیغ اِسلام میں پیش آنے والے مصائب کے بیان میں

تمہید: اُم المومنین حضرت بی بی خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہانے پہلے نزولِ وحی پر آپ ﷺ کے خوف وتر ددکو دیکھ کر آپ ﷺ کو تسلی دی۔ جب فرشتے کو دیکھ کر جوزمین وآسمان کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا (یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اور اس کے بعد کے واقعات سے جو اوپر بیان کیئے جاچکے ہیں)۔آپ ﷺ سردی سے کانپ رہے تھے تو فرمایا: زَمِّلُوْنِيْ زَمِّلُوْنِيْ مجھے کمبل اوڑھاؤ۔ مجھے کمبل اوڑھاؤ۔ آپ ﷺ کو کمبل اُڑھائی گئی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا......لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ مجھے اپنی جان جانے کا اندیشہ ہے میں اپنی جان جانے سے ڈرتا ہوں تو حضرت خدیجۃ الکبریٰ ؓ نے فرمایا: اللہ آپ کو ضائع نہیں کریگا کیونکہ آپ غریبوں کا بوجھ اُٹھاتے ہیں، ان کے قرضہ ادا کرتے ہیں اور ان کی ہر طریقے سے خدمت فرماتے ہیں۔اس پر آپ ﷺ کو ایک گونہ تسلی ہوئی، پھر وہ آپ ﷺ کو لیکر اپنے چچا ورقہ بن نوفل (جو بہت قدیم آدمی تھے، معمر تھے اور اپنی آخری عمر میں تھے) کے پاس آئیں۔ انھوں نے حضور ﷺ سے کہا آپ قطعی نہ گھبرائیں۔ آپ نے جس کو دیکھا ہے، وہ ناموس یعنی اللہ کا فرشتہ ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھی آیا کرتا تھا۔ دراصل اللہ نے آپ کو اپنا نبی بنایا ہے اور رسول بنا کر مخلوق کی جانب اپنے دین کی اشاعت کیلئے بھیجا ہے، میں اپنی آخری عمر میں ہوں، مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ جب آپ کی قوم آپ کو آپ کے وطن سے نکالے گی تو اُس وقت تک میں زندہ نہیں رہ سکوں گا ورنہ میں آپ کی ضرور مدد کرتا۔ حضرت ﷺ نے فرمایا: ''کیا میری قوم مجھے نکالے گی؟'' (حضور ﷺ کا یہ جملہ حضور ﷺ کا اپنے بارے میں اپنے کردار کے بارے میں اور اس کے ثقہ ہونے کے بارے میں ایک دستاویز ہے)۔ انھوں نے جواب دیا: ''ہر رسول کے ساتھ جو دین حق لے کر آتا ہے، عوام الناس کا یہی ردعمل رہتا ہے''۔ پھر حضور اکرم ﷺ گھر آ گئے اور فترۃ الوحی سے دوسری وحی کا شدید اشتیاق حضور ﷺ کو رات دن رہا، یہاں تک کہ تین سال بعد سورۃ ''مدثر'' نازل ہوئی۔

وَاَوَّلُ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ مِنَ الرِّجَالِ اَبُوْبَكْرٍ ؓ صَاحِبُ الْغَارِ وَالصِّدِّيْقِيَّةِ ○ وَمِنَ الصِّبْيَانِ عَلِيٌّ ؓ وَّمِنَ النِّسَآءِ خَدِيْجَةُ ؓ الَّتِيْ ثَبَّتَ اللهُ بِهَا قَلْبَهٗ وَوَقَاهُ ○ وَمِنَ الْمَوَالِيْ زَيْدٌ ؓ ابْنُ حَارِثَةَ وَمِنَ الْاَرِقَّآءِ بِلَالُ ؓ الَّذِيْ عَذَّبَهٗ فِي اللهِ اُمَيَّةُ ○ وَاَوْلَاهُ مَوْلَاهُ اَبُوْبَكْرٍ ؓ مِنَ الْعِتْقِ مَا اَوْلَاهُ ○ ثُمَّ اَسْلَمَ عُثْمَانُ ؓ وَسَعْدٌ ؓ وَّسَعِيْدٌ ؓ وَّطَلْحَةُ ؓ وَابْنُ عَوْفٍ ؓ وَابْنُ عَمَّتِهٖ صَفِيَّةَ ؓ ○ وَغَيْرُهُمْ مِّمَّنْ اَنْهَلَهُ الصِّدِّيْقُ رَحِيْقَ التَّصْدِيْقِ وَسَقَاهُ ○ وَمَا زَالَتْ عِبَادَتُهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ مَخْفِيَّةً ○ حَتّٰى اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ فَجَهَرَ بِدُعَاءِ الْخَلْقِ اِلَى اللهِ ○ وَلَمْ يَبْعُدْ مِنْهُ قَوْمُهٗ حَتّٰى عَابَ اٰلِهَتَهُمْ وَاَمَرَ بِرَفْضِ مَاسِوَى الْوَحْدَانِيَّةِ ○ فَتَجَرَّؤُوْا عَلٰى مُبَارَزَتِهٖ بِالْعَدَاوَةِ وَاَذَاهُ ○ وَاشْتَدَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الْبَلَآءُ فَهَاجَرُوْا فِيْ سَنَةِ خَمْسٍ اِلَى النَّاحِيَةِ النَّجَاشِيَّةِ ○

اور مردوں میں سب سے پہلے آپ ﷺ پر ایمان لانے والے حضرت ابوبکر صدیق ؓ ہیں، جو آپ کے غارِ ثور کے دوست (یارِ غار صدیق اکبر ؓ) ہیں۔

اور بچوں میں حضرت سیدنا علی ؓ اور عورتوں میں اُم المومنین حضرت خدیجہ ؓ جن کے ذریعہ اللہ نے آپ ﷺ کے دِل کو قوت عنایت فرمائی، ثابت قدم بنایا اور گھبراہٹ سے بچایا۔

اور غلاموں میں (یعنی آزاد غلاموں میں) زید ابن حارثہ ؓ ہیں اور خاص (یعنی چہیتے) غلاموں میں بلال ابن حمامہ ؓ، آپ ﷺ پر ایمان لائے جن کو خدا کی راہ میں اُمیہ بن خلف نے بہت ستایا۔ حضرت صدیق اکبر ؓ کو یہ بات معلوم ہوئی تو اُمیہ کو بہت کچھ مال و دولت اور اپنا ایک دولتمند غلام دیکر حضرت بلال ؓ کو اُس سے خرید کر آزاد کر دیا۔

اس کے بعد حضرت عثمان ابن عفان ؓ ایمان لائے۔ سعد ابن وقاص، سعید، طلحہ، ابن عوف (عبدالرحمن ابن عوف) اور آپ ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ ؓ کے صاحبزادے (زبیر ابن عوام)۔ اور ان کے سوا اِیمان لانے والوں میں وہ لوگ شامل ہیں جن کو حضرت صدیق اکبر ؓ نے پلائی سچائی کی شراب اور چھکا دیا، یعنی مطمئن کر دیا، سیراب کر دیا (یعنی حضرت صدیق اکبر ؓ کی افہام تفہیم سے مسلمان ہوئے)۔ اور جاری رہی عبادت حضور ﷺ کی اور آپ کے اصحاب کی خفیہ طور پر، یعنی کفار سے چھپ چھپ کر، یہاں تک کہ حضور ﷺ پر یہ آیت اُتری ''فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ'' ترجمہ: ''پس کر گزریئے جس کا کہ آپ کو حکم دیا گیا (یعنی لوگوں سے دو بدو ہو کر تبلیغ اسلام فرمایئے'') پس، آپ ﷺ نے مخلوق کو علی الاعلان بلایا اللہ کی جانب۔ اور آپکی قوم آپ سے دُور نہیں ہوئی یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اُن کو بھری محفل میں اُن کے معبودوں کو اتہام دیتے ہوئے، متہم کرتے ہوئے (یعنی وہ سب مہمل ہیں) کہتے ہوئے حکم فرمایا ترک کرنے کا خدائے واحد کے سوا ہر بت کو۔ پس، وہ اُٹھ آئے (اُنھوں نے جرأت دِکھائی) آپ ﷺ سے بحث تحیث کرنے کیلئے گہری دشمنی کے ساتھ، یعنی انھوں نے آپ ﷺ سے لڑنا جھگڑنا شروع کر دیا اور آپ سے عداوت مول لی اور آپ کو ایذا رسانی سے دُکھ پہنچایا۔ اور مسلمانوں کی مصیبت اور پریشانی نے شدت اختیار کر لی یہاں تک کہ انھوں نے ہجرت کی نبوت کے پانچویں برس ملک حبشہ کے اطراف واکناف (یعنی نواح) میں جس کا بادشاہ نجاشی تھا۔

حاشیہ: زید ابن حارثہ وہ شخص ہیں جن کا نکاح رسول اللہ ﷺ نے اُم ایمن سے کیا تھا۔ پھر حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے کیا، جو آپ کی رشتہ دار تھیں۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی شادی کا تذکرہ قرآنِ مجید میں مذکور ہے جس کے مطابق جب زید ابن حارثہ نے ان کو طلاق دیدی، اور وہ اپنی مرضی سے رسول اللہ ﷺ کے نکاح میں آئیں، اور خاص (یعنی چہیتے) غلاموں میں بلال ابن حمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ پر ایمان لائے، جن کو خدا کی راہ میں اُمیہ بن خلف نے بہت ستایا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضور اکرم ﷺ کی غلامی میں آنے سے پہلے اُمیہ بن خلف کے ملازم تھے۔ پھر جب وہ ایمان لے آئے اور دین محمدی کو قبول کیا تو احد احد ہر دم ان کی زبان پر جاری ہو گیا۔ اُمیہ نے منع کیا، لیکن انھوں نے نہ مانا۔ وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سخت تکلیف دینے لگا۔ دن بھر جلتی دھوپ میں سینہ پر جلتا پتھر رکھتا۔ پھر رات کو اندھیری کوٹھری میں بند کر کے کوڑے مارتا۔ آپ ؓ اس کے صدمے سے چلاتے اور ''احد، احد'' پکارتے۔ اس کی یہی خواہش تھی کہ آپ اِسلام سے پھر جائیں اور یہ کلمہ کہنا چھوڑ دیں، مگر حضرت بلال ؓ نے نہیں چھوڑا۔ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو اُمیہ کو بہت کچھ مال و دولت اور اپنا ایک دولتمند غلام دے کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اُس سے خرید کر آزاد کر دیا۔ اب وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں رہنے لگے اور اذان کہنے پر مامور ہوئے۔ اسی کو بیان میں اولاہ مولاہ اور بلال کے عوض دیا۔ یعنی ''ابوبکر نے اپنے غلام کو اور جو کچھ چھڑانے کیلئے آزاد کرنے کیلئے دیا'' کہا گیا۔

وَحَدَبَ عَلَيْهِ عَمُّهُ اَبُوْطَالِبٍ فَهَابَهُ كُلٌّ مِّنَ الْقَوْمِ وَتَحَامَاهُ ○ وَفُرِضَ عَلَيْهِ قِيَامُ بَعْضٍ مِّنَ السَّاعَاتِ اللَّيْلِيَّةِ ○ ثُمَّ نُسِخَ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ○ وَفُرِضَ عَلَيْهِ رَكْعَتَانِ بِالْغَدَاةِ وَرَكْعَتَانِ بِالْعَشِيَّةِ ○ ثُمَّ نُسِخَ بِاِيْجَابِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِيْ لَيْلَةِ مَسْرَاهُ ○ وَمَاتَ اَبُوْطَالِبٍ فِيْ نِصْفِ شَوَّالٍ مِّنْ عَاشِرِ الْبِعْثَةِ وَعَظُمَتْ بِمَوْتِهِ الرَّزِيَّةُ ○ وَتَلَتْهُ خَدِيْجَةُ بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَشَدَّ الْبَلَآءُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ عُرَاهُ ○ وَاَوْقَعَتْ قُرَيْشٌ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كُلَّ اَذِيَّةٍ ○ وَاَمَّا الطَّآئِفَ يَدْعُوْا ثَقِيْفًا فَلَمْ يُحْسِنُوْا بِالْاِجَابَةِ قِرَاهُ ○ وَاَغْرَوْا بِهِ السُّفَهَآءَ وَالْعَبِيْدَ فَسَبُّوْهُ بِاَلْسِنَةٍ بَذِيَّةٍ ○ وَرَمَوْهُ بِالْحِجَارَةِ حَتّٰى خُضِبَتْ بِالدِّمَاءِ نَعْلَاهُ ○ ثُمَّ عَادَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ حَزِيْنًا فَسَاَلَهُ مَلَكُ الْجِبَالِ فِيْ اِهْلَاكِ اَهْلِهَا ذَوِي الْعَصَبِيَّةِ ○ فَقَالَ اِنِّيْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّتَوَلَّاهُ ○

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمَ
بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِّنْ صَلَاةٍ وَّتَسْلِيْمٍ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

پس، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد فرمائی، آپ کی پشت پناہی کی، اس معاملے میں آپ کے چچا ابوطالب نے۔ پس، ڈر گئے اُن سے قوم کے سارے ہی افراد بلکہ اُلٹا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حمایت شروع کردی۔ اور آپ پر رات کی بعض گھڑیوں میں عبادت فرض کردی گئی

(پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخت تھکاوٹ کی حالت میں رات بھر قیام کو دیکھتے ہوئے اللہ نے اس آیت سے اس عمل کو منسوخ فرمایا۔ (یعنی فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ - یعنی اپنی سہولت سے رات میں تھوڑی قرأت کرلیں، لیکن نماز کی پابندی کے ساتھ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فرض کردی گئی دو رکعتیں فجر کی اور دو رکعتیں رات کی یعنی عشاء کی۔ پھر یہ بھی باقی نہ رہا اور شب معراج میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پانچ نمازیں فرض کردی گئیں۔
اور حضرت ابوطالب نے وفات پائی ۱۵/شوال نبوت کے دسویں برس۔ اور آپ کی وفات سے مسلمانوں کو پریشانی بڑھ گئی اور حضرت خدیجہؓ، آپ کے پیچھے آئیں (یعنی حضرت خدیجہؓ کی وفات حضرت ابوطالب کی وفات کے تین دن بعد ہوئی) اور پریشانی کی شدت مسلمانوں پر زیادہ ہوگئی (علانیہ ہوگئی)۔

اور قریش نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر قسم کی اذیت دینی شروع کی، اور رہا طائف کا معاملہ جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلایا، یعنی دعوتِ اِسلام دی ان میں سے بنی ثقیف کو پھر انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اچھی مہمانی نہیں کی (یعنی آپ کے ساتھ بدسلوکی کی) اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف بےوقوفوں کو بہکا دیا اور غلاموں کو (بھی)۔

پس اُنھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بُرا بھلا کہنا شروع کیا، نہایت نامناسب زبان میں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتھر مارے، یہاں تک کہ رنگین ہوگئیں خون سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں جوتیاں۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوٹ گئے طائف سے مکہ کی جانب، افسردہ، پس، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گزارش کی راستے کے جبال کے فرشتے نے۔ اس بستی کے رہنے والوں کی ہلاکت کے لئے جو بڑی جمعیت والی تھی۔ پس، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا میں اُمید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نکالے گا اُن کی پشتوں سے ایسے لوگوں کو جو اللہ کو دوست رکھیں گے۔

عطر بیز فرمائے اللہ آپ کی مزارِ مبارک کو
درود و سلام کی مشک بھری خوشبو سے

اے اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیج اور برکتیں نازل فرما۔

حاشیہ: اور حضرت ابوطالب نے ۱۵/شوال کو وفات پائی۔ کفارِ قریش پر آپ کی وجاہت کا جو دباؤ تھا، آپ کے انتقال سے ختم ہوگیا۔ چنانچہ آپ کی وفات کے ساتھ ہی کفار نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ستانا شروع کردیا۔ اور بہت ستایا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پریشان ہوکر شہر طائف کو روانہ ہوئے۔ حضرت ابوطالب کی وفات کے تین یا پانچ دن بعد اُم المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی۔ اس طرح ہر طرف سے مسلمانوں کو مصیبت نے گھیر لیا کیونکہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نہایت مال دار عورت تھیں اور مسلمانوں کی مالی اعانت فرماتی تھیں جبکہ حضرت ابوطالب اگرچہ کہ مال دار نہیں تھے بلکہ اس کے برعکس بہت زیادہ مالی پریشانیوں کے شکار تھے لیکن فوج اور لشکر سے مسلمانوں کی مدد کرتے تھے جبکہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اپنے مال و دولت سے ان کی مددگار رہتی تھیں۔ ان دونوں کی وفات نے مسلمانوں کو ہر طرح سے بےبس و بےکس کردیا۔ کفار کا دباؤ بڑھتا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجبوراً طائف کا سفر کیا۔ طائف والوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تبلیغ کا بجائے مثبت جواب دینے کے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بےادبی، گستاخی اور عیب چینی سے کام لیا۔ قبیلہ بنی ثقیف ان گستاخوں کا پشت پناہ تھا اور ایک دن ان نالائقوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس طرح پتھراؤ کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بےانتہا زخمی ہوگئے، اس قدر خون بہا کہ بہہ کر پاؤں تک آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جوتیاں خون آلود ہوگئیں۔ حضرت زید ابن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ کے متبنّٰی ان نالائقوں کے پتھراؤ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے کھڑے ہوکر روکتے تھے اور بالآخر وہ بھی زخمی ہوگئے۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پتھر کھا کر گر پڑتے تو کفار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بغلوں میں ہاتھ دے کر اُٹھاتے اور کہتے کہ بھاگو! جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قدم اُٹھاتے تو وہ لوگ پھر پتھر پھینکتے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر گر پڑتے۔ نتیجتاً حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طائف سے پھر مکہ آنے لگے۔ راستے کے پہاڑوں پر جو فرشتہ حکمران تھا، اس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گزارش کی کہ اگر آپ چاہیں تو میں ان سب کو ہلاک کردوں اور ان سب کی ساری شیخی اور گھمنڈ خاک میں مل جائے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب میں کہا...... میں اللہ سے اُمید رکھتا ہوں، ممکن ہے کہ ان کی اولاد میں ایسے لوگ پیدا ہوں جو اللہ پر ایمان لائیں۔ اگر تم ان کو ہلاک کردو تو نہ ان کی اولاد ہوگی اور نہ وہ مسلمان ہوسکیں گے۔

⑭ - وَاقِعَةُ الْاِسْرَاءِ

ثُمَّ اُسْرِیَ بِرُوْحِهٖ وَجَسَدِهٖ یَقْظَةً مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی وَرِحَابِهِ الْقُدْسِیَّةِ ○ وَعُرِجَ بِهٖ اِلَی السَّمٰوٰتِ فَرَاٰی سَیِّدَنَا اٰدَمَ فِی الْاُوْلٰی ○ وَقَدْ جَلَّلَهُ الْوَقَارُ وَعَلَاهُ (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ) ○ وَرَاٰی فِی الثَّانِیَةِ سَیِّدَنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَتُوْلِ الْبَرَّةِ التَّقِیَّةِ ○ وَابْنَ خَالَتِهٖ سَیِّدَنَا یَحْیَی الَّذِیْ اُوْتِیَ الْحُکْمَ فِیْ حَالِ صِبَاهُ (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ) ○ وَرَاٰی فِی الثَّالِثَةِ سَیِّدَنَا یُوْسُفَ بِصُوْرَتِهِ الْجَمَالِیَّةِ ○ وَفِی الرَّابِعَةِ سَیِّدَنَا اِدْرِیْسَ الَّذِیْ رَفَعَ اللّٰهُ مَکَانَهٗ وَاَعْلَاهُ (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ) ○ وَفِی الْخَامِسَةِ سَیِّدَنَا هٰرُوْنَ الْمُحَبَّبَ فِی الْاُمَّةِ الْاِسْرَآئِیْلِیَّةِ ○ وَفِی السَّادِسَةِ سَیِّدَنَا مُوْسَی الَّذِیْ کَلَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَنَاجَاهُ (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ) ○ وَفِی السَّابِعَةِ سَیِّدَنَا اِبْرَاهِیْمَ الَّذِیْ جَآءَ رَبَّهٗ بِسَلَامَةِ الْقَلْبِ وَالطَّوِیَّةِ ○ وَحَفِظَهٗ مِنْ نَّارِ نَمْرُوْدَ وَعَافَاهُ (عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ) ○

⑭-٦ معراج کا بیان

پھر رات میں لے جائے گئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی روح اور جسم کے ساتھ جاگتی ہوئی حالت میں، مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور اُسکی وسیع و عریض پاک (مطہر) سرزمین میں۔ اور اُٹھالیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آسمانوں کی جانب۔ پس، دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت آدم علیہ السلام کو پہلے آسمان میں اور بے شک اُن کے چہرے سے اُن کی بزرگی اور اُن کا وقار جھلک رہا تھا۔ اور دیکھا، دوسرے آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو صاحبزادے ہیں حضرت مریمؑ کے (حضرت مریمؑ) جو دُنیا سے بے رغبت تھیں اور نہایت نیک تھیں اور پرہیزگار تھیں۔ اور اپنی (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی) خالہ کے بیٹے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو جن کو پیغمبر بنا دیا گیا تھا، اُن کے بچپن ہی میں، اور دیکھا تیسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کی نہایت خوبصورت، پُرکشش شکل میں۔ اور چوتھے آسمان پر دیکھا حضرت ادریس علیہ السلام کو جن کو اللہ تعالیٰ نے زندہ اُٹھالیا تھا اور ان کے مقام و مرتبہ کو بزرگی عنایت فرمائی۔ اور پانچویں آسمان پر دیکھا حضرت ہارون علیہ السلام کو جو اُمت اسرائیلیہ میں نہایت مقبول محبوب تھے۔ اور دیکھا چھٹویں آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جن سے اللہ نے بہت زیادہ کلام کیا اور سرگوشی کی۔ اور ساتویں آسمان پر دیکھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جو اللہ تعالیٰ کے حضور میں سلامتی قلب اور نیک طبیعت لے کر پہنچے اور جن کو اللہ تعالیٰ نے نمرود کی سلگائی ہوئی آگ سے محفوظ فرمایا اور عافیت عنایت فرمائی۔

معراج کے متعلق کچھ تشریحات: حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج جاگتے میں ہوئی، یعنی روح و بدن کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی روح اور اپنے جسم سمیت عرشِ اعلیٰ تک تشریف لے گئے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ حضورا کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرے رؤیائے صادقہ کی طرح اپنے آپ کو اپنے خواب میں حالت معراج میں دیکھا کرتے تھے۔ پھر عالم شہادت میں بھی معراج کا وہی معاملہ درپیش ہوا یعنی بیت المقدس میں جو زمین پر نہایت پاک اور مطہر جگہ کہلاتی ہے، اُس کو انبیاء علیہم السلام کا قبلہ بنایا گیا اور حضورا کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سارے انبیاء کو، اِمام بن کر نماز پڑھائی، چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد اقصیٰ پہنچے تو انبیاء کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی سبھوں نے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا امام بنایا، پیچھے سات صفیں تھیں، تین صفیں رسولوں کی اور چار صفیں نبیوں کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ٹھیک پیچھے حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے، اور پہلی صف کے دائیں طرف حضرت اسماعیل علیہ السلام، بائیں طرف حضرت اسحاق علیہ السلام، پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام، پھر اس طرح اور دوسرے رسول۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ نے بڑی بزرگی عطا فرمائی کہ ان کے جسم خاکی کو اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا اور ان کے جسم میں اپنی روح میں سے روح پھونکی۔ اس طرح ان کو محل علم بنایا اور قدرت و کلام عنایت فرمایا اور روح پھونکتے ہی فرشتوں کو ان کو سجدہ کرنے کا حکم فرمایا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ فرشتوں نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا تو بے شک وہ سجدہ، سجدۂ تعظیمی تو تھا ہی، لیکن حضرت آدم علیہ السلام کے پاس خدا کی موجودگی سے سجدہ الوہیت بھی تھا۔ یعنی فرشتوں کو اس سجدہ میں اللہ کی عظمت بیان کرنے میں تسبیح پڑھنی پڑی اور یہ تسبیح حضرت آدم علیہ السلام کی تعریف میں بھی تھی اور تعظیماً بھی تھی۔ حضورا کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں پیدا کرنا، یہ خود حضرت آدم علیہ السلام کیلئے فخر سے کم نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ اُٹھالئے گئے اور قرب قیامت میں ملک شام میں اُتریں گے، سات برس تک زندہ رہیں گے۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ساتھ مل کر بے دینوں سے لڑیں گے، پھر وفات پا کر مدینہ منورہ میں جنابِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مبارک میں جو ایک قبر کی جگہ باقی رکھی گئی ہے، اُس میں دفن ہوں گے۔ تمام نبیوں کو، رُشد کی عمر یعنی ۴۰ سال میں نبوت سے سرفراز فرمایا گیا، مگر حضرت یحییٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بچپن میں ہی نبی کر دیا۔ خشیت خداوندی (خدا کے خوف) سے اس قدر گریہ وزاری کرتے کہ آنسوؤں سے ہی رخساروں کا گوشت گل گیا تھا۔ کبھی کسی نے ان کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا اور مظلوم شہید ہوئے۔

ثُمَّ رُفِعَ اِلٰی سِدْرَةِ الْمُنْتَھٰی اِلٰی اَنْ سَمِعَ صَرِیْفَ الْاَقْلَامِ بِالْاُمُوْرِ الْمَقْضِیَّةِ ○ اِلٰی مَقَامِ الْمُکَافَحَةِ الَّذِیْ قَرَّبَهُ اللهُ فِیْهِ وَاَدْنَاهُ ﷺ ○ وَاَمَاطَ لَهُ حُجُبَ الْاَنْوَارِ الْجَلَالِیَّةِ ○ وَاَرَاهُ بِعَیْنَیْ رَأْسِهٖ مِنْ حَضْرَةِ الرُّبُوْبِیَّةِ مَاۤاَرَاهُ ﷺ وَبَسَطَ لَهُ بُسُطَ الْاِدْلَالِ فِی الْمَجَالِ الذَّاتِیَّةِ ○ وَفَرَضَ عَلَیْهِ وَعَلٰی اُمَّتِهٖ خَمْسِیْنَ صَلَاةً ﷺ ○ ثُمَّ انْهَلَّ سَحَابُ الْفَضْلِ فَرُدَّتْ اِلٰی خَمْسٍ عَمَلِیَّةٍ ○ وَلَهَا اَجْرُ الْخَمْسِیْنَ کَمَا شَآءَهٗ فِی الْاَزَلِ وَقَضَاهُ ﷺ ○ ثُمَّ عَادَ فِیْ لَیْلَتِهٖ فَصَدَّقَهُ الصِّدِّیْقُ بِمَسْرَاهُ ﷺ ○ وَکُلُّ ذِیْ عَقْلٍ وَرِوِیَّةٍ ○ وَکَذَّبَتْهُ قُرَیْشٌ وَّارْتَدَّ مَنْ اَضَلَّهُ الشَّیْطَانُ وَاَغْوَاهُ (لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ) ○

پھر اُٹھا لئے گئے سدرة المنتہیٰ کی جانب (جو ساتویں آسمان کا اختتامی حصہ ہے، جہاں سدرة یعنی بیری کا جھاڑ ہے) یہاں تک کہ آپ ﷺ نے سنا تحریر کرنے والے قلموں کی آواز کو، جو مصروف تھے قضاء اور قدر کے احکامات کی تحریر میں (ان اُمور کے بارے میں جو مبرم کیئے جا رہے تھے)۔ پھر اُٹھا لئے گئے تقرب کے اُس مقام کی جانب جہاں جو روبرو (یا دوبدو) اللہ نے آپ ﷺ کو تقرب عنایت فرماتے ہوئے اپنے آپ سے نزدیک فرمالیا۔ اور ہٹا دیئے آپ کیلئے اپنے جلال کے انوار کے سارے ہی پردوں کو۔ اور پھر اپنا جلوہ دِکھایا آپ ﷺ کو آپ کی دونوں کھلی آنکھوں سے، ربوبیت کی دہلیز سے جو کچھ آپ کو دِکھانا تھا۔

(اس مائے موصولہ میں قرآن کی اس آیت شریف کی جانب اشارہ ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''لِنُرِیَهٗ مِنْ آیٰتِنَا اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ '' تاکہ ہم دکھلا دیں اُن کو (یعنی آپ ﷺ کو) ہماری (خاص الخاص) نشانیوں سے بے شک وہی سننے والا دیکھنے والا ہے'')

اور بچھائیں آپ کیلئے چادریں حقیقت کی (حقیقتوں کی) ذاتِ وحدہ لاشریک کے میدان میں (یعنی میدان حقیقت ذاتِ خداوندی) اور آپ ﷺ پر اور آپ کی اُمت پر فرض کی گئیں پچاس نمازیں۔ پھر فضل کے اَبر نے (اُن پر) رحمت کی بارش برسائی پس وہ عملاً پانچ ہی کر دی گئیں بحالیکہ اُنکا اجر (ثواب) پچاس ہی کا رہا جیسا کہ خدا نے چاہا تھا، ازل میں اور اس امر کو پورا فرمایا تھا (جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو ازل میں مقرر و مقدر فرما دیا تھا)۔ پھر لوٹ آئے حضور ﷺ اُسی رات (یعنی معراج ہی کی رات میں)۔ پس، تصدیق کی آپ ﷺ کے اُس رات کے سفر کی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اور ہر سمجھدار ثقہ اور صاحبِ روایت نے، اور جھٹلایا آپ ﷺ کو قریش نے، اور مرتد ہو گیا وہ جس کو شیطان نے گمراہ کر دیا اور سرکش بنا دیا۔

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْکَرِیْمَ
بِعَرْفٍ شَذِیٍّ مِّنْ صَلَاةٍ وَّتَسْلِیْمٍ

عطر بیز فرمائے اللہ آپ کی مزارِ مبارک کو
درود و سلام کی مشک بھری خوشبو سے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ وَآلِهٖ

اے اللہ! آپ ﷺ پر درود و سلام بھیج اور برکتیں نازل فرما۔

۱۵ - بَدْءُ الْإِسْلَامِ فِي الْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ وَسَفَرُ هِجْرَتِهٖ ﷺ إِلَيْهَا

ثُمَّ عَرَضَ نَفْسَهٗ عَلَى الْقَبَآئِلِ بِأَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْاَيَّامِ الْمَوْسِمِيَّةِ ○ فَاٰمَنَ بِهٖ سِتَّةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اخْتَصَّهُمُ اللّٰهُ بِرِضَاهُ ○ وَحَجَّ مِنْهُمْ فِي الْقَابِلِ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا وَّبَايَعُوْهُ بَيْعَةً خَفِيَّةً ○ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَظَهَرَ الْإِسْلَامُ بِالْمَدِيْنَةِ فَكَانَتْ مَعْقِلَهٗ وَمَأْوَاهُ ○ وَقَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْعَامِ الثَّالِثِ سَبْعُوْنَ وَثَلَاثَةٌ اَوْ خَمْسَةٌ وَّامْرَاَتَانِ مِنَ الْقَبَآئِلِ الْاَوْسِيَّةِ وَالْخَزْرَجِيَّةِ ○ فَبَايَعُوْهُ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا جَهَابِذَةً سُرَاةً ○ فَهَاجَرَ اِلَيْهِمْ مِّنْ مَّكَّةَ ذَوُو الْمِلَّةِ الْإِسْلَامِيَّةِ ○ وَفَارَقُوا الْاَوْطَانَ رَغْبَةً فِيْمَا اُعِدَّ لِمَنْ هَجَرَ الْكُفْرَ وَنَاوَاهُ ○ وَخَافَتْ قُرَيْشٌ اَنْ يَّلْحَقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصْحَابِهٖ عَلَى الْفَوْرِيَّةِ ○ فَأْتَمَرُوْا بِقَتْلِهٖ فَحَفِظَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ كَيْدِهِمْ وَنَجَّاهُ ○ وَاُذِنَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْهِجْرَةِ فَرَقَبَهُ الْمُشْرِكُوْنَ لِيُوْرِدُوْهُ بِزَعْمِهِمْ حِيَاضَ الْمَنِيَّةِ ○ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ وَ نَثَرَ عَلٰى رُءُوْسِهِمُ التُّرَابَ وَحَشَاهُ ○ وَاَمَّ غَارَ ثَوْرٍ وَّفَازَ الصِّدِّيْقُ فِيْهِ بِالْمَعِيَّةِ ○ وَاَقَامَا فِيْهِ ثَلٰثًا تَحْمِي الْحَمَآئِمُ وَالْعَنَاكِبُ حِمَاهُ ○ ثُمَّ خَرَجَا مِنْهُ لَيْلَةَ الْاِثْنَيْنِ وَهُوَ ﷺ عَلٰى خَيْرِ مَطِيَّةٍ ○ وَتَعَرَّضَ لَهٗ سُرَاقَةُ فَابْتَهَلَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ وَ دَعَاهُ ○ فَسَاخَتْ قَوَآئِمُ يَعْبُوْبِهٖ فِي الْاَرْضِ الصَّلْبَةِ الْقَوِيَّةِ ○ وَسَاَلَهُ الْاَمَانَ فَمَنَحَهٗ اِيَّاهُ ○

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمَ
بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِّنْ صَلَاةٍ وَّتَسْلِيْمٍ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

۱۵ - مدینہ منورہ میں اسلام کا شروع ہونا اور آپ ﷺ کے اس کی طرف سفر کی ابتداء

پھر آپ ﷺ نے حج کے دنوں میں پیش کیا اپنے آپ کو قبیلوں پر (یعنی دعوتِ اسلام کی خاطر سامنا کیا قبیلوں کا)، کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ پس، آپ ﷺ پر ایمان لائے انصار میں سے چھ مرد، جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا جوئی (خوشنودی کیلئے) چن لیا تھا۔ اور حج کیا اُن میں سے آئندہ سال بارہ مَردوں نے اور آپ ﷺ سے بیعت کی چھپ کر، پھر لوٹ گئے۔ پس اِسلام مضبوط ہو گیا مدینے میں۔ پس، مدینہ بن گیا اُسکی بیٹھک (قلعہ)، گڑھ اور پناہ گاہ۔ اور تیسرے سال آپ ﷺ کے پاس آئے تہتر (۷۳) آدمی یا پچھتّر (۷۵) آدمی اور دو عورتیں قبیلہ اوس اور خزرج سے اور آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور مقرر فرمائے اُن پر آپ ﷺ نے بارہ سردار، سمجھ دار، ذمہ دار، شریف وسخی۔ پس، ہجرت کی اُن (بارہ آدمیوں) کی جانب مکہ سے ملت اِسلامیہ والے (اہل اِسلام نے)۔ اور اپنے وطن چھوڑے رغبتاً (دِل وجان سے) بہ ایں سبب کہ جو ثواب تیار رکھا گیا تھا ہجرت کرنے والے کیلئے، کفر کو چھوڑ کر اور اُس کو ترک کر کے اور اس سے کنارہ کشی اختیار کر کے۔ اور ڈر رہے تھے قریش اس بات سے کہ جا ملیں حضور ﷺ اپنے اصحاب سے فی الفور۔ پس، حکم کیا آپ کے قتل کا، پھر سازش رچائی آپ ﷺ کے قتل کی۔ پس، حفاظت فرمائی اللہ تعالیٰ نے آپ کی، اُن کے مکر سے اور بھرپور (مکمل) نجات عنایت فرمائی۔ پھر حضور ﷺ کو ہجرت کی اِجازت دی گئی۔ پھر مشرکین نے آپ ﷺ پر گھات لگائی تا کہ آپ ﷺ کو اُتار دیں اپنے زعم میں (خیال خام میں) موت کے حوضوں پر۔ (یعنی آپ ﷺ کی ہلاکت کا سامان کریں) پس آپ ﷺ اُن پر برآمد ہوئے اور اُن کے سروں پر مٹی (خاک) اور اُسکے تنکے پھینکے (نتیجتاً وہ مٹی اُن سب کی آنکھوں میں پڑی اور اُن کو دیکھنے بھالنے سے عاجز کر دیا) اور حضور ﷺ نے اِرادہ فرمایا غارِ ثور کا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا ساتھ دیتے ہوئے عالی مرتبت حاصل فرمائی (مستحق تعریف وتوصیف ہوئے)۔ اور آپ دونوں نے غارِ ثور میں قیام فرمایا تین رات، پہرہ دیتے ہوئے کبوتر اور مکڑیوں نے آپ ﷺ کی حفاظت کی (مکڑیوں نے دبیز جالے غار کے منہ پر بُن دیئے۔ اور کبوتروں نے اُن پر اَنڈے دے دیئے)۔ پھر آپ دونوں غار سے نکل گئے، پیر کی رات اور حضور ﷺ سوار تھے بہترین سواری پر (یعنی حضرت صدیق اکبرؓ کی پیٹھ پر) اور سراقہ نے آپ ﷺ کو راستے میں روکا۔ پس، آپ ﷺ نے اُس کے بارے میں اللہ سے اِبتہال کیا (اِبتہال: نہایت عاجزانہ دعاء جو عاجزی کی خاص ہیئت میں کی جائے) اور دعاء کی۔ پس، دھنس گئے اُس کے اُونچے برق رفتار گھوڑے کے پاؤں سنگلاخ زمین میں پس، سراقہ نے آپ ﷺ سے اَمان طلب کی۔ آپ ﷺ نے اُسی وقت اُس کو اَمان دے دی (یعنی آپ ﷺ نے زمین کو حکم فرمایا کہ چھوڑ دے۔ زمین نے سراقہ کے گھوڑے کے پاؤں چھوڑ دیئے اور سراقہ آزاد ہو گیا۔ ایسا تین مرتبہ ہوا، پھر آپؐ نے فرمایا: ''کیسا ہوگا اگر تُو پہن لے کسریٰ کے کنگن، اُس کا کمر کا پٹکا (پیٹی، بیلٹ) اور اُس کا تاج''۔ چنانچہ وہ واپس لوٹ گیا، اُس نے واپس لوٹنے سے پہلے حضورِ اکرم ﷺ سے اپنی ناعاقبت اندیش حرکت پر بہت معافی چاہی۔ اس کے سوا اُس نے کہا کہ آپ ﷺ مطمئن رہیں۔ میں میرے پیچھے آنے والوں سے کہہ دوں گا کہ اس طرف نہ کوئی گیا ہے اور نہ ملا)۔

عطر بیز فرمائے اللہ آپ کی مزارِ مبارک کو
درود وسلام کی مشک بھری خوشبو سے

اے اللہ! آپ ﷺ پر درود وسلام بھیج اور برکتیں نازل فرما۔

⑯ - مُعۡجِزَةٌ فِيۡ شَاةِ اُمِّ مَعۡبَدٍ ﷺ وَقُدُوۡمُهٗ ﷺ اِلَى الۡمَدِيۡنَةِ الۡمُنَوَّرَةِ

وَمَرَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ بِقُدَيۡدٍ عَلٰى اُمِّ مَعۡبَدٍ
الۡخُزَاعِيَّةِ ○ وَاَرَادَ ابۡتِيَاعَ لَحۡمٍ اَوۡ لَبَنٍ مِّنۡهَا فَلَمۡ يَكُنۡ
خِبَآؤُهَا لِشَيۡءٍ مِّنۡ ذٰلِكَ قَدۡ حَوَاهُ ﷺ ○ فَنَظَرَ اِلٰى شَاةٍ
فِي الۡبَيۡتِ قَدۡ خَلَّفَهَا الۡجُهۡدُ عَنِ الرَّعِيَّةِ ○ فَاسۡتَأۡذَنَهَا
فِيۡ حَلۡبِهَا فَاَذِنَتۡ وَقَالَتۡ لَوۡ كَانَ بِهَا حَلَبٌ لَّاَصَبۡنَاهُ
ﷺ ○ فَمَسَحَ الضَّرۡعَ مِنۡهَا وَدَعَا اللّٰهَ مَوۡلَاهُ وَوَلِيَّهٗ ○
فَدَرَّتۡ فَحَلَبَ وَسَقٰى كُلًّا مِّنَ الۡقَوۡمِ وَاَرۡوَاهُ ﷺ ○
ثُمَّ حَلَبَ وَمَلَأَ الۡاِنَآءَ وَغَادَرَهٗ لَدَيۡهَا اٰيَةً جَلِيَّةً ○ فَجَآءَ
اَبُوۡ مَعۡبَدٍ وَّرَاَى اللَّبَنَ فَذَهَبَ بِهِ الۡعَجَبُ اِلٰى
اَقۡصَاهُ ﷺ ○ وَقَالَ اَنّٰى لَكِ هٰذَا وَلَا حَلُوۡبَ بِالۡبَيۡتِ
تَبِضُّ بِقَطۡرَةٍ لَّبَنِيَّةٍ ○ فَقَالَتۡ مَرَّ بِنَا رَجُلٌ مُّبَارَكٌ
كَذَا وَكَذَا جُثۡمَانُهٗ وَمَعۡنَاهُ ﷺ ○ فَقَالَ هٰذَا
صَاحِبُ قُرَيۡشٍ وَّاَقۡسَمَ بِكُلِّ اِلٰهِيَّةٍ ○ بِاَنَّهٗ لَوۡ رَاٰهُ
لَاٰمَنَ بِهٖ وَاتَّبَعَهٗ وَدَانَاهُ ﷺ ○ وَقَدِمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ
وَسَلَّمَ الۡمَدِيۡنَةَ يَوۡمَ الۡاِثۡنَيۡنِ ثَانِيَ عَشَرَ شَهۡرِ رَبِيۡعِ
الۡاَوَّلِ وَاَشۡرَقَتۡ بِهٖ اَرۡجَآؤُهَا الزَّكِيَّةُ ○ وَتَلَقَّاهُ الۡاَنۡصَارُ
وَنَزَلَ بِقُبَآءَ وَّاَسَّسَ مَسۡجِدَهَا عَلٰى تَقۡوَاهُ ﷺ ○

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبۡرَهُ الۡكَرِيۡمَ
بِعَرۡفٍ شَذِيٍّ مِّنۡ صَلَاةٍ وَّتَسۡلِيۡمٍ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَزِدۡ وَبَارِكۡ عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ

⑯ - اُم معبدؓ کی بکری میں معجزہ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مدینہ میں جلوہ افروز ہونا

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا گزر ہوا مقام قدید میں (وادیٔ قدید)۔ اُم معبد پر جو قبیلہ ٔبنی خزاعہ سے تھیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اِرادہ فرمایا کہ اُن سے گوشت اور دودھ خرید لیں۔ لیکن اُن کے گھر میں ان میں سے کوئی بھی چیز موجود نہیں تھی، جسکا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جی چاہ رہا تھا (یا اشتیاق تھا)۔ اس دوران حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظر ایک بکری پر پڑی جو اُس گھر میں بندھی ہوئی تھی جس کو کمزوری نے باز رکھا تھا چرنے سے۔ پس، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُم معبد سے اِجازت چاہی اُس کے دوہنے کی تو انھوں نے اِجازت دے دی۔ لیکن ساتھ ہی کہا کہ اگر اُس کے دودھ ہوتا تو ہم ہی نچوڑ لیتے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُسکے تھنوں پر ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالیٰ سے دعاء فرمائی، جو آپ کا آقا اور جو آپ کا ولی ہے۔ پس، دھارے دھار بہنے لگا۔ پس، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دوہا اور پلایا اپنے ساتھ جتنے آدمی تھے اُن سب کو اور اُن کو سیر کر دیا (چھکا دیا یا شکم سیر کر دیا)۔ پھر دوہا اور برتن بھر دیا (اُم معبد کا) اور اُس کو اُم معبد کے پاس چھوڑ دیا ایک عظیم نشانی (ایک نادر معجزہ) کے طور پر۔ پھر ابو معبد آئے اور دودھ کو دیکھا۔ تو وہ بھونچکے ہی رہ گئے (لفظی ترجمہ: پھر تعجب نے اُن کو جھٹکے سے پیچھے کر دیا۔ حد سے زیادہ حیرت زدہ ہو گئے) پھر اُم معبد سے پوچھا کہ یہ تمہارے پاس کہاں سے آیا؟ بحالیکہ کوئی دودھیلی بکری ہی نہیں جو دودھ کا ایک قطرہ ہی ٹپکا دے۔ جواب میں اُم معبد نے کہا کہ ہمارے پاس سے گزرے ایک صاحب بابرکت جن کے قد و خال ایسے ایسے تھے اور صورت کی تفصیل ایسی تھی، تو انھوں نے کہا کہ یہ تو قریش کے آدمی ہیں (اہل قریش سے ہیں) اور اپنی بات کو ثابت کرنے کیلئے ہر معبود یعنی ہر بت کی قسم کھائی (ہر قسم کی قسم کھائی)۔ اور اس بات کو بھی تاکیداً کہا کہ اگر وہ ان کو دیکھ لیں، یعنی پالیں تو فی الفور ان پر ایمان لے آئیں اور اُن کی اتباع کریں اور اُن کے قریب ہو جائیں اور اُن کے خادم بن جائیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدینے میں داخل ہوئے بارہ ربیع الاول کو پیر کے دن کہ چمک اُٹھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تشریف آوری سے مدینہ ٔمبارک کے دَر و دیوار اور انصار نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے آ کر ملاقات کی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اُترے مقام قباء کے پاس اور اس کی مسجد کی بنیاد ڈالی۔ اپنی پاکیزگی کی بنیاد پر۔

عطر بیز فرمائے اللہ آپ کی مزارِ مبارک کو
درود و سلام کی مشک بھری خوشبو سے
اے اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود و سلام بھیج اور برکتیں نازل فرما۔

⑰-أَوْصَافُهُ ﷺ الْحَمِيْدَةُ خَلْقًا

وَأَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَيْنِيْ	وَأَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ	كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

وَكَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْمَلَ النَّاسِ خَلْقًا وَّخُلُقًا، ذَا ذَاتٍ وَّ صِفَاتٍ سَنِيَّةٍ ○ مَرْبُوْعَ الْقَامَةِ، اَبْيَضَ اللَّوْنِ مُشْرَبًا بِحُمْرَةٍ، وَّاسِعَ الْعَيْنَيْنِ اَكْحَلَهُمَا، اَهْدَبَ الْاَشْفَارِ، قَدْ مُنِحَ الزَّجَجَ حَاجِبَاهُ ﷺ ○ مُفَلَّجَ الْاَسْنَانِ، وَاسِعَ الْفَمِ حَسَنَهُ، وَاسِعَ الْجَبِيْنِ ذَا جَبْهَةٍ هِلَالِيَّةٍ ○ سَهْلَ الْخَدَّيْنِ، يُرٰى فِيْٓ اَنْفِهٖ بَعْضُ احْدِيْدَابٍ، حَسَنَ الْعِرْنِيْنِ اَقْنَاهُ ﷺ ○ بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، سَبْطَ الْكَفَّيْنِ، ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ، قَلِيْلَ لَحْمِ الْعَقِبِ، كَثَّ اللِّحْيَةِ، عَظِيْمَ الرَّأْسِ، شَعْرُهٗ اِلَى الشَّحْمَةِ الْاُذُنِيَّةِ ﷺ ○ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ قَدْ عَمَّهُ النُّوْرُ وَعَلَاهُ ﷺ ○ وَعَرَقُهٗ كَاللُّؤْلُؤِ، وَعَرْفُهٗ اَطْيَبُ مِنَ النَّفَحَاتِ الْمِسْكِيَّةِ ○ وَيَتَكَفَّأُ فِيْ مِشْيَتِهٖ كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ ارْتِقَاهُ ﷺ ○ وَكَانَ ﷺ يُصَافِحُ الْمُصَافِحَ بِيَدِهِ الشَّرِيْفَةِ ○ فَيَجِدُ مِنْهَا سَائِرَ الْيَوْمِ رَائِحَةً عَبْهَرِيَّةً ﷺ ○ وَيَضَعُهَا عَلٰى رَأْسِ الصَّبِيِّ ○ فَيُعْرَفُ مَسُّهٗ لَهٗ مِنْ بَيْنِ الصِّبْيَةِ وَيُدْرَاهُ ﷺ ○ يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهُ الشَّرِيْفُ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَدْرِيَّةِ ﷺ ○ يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ وَلَا بَشَرٌ يَرَاهُ ﷺ ○

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمَ

بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِّنْ صَلَاةٍ وَّتَسْلِيْمٍ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

⑰-آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف حمیدہ بہ اعتبار تخلیق کے (حلیہ مبارک)

ترجمہ: اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ حسین میری آنکھ (کسی بھی آنکھ) نے نہ دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ جمیل وخوبصورت عورتوں (ماؤں) نے جنا ہی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام عیوب سے مبرا وپاک تخلیق کئے گئے جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تخلیق آپ کی مرضی ومنشاء کے مطابق کی گئی ہو۔

اور تھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں کامل ترین، بہ اعتبارِ تخلیق (تخلیق جسمانی) وعادات واطوار، ذات وصفات میں نہایت عمدہ واعلیٰ، میانہ قدوالے گورے (پلائے ہوئے سرخی، سرخ وسفید، بڑی آنکھوں والے، سرمگیں (بڑی سرمگیں آنکھوں والے)، لانبی لانبی پلکوں والے۔ آپ کی دونوں بھنویں بے شک دی گئیں باریکی، (بے شک آپ کی دونوں بھنویں نہایت باریک اور پتلی تھیں)۔ دانتوں کے درمیان ساند والے، کشادہ دہن اُس کی خوبصورتی کے ساتھ، (جس کو کشادگی نے حسن دیا تھا)۔ کشادہ پیشانی والے، ہلال کی طرح کمانی دار (پیشانی والے) ڈھلتے ہوئے یا نرم رُخسار والے۔ دکھائی دیتا تھا آپ کی ناک میں، ایک خاص انحنا (ہلکا مڑا ہوا پن)، ناک کی اُونچی خوبصورت ہڈی والے، یعنی اونچی ناک والے، کشادگی والے دونوں کاندھوں کے درمیان، کشادہ ہتھیلیوں والے پُر گوشت اعضاء والے (جوڑ بند)، کم گوشت ایڑیوں والے، گھنی داڑھی والے، بڑے سر والے، آپ کے بال تھے کانوں کی لوؤں تک اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں کاندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی کہ جس کو ڈھک لیا تھا نور نے اور اُس پر چھا گیا تھا۔ اور آپ کا پسینہ تھا موتیوں کی مانند (پسینے کی بوندیں موتیوں کی مانند چمکتی تھیں) اور اس کی خوشبو مشک کی لپٹوں سے بھی زیادہ تھی۔ اور جھکے ہوئے چلتے تھے اپنی چال میں گویا کہ اُتر رہے ہوں اُونچائی سے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصافحہ کرتے تھے اپنے دستِ مبارک سے (پس، وہ شخص جس سے مصافحہ کیا جاتا) پاتا اپنے ہاتھ میں تمام دِن نہایت عمدہ خوشبو۔ اور اپنا دستِ مبارک رکھتے جس لڑکے کے سر پر پس، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چھونا پہچانا جاتا تھا، اُس لڑکے (کے سر) کو دوسرے لڑکوں کے درمیان اور اُس کو دریافت کروالیتا تھا اور چمکتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرۂ مبارک چاند کی طرح (چاند کا چمکنا) چاندنی رات میں۔ آپ کی نعت لکھنے والا لکھتا...... میں نے نہیں دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے اور نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح اور نہ کوئی آدمی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مثل دیکھے گا۔

عطر بیز فرمائے اللہ آپ کی مزارِ مبارک کو

درود وسلام کی مشک بھری خوشبو سے

اے اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام بھیج اور برکتیں نازل فرما۔

⑱ - أَوْصَافُهُ ﷺ الْحَمِيْدَةُ خُلُقًا

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ○ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ.

وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ شَدِيْدَ الْحَيَآءِ وَالتَّوَاضُعِ، يَخْصِفُ نَعْلَهٗ، وَيَرْقَعُ ثَوْبَهٗ، وَيَحْلِبُ شَاتَهٗ، وَيَسِيْرُ فِيْ خِدْمَةِ اَهْلِهٖ بِسِيْرَةٍ سَرِيَّةٍ ○ وَيُحِبُّ الْفُقَرَآءَ وَالْمَسَاكِيْنَ ، وَيَجْلِسُ مَعَهُمْ ، وَيَعُوْدُ مَرْضَاهُمْ ، وَيُشَيِّعُ جَنَآئِزَهُمْ ، وَلَا يَحْقِرُ فَقِيْرًا اَدْقَعَهُ الْفَقْرُ وَاَشْوَاهُ ﷺ ○ وَيَقْبَلُ الْمَعْذِرَةَ، وَلَا يُقَابِلُ اَحَدًا بِمَا يَكْرَهُ ، وَيَمْشِيْ مَعَ الْاَرْمَلَةِ وَذَوِي الْعُبُوْدِيَّةِ ○ وَلَا يَهَابُ الْمُلُوْكَ ، وَيَغْضَبُ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَيَرْضَا لِرِضَاهُ ﷺ ○ وَيَمْشِيْ خَلْفَ اَصْحَابِهٖ ، وَيَقُوْلُ خَلُّوْا ظَهْرِيْ لِلْمَلٰٓئِكَةِ الرُّوْحَانِيَّةِ ﷺ ○ وَيَرْكَبُ الْبَعِيْرَ وَالْفَرَسَ وَ الْبَغْلَةَ وَحِمَارًا بَعْضُ الْمُلُوْكِ اِلَيْهِ اَهْدَاهُ ﷺ ○ وَيَعْصِبُ عَلٰى بَطْنِهِ الْحَجَرَ مِنَ الْجُوْعِ، وَقَدْ اُوْتِيَ مَفَاتِيْحَ الْخَزَآئِنِ الْاَرْضِيَّةِ ○ وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ بِاَنْ تَكُوْنَ لَهٗ ذَهَبًا فَاَبَاهُ ﷺ ○ وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُقِلُّ اللَّغْوَ، وَيَبْدَءُ مَنْ لَّقِيَهٗ بِالسَّلَامِ ○ وَيُطِيْلُ الصَّلٰوةَ وَيَقْصُرُ الْخُطَبَ الْجُمُعِيَّةَ ﷺ ○ وَيَتَاَلَّفُ اَهْلَ الشَّرَفِ، وَ يُكْرِمُ اَهْلَ الْفَضْلِ ، وَيَمْزَحُ ، وَلَا يَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا يُحِبُّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيَرْضَاهُ ﷺ ○ وَهٰهُنَا وَقَفَ بِنَا جَوَادُ الْمَقَالِ عَنِ الطِّرَادِ فِي الْحَلْبَةِ الْبَيَانِيَّةِ ﷺ ○ وَبَلَغَ ضَاغِنُ الْاِمْلَآءِ فِيْ فَدَافِدِ الْاِيْضَاحِ مُنْتَهَاهُ ﷺ ○

❁❁❁❁❁❁❁❁❁

⑱ - آپ ﷺ کے اوصاف حمیدہ بہ اعتبار اخلاق طیبہ کے

ترجمہ: ''اور (اے حبیب) یقیناً آپ عظیم الشان اخلاق پر ہیں''۔

اور حضور ﷺ تھے بڑی حیاء (شرم) والے اور نہایت متواضع۔ اپنی چپل کو درست فرما لیتے (یعنی ٹانکا لگا کر) اور اپنے کپڑوں میں پیوند لگا لیتے اور اپنی بکری کا دودھ دوھ لیتے اور اپنے اہل وعیال کی خدمت میں بسر فرماتے نہایت پیارے اخلاق وعادات کے ساتھ۔ اور دوست رکھتے فقراء، مساکین کو اور اُن کے ساتھ بیٹھتے اور اُن کے بیماروں کی عیادت فرماتے اور اُن کے جنازوں کے ساتھ جاتے۔ اور کسی محتاج کو حقیر نہ سمجھتے کہ جس کو محتاجی نے بیٹھ رہنے پر مجبور کر دیا ہو اور اُس کو حد سے زیادہ تکلیف میں ڈال دیا ہو (یعنی بھون دیا ہو) اور قبول فرما لیتے عذر کرنے والے کے عذر کو۔ اور کسی کو اگر کسی بات سے ناگواری ہوتی تو اُس کو وہ بات یاد دِلانے کیلئے کھڑے نہ ہوتے۔ اور چلتے تھے غریبوں اور غلاموں کے ساتھ۔ اور بادشاہوں (حاکموں) سے نہیں ڈرتے تھے۔ اور اگر کسی سے ناراض ہوتے تو صرف خدا کیلئے اور خوش ہوتے تو اُسی کی رضا کیلئے۔ اور چلتے اپنے اصحاب کے پیچھے اور فرماتے میری پیٹھ کے پیچھے کی جگہ خالی کر دو روحانی فرشتوں کے لئے اور سواری فرماتے اُونٹ پر اور گھوڑے پر اور خچر پر اور ایسے گدھوں پر جس کو بادشاہوں نے بطورِ تحفہ آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا تھا۔ (یعنی جو چنندہ ہوتے تھے)۔ اور باندھتے اپنے پیٹ پر پتھر، بھوک کی شدت کی وجہ سے بحالیکہ (اس حال میں کہ) دیئے گئے تھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں۔ اور وَرغلایا آپ ﷺ کو پہاڑوں نے کہ آپ ﷺ کے لئے سونا ہو جائیں تو آپ ﷺ نے اس بات سے اِنکار فرما دیا۔ اور تھے حضور ﷺ کم گو دُنیا کی فضول باتوں میں اور پہل فرماتے جو بھی آپ ﷺ سے ملتا (اُس کو) سلام کرنے میں۔ اور طویل فرماتے نماز کو اور جمعہ کے خطبوں کو مختصر کرتے اور شرفاء سے خلوص سے پیش آتے اور بزرگی رکھنے والوں کا احترام فرماتے اور مزاح (شستہ مذاق) فرماتے اور کوئی گفتگو نہ فرماتے، مگر برحق۔ ایسی سچی گفتگو جس کو اللہ تعالیٰ پسند فرمائے اور جو اُس کی خوشنودی کی موجب ہو۔ اور یہاں آ کر رُک گیا ہمارے ساتھ بلاغت کا تیز رو گھوڑا آگے چلنے سے فصاحت کے میدان میں۔ اور پہنچ گیا یہ اَڑیل قلم وضاحت کے میدان میں اپنی اِنتہاء کو۔ یعنی جس قدر تشریح درکار تھی، میں نے پوری پوری کر دی۔ اور آپ ﷺ کی تعریف کما حقہ کرنی مخلوق کے بس میں نہیں۔

❁❁❁❁❁❁❁

اَلْاِسْتِشْفَاعُ بِالْمُصْطَفٰی (ﷺ) وَالدُّعَاءُ بِهٖ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

طلب شفاعت از دربار مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے بارگاہِ ایزدی میں دعاء

۱۵۲ يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِيْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ ○

(اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اے مخلوق کے سب سے افضل واعلیٰ! میرا آپ کے سوا کون ہے

سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ ○

جس سے میں پناہ کی درخواست کروں جب عام حادثات نازل ہوں (جب پریشانیاں یکے بعد دیگرے نزول کریں)۔

۱۵۳ وَلَنْ يَّضِيْقَ رَسُوْلَ اللّٰهِ جَاهُكَ بِيْ ○

اوراے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہرگز کم نہ ہوگی (تنگ نہ ہوگی) آپ کی وجاہت عنداللہ میری بداعمالیوں کے سبب

اِذَا الْكَرِيْمُ تَجَلّٰى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ ○

جب مہربان (کریم) خدا اسمِ منتقم کے ساتھ (کل قیامت میں) جلوہ افروز ہوگا (یعنی میں بہرحال بخشا جاؤنگا اور آپ بہرحال شفیع ہی رہیں گے) اس کا جذبۂ انتقام جذبۂ رحم وکرم سے مبدل ہوجائے گا۔

۱۵۴ فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا ○

بیشک دُنیا اورآخرت دونوں ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کرم کے محتاج ہیں۔

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ○

اورلوح وقلم (لوحِ محفوظ وقلم) تقدیرِ الٰہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے حساب علموں میں سے ایک علم ہے

۱۵۵ يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِيْ مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ ○

اے نفس! تُو مایوس مت ہو (اللہ کی رحمت عفوودرگزر سے (اپنی) بڑی لغزشوں پر۔

اِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ ○

کیونکہ کبیرۂ گناہ بخشش کے سامنے صرف قابلِ مذمت وملامت ہوجاتے ہیں۔

۱۵۶ لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّيْ حِيْنَ يَقْسِمُهَا ○

عین ممکن ہے کہ میرے پروردِگار کی رحمت جب وہ تقسیم فرمائے تو

تَاْتِيْ عَلٰى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ ○

گناہوں کے حساب سے تقسیم ہو (زیادہ گناہ زیادہ رحمت، کم گناہ کم رحمت)۔

۱۵۷ يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رَجَآئِيْ غَيْرَ مُنْعَكِسٍ ○

اے میرے پروردِگار! میری اُمید کورَدمت ہونے دے۔

لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِيْ غَيْرَ مُنْخَرِمِ ○

اورمیرے حساب کواپنے پاس منخرم (چھدا ہوا، پھٹا ہوا) مت ہونے دے مجروح مت ہونے دے۔

۱۵۸ وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ اِنَّ لَهٗ ○

اوردارین (دُنیاوآخرت) میں اپنے بندہ سے مہربانی سے پیش آ۔

صَبْرًا مَتٰى تَدْعُهُ الْاَهْوَالُ يَنْهَزِمِ ○

کیونکہ اس کے صبر کا یہ حال ہے کہ جب پریشانیاں اُس کوآواز دیتی ہیں تو اُس کا صبر بھاگ جاتا ہے (وہ بے صبرا ہوجاتا ہے)۔

۱۵۹ وَاْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوةٍ مِّنْكَ دَآئِمَةً ○

اور اِجازت عنایت فرما اپنے دَرودوسلام کے بادلوں کو

عَلَى النَّبِيِّ بِمُنْهَلٍّ وَّمُنْسَجِمِ ○

دواماً خوب اورکھل کر برسنے کی نبیؐ پر۔

ثُمَّ الرِّضٰى عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عَنْ عُمَرَ ○

پھرراضی ہوجا ابوبکرؓ اور عمرؓ سے

وَعَنْ عُثْمَانَ وَ عَنْ عَلِيٍّ ذَوِي الْكَرَمِ ○

اورعثمانؓ اورعلیؓ اصحابِ لُطف وکرم سے

وَالْآلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ ○	آپؐ کی آل اور آپؐ کے صحابہؓ پر اور اُن کے متبعین پر
○ أَهْلِ التُّقٰى وَالنَّقَا وَالْحِلْمِ وَالْكَرَمِ	جو پرہیز گار پاکیزہ بردبار اور شرفاء تھے
١٦٠ مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيْحُ صَبَا ○	جب تک نسیم سحر ہلاتی رہے درخت بان کی ڈالیوں کو
○ وَأَطْرَبَ الْعِيْسَ حَادِي الْعِيْسِ بِالنَّغَمِ	اور طرب میں لائے اُونٹوں کو حدی کہنے والا اپنے نغموں سے
وَاغْفِرْ لِقَارِئِهَا وَاغْفِرْ لِسَامِعِهَا ○	اے پروردگار! تو بخش دے اس قصیدہ کے پڑھنے والے کو، اور اسکے سننے والے کو
○ وَاغْفِرْ لِنَاظِمِهَا يَا بَاسِطَ النِّعَمِ	اور بخش دے اس کے نظم کرنے (لکھنے) والے کو اے نعمتوں کی بہتات فرمانے والے۔
وَاغْفِرْ إِلٰهِيْ لِكُلِّ الْمُسْلِمِيْنَ بِمَا ○	اور بخش دے اے میرے اللہ! ہر فرد کو اہلِ اِسلام سے اُن تمام دعاؤں کے طفیل
○ يَتْلُوْهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى وَفِي الْحَرَمِ	جو مسجدِ اقصیٰ (بیت المقدس) اور مسجدِ حرام (مکہ) میں وہ کرتا ہے (پڑھتا ہے)۔
يَا رَبِّ جَمْعًا طَلَبْنَا مِنْكَ مَغْفِرَةً ○	اے میرے رب! ہم سب کے سب تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔
○ وَّحُسْنَ خَاتِمَةٍ يَّا مُبْدِئَ النِّعَمِ	اور خاتمہ بخیر کے طالب ہیں اے نعمتوں کو پہلی بار پیدا فرمانے والے
يَا رَبِّ بِالْمُصْطَفٰى بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا ○	اے میرے رب! حضور مصطفیٰ ﷺ کے طفیل ہمارے مقاصد برلا
○ وَاجْعَلْ مَنَازِلَنَا فِيْ جَنَّةِ النِّعَمِ	اور ہمارے گھر بنادے نعمتوں (راحتوں) کی جنت میں۔
بِجَاهِ مَنْ بَيْتُهُ فِيْ طَيْبَةٍ حَرَمٍ ○	(حضور ﷺ) کی وجاہت کے طفیل جن کا گھر حرمِ طیبہ میں ہے
○ وَّإِسْمُهُ قَسَمٌ مِّنْ أَعْظَمِ الْقَسَمِ	اور جنکا نام (محمدؐ) اُن بڑے ناموں میں سب سے بڑا نام ہے جسکے ساتھ قسم کھائی جاسکتی ہے۔
يَا رَبِّ بِالْمُصْطَفٰى بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا ○	اے میرے رب! حضور مصطفیٰ ﷺ کے طفیل ہمارے مقاصد برلا
○ وَاغْفِرْ لَنَا مَا مَضٰى يَا وَاسِعَ الْكَرَمِ	اور ہماری گزشتہ خطاؤں کو معاف فرمادے اے وسیع کرم والے آقا
وَهٰذِهٖ بُرْدَةُ الْمُخْتَارِ قَدْ خُتِمَتْ ○	اور یہ بردۂ شریف اب ختم ہوتا ہے۔
○ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ فِيْ بَدْءٍ وَّفِيْ خَتَمٍ	اور ساری تعریف اللہ کیلئے ہے اس کے آغاز واختتام پر
مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ	اے میرے آقا! درود وسلام بھیجتا رہ ابدلا انتہا تک اپنے حبیبِ پاک ﷺ پر جو ساری مخلوق کے برگزیدہ ہیں۔

فِي السُّؤَالِ إِلَى جَنَابِ سَيِّدِنَا رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

يَا رَسُوْلَ اللهِ يَا خَيْرَ مَنْ تَحْتَ السَّمَاءِ

نَجِّنَا يَـــــوْمَ الْجَزَا
مِنْ عَـــذَابٍ وَالْبَلَاء

اَنْتَ لِلْـــــوَحْيِ اَمِيْن
عِنْدَ رَبِّ الْعَــــالَمِيْن

صَاحِبُ الـــدِّيْنِ الْمَتِيْنِ
سَيِّـــدٌ لِلْاَنْـــبِيَاء

جُوْدُهٗ عَـــمَّ الْبِلَاد
نُوْرُهٗ اَهْـــلُ الرَّشَاد

شَافِعٌ يَـــوْمَ التَّنَاد
لِلْـــبَرَايَا كُلِّـــهَا

صَاحِبُ الْفَضْـــلِ الْجَلِيِّ
مَعْدِنُ الــــسِّرِّ الْخَفِيِّ

مَنْبَعُ الْعِــــزِّ الْعَلِيِّ
وَاِمَـــامُ الْاَصْفِــيَاء

اِنَّنِيْ عَـــبْــــدُ الْقَدِيْر
فِي الْبَـــلَايَا كَالْاَسِيْر

اَنْتَ عَنْ حَـــالِيْ خَبِيْر
رَحْمَـــــةً يَا مُصْطَفٰى ﷺ

(بشکریہ حسرتؔ اکیڈمی)

بارگاہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں درخواست (گزارش)

اے اللہ کے رسول اے زیر آسماں ساری مخلوق کے افضل ترین

ہم کو اپنی سفارش سے بچایئے قیامت کے دن
(دوزخ) کے عذاب اور پرسش و آمائش سے

آپ وحی خدا کے امین (دیانت دار) ہیں
اللہ رب العالمین کے پاس

دین متین (مضبوط دین) کے حامل ہیں
انبیاء کے سردار ہیں

جن کی سخاوت سارے شہروں میں عام ہے
جن کا نور نور ہدایت ہے

(نداؤں کے دن) قیامت کے دن شافع ہیں
ساری ہی خلقت (مخلوق) کے

کھلے فضل کے حامل
اللہ کے (سربستہ) رازوں کی کان ہیں

بلند بام عزت کے سرچشمہ
اور اصفیا (پاکیزوں) کے پیشوا (امام) ہیں

بیشک میں عبدالقدیر ہی (آپ سے گزارش کناں) ہوں
(کہ) میں آزمائشوں میں (گویا کہ) گرفتار ہوں

اور (یقینا) آپ میرے حال سے باخبر ہیں
مجھ پر رحمت کی ایک نظر ہو اے مصطفیٰؐ لقب

⑲ اَلْمُنَاجَاتُ اِلَى اللهِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی

اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ○ صَدَقَ اللهُ الْعَظِيْمِ.

اَللّٰهُمَّ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالْعَطِيَّةِ جَلَّ جَلَالُہٗ ○ يَامَنْ اِذَا رُفِعَتْ اِلَيْهِ اَكُفُّ الْعَبْدِ كَفَاهُ جَلَّ جَلَالُہٗ ○ يَامَنْ تَنَزَّهَ فِیْ ذَاتِهٖ وَصِفَاتِهِ الْاَحَدِيَّةِ ○ عَنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ فِيْهَا نَظَآئِرُ وَاَشْبَاهٌ جَلَّ جَلَالُہٗ ○ يَامَنْ تَفَرَّدَ بِالْبَقَآءِ وَالْقِدَمِ وَالْاَزَلِيَّةِ ○ يَا مَنْ لَّا يُرْجٰی غَيْرُهٗ وَلَا يُعَوَّلُ عَلٰی سِوَاهُ جَلَّ جَلَالُہٗ ○ يَامَنِ اسْتَنَدَ الْاَنَامُ اِلٰی قُدْرَتِهِ الْقَيُّوْمِيَّةِ ○ وَاَرْشَدَ بِفَضْلِهٖ مَنِ اسْتَرْشَدَهٗ وَاسْتَهْدَاهُ جَلَّ جَلَالُہٗ ○ نَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ بِاَنْوَارِكَ الْقُدْسِيَّةِ ○ الَّتِیْ اَزَاحَتْ مِنْ ظُلُمَاتِ الشَّكِّ دُجَاهُ جَلَّ جَلَالُہٗ ○ وَنَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِشَرَفِ الذَّاتِ الْمُحَمَّدِيَّةِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ○ وَمَنْ هُوَ اٰخِرُ الْاَنْبِيَآءِ بِصُوْرَتِهٖ وَ اَوَّلُهُمْ بِمَعْنَاهُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ (اٰمِيْن) ○ وَبِاٰلِهٖ كَوَاكِبِ اَمْنِ الْبَرِيَّةِ (اٰمِيْن) ○ وَسَفِيْنَةِ السَّلَامَةِ وَالنَّجَاةِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ (اٰمِيْن) ○ وَبِاَصْحَابِهٖ اُولِی الْهِدَايَةِ وَ الْاَفْضَلِيَّةِ ○ اَلَّذِيْنَ بَذَلُوْا اَنْفُسَهُمْ لِلّٰهِ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللهِ (رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ) (اٰمِيْن) ○ وَبِحَمَلَةِ شَرِيْعَتِهٖ اُولِی الْمَنَاقِبِ وَالْخُصُوْصِيَّةِ ○ اَلَّذِيْنَ اسْتَبْشَرُوْا بِنِعْمَةٍ وَّ فَضْلٍ مِّنَ اللهِ

⑲ ۔ دُعاء

ترجمہ: ’’اور تمہارے پروردگار نے فرمایا: تم دعا کرو میں قبول کرتا ہوں (مانگو میں دیتا ہوں)‘‘

● اے اللہ! دراز فرمانے والے اپنے دونوں ہاتھ عطا کے ساتھ۔ ● اے وہ جب اُٹھائے جاتے ہیں اس کی جانب بندے کے ہاتھ تو وہ اس کو کافی ہو جاتا ہے۔ ● اے وہ کہ پاک ہے اپنی ذات وصفاتِ یکتائی میں۔ ● اس عیب سے کہ ہوں اس کیلئے اُس کی وحدت میں مثیل اور مشابہ اسکے۔ ● اے وہ کہ تنہا ہے بقاء میں اور ہمیشگی میں اور ازلیت میں۔ ● اے وہ کہ اُمید نہیں رکھی جاتی سوائے اسکے، اُسکے کسی غیر سے اور نہ اعتماد کیا جاتا ہے۔ اس کو چھوڑ کر کسی اور پر۔ ● اے وہ کہ بھروسہ کرتی ہے مخلوق اس کی (مضبوط) طاقت اور قدرت پر ● اور ہدایت عنایت فرماتا ہے، اپنے فضل سے اس کو جو اس سے ہدایت طلب کرے (اور اس کو بھلائی کی راہ دکھاتا ہے)۔ ● اے اللہ! ہم تجھ سے مانگتے ہیں تیری ذاتِ پاک کے انوار کے طفیل ● جو دُور کر دیتی ہے شک کے اندھیروں کی سیاہی کو ● اور ہم وسیلہ لیتے ہیں تیری بارگاہ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بزرگ ومبارک کا ● جو ہیں آخری نبی انبیاء کے، آپ کی ذاتِ ظاہری کے اعتبار کرتے اور اُن سب سے پہلے اپنی باطنی صلاحیتوں میں (کہ آپ اس وقت بھی نبی تھے جب آدمؑ آب وگل کی منازل میں تھے)۔ ● اور آپکی آل کو وسیلہ بناتے ہوئے جو مخلوق کے امن کے درخشاں ستارے ہیں۔ ● سلامتی (اور طوفانوں سے) نجات کی کشتی میں۔ ● اور وسیلہ بناتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحب ہدایت وفضیلت اصحاب کو ● جن لوگوں نے قربان کر دیں اپنی جانیں اللہ کی راہ میں۔ اللہ کے فضل (خوشنودی اور رضا) کو حاصل کرنے کیلئے۔ ● اور وسیلہ بناتے ہوئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کا بوجھ اُٹھانے والوں کو جو لائق تعریف وتوصیف مرتبے والے اپنی اس تخصیص کے ساتھ ● وہ جو، بشارت دیئے گئے اللہ کے انعام اور اس کے فضل کی۔

(رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ) (اٰمِيْنَ) ○ اَنْ تُوَفِّقَنَا فِي الْاَقْوَالِ وَالْاَعْمَالِ لِاِخْلَاصِ النِّيَّةِ ○ وَتُنْجِحَ لِكُلٍّ مِّنَ الْحَاضِرِيْنَ وَالْغَائِبِيْنَ مَطْلَبَهٗ وَمُنَاهُ (آمِيْنَ) ○ وَتُخَلِّصَنَا مِنْ اَسْرِ الشَّهَوَاتِ وَالْاَدْوَآءِ الْقَلْبِيَّةِ ○ وَتُحَقِّقَ لَنَا مِنَ الْاٰمَالِ مَابِكَ ظَنَنَّاهُ (آمِيْنَ) ○ وَتَكْفِيَنَا كُلَّ مُدْلَهِمَّةٍ وَّ بَلِيَّةٍ ○ وَلَا تَجْعَلَنَا مِمَّنْ اَهْوَاهُ هَوَاهُ (آمِيْنَ) ○ وَتُدْنِيَ لَنَا مِنْ حُسْنِ الْيَقِيْنِ قُطُوْفًا دَانِيَةً جَنِيَّةً ○ وَتَمْحُوَ عَنَّا كُلَّ ذَنْبٍ جَنَيْنَاهُ (آمِيْنَ) ○ وَتَسْتُرَ لِكُلٍّ مِّنَّا عَيْبَهٗ وَعَجْزَهٗ وَحَصَرَهٗ وَعِيَّهٗ ○ وَتُسَهِّلَ لَنَا مِنْ صَالِحِ الْاَعْمَالِ مَا عَزَّ ذُرَاهُ (آمِيْنَ) ○ وَتَعُمَّ جَمْعَنَا هٰذَا مِنْ خَزَآئِنِ مِنَحِكَ السَّنِيَّةِ ○ بِرَحْمَةٍ وَّمَغْفِرَةٍ وَّتُدِيْمَ عَمَّنْ سِوَاكَ غِنَاهُ (آمِيْنَ) ○ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ جَعَلْتَ لِكُلِّ سَآئِلٍ مَّقَامًا وَمَزِيَّةً ○ وَلِكُلِّ رَاجٍ مَّا اَمَّلَهٗ فِيْكَ رَجَاهُ (يَا اَللهُ) ○ وَقَدْ سَاَلْنَاكَ رَاجِيْنَ مَوَاهِبَكَ اللَّدُنِّيَّةَ ○ فَحَقِّقْ لَنَا مَامِنْكَ رَجَوْنَاهُ (آمِيْنَ) ○ اَللّٰهُمَّ اٰمِنِ الرَّوْعَاتِ وَاَصْلِحِ الرُّعَاةَ وَالرَّعِيَّةَ ○ وَاَعْظِمِ الْاَجْرَ لِمَنْ جَعَلَ هٰذَا الْخَيْرَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَاَجْرَاهُ (آمِيْنَ) ○ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ هٰذِهِ الْبَلْدَةَ

● کہ توفیق عطا فرمائے تو ہم کو قول وفعل میں نیت کے اخلاص کی۔ ● اور عنایت فرمائے تو ہر ایک کو حاضرین وغیر حاضرین مجلس میں سے اس کا مقصد اور اس کی مراد۔ ● اور ہم کو آزاد کردے تو خواہشوں کی قید سے اور دِل کی بیماریوں سے ● اور محقق کردے ہمارے لئے ان آرزوؤں کو جن کی ہم تجھ سے اُمید رکھتے ہیں۔ ● اور بچالے ہم کو ہر آفت اور بلا سے۔ ● اور مت بنا ہم کو ان میں سے جن کی خواہشوں نے ان کو برباد کر دیا ہو۔ ● اور نزدیک فرمادے تو ہم کو ہمارے پکے یقین کے قریب اور توڑنے کے قابل پھلوں کو۔ ● اور مٹادے ہم سے ان تمام گناہوں کو جن کے ہم مرتکب ہوئے۔ ● اور ڈھانک دے تو ہم میں سے ہر ایک کے عیوب، مجبوریوں اور کمزوریوں اور احتیاج کو۔ ● اور آسان کردے تو ہم پر نیکیوں کی ادائی کو جس سے چھٹ جائے اُن کی کدورت اُن کے نقائص اور اُن کی خرابی۔ ● اور کثیر فرما ہماری اس جماعت کو اپنی سخاوت وبخشش کے اعلیٰ (بھرپور) خزانوں سے، یعنی اپنی بخشش کو ہم میں سے ہر ایک پر عام فرما۔ ● اپنی رحمت اور اپنی مغفرت کے ساتھ یعنی مزید برآں۔ اور اُسکی غیر محتاجی کو سوائے تیرے ہر غیر سے دوام عنایت فرما (یعنی اسکو اپنے سوا کسی اور کا کبھی بھی محتاج نہ فرما)۔ ● اے اللہ! بے شک تو نے ہر سائل کیلئے بنایا ہے محل سوال اور رجوع ہونے کیلئے باب ● اور ہر اُمیدوار کیلئے اُسکی اپنی خواہش تیری بارگاہ سے اور اسکی آرزو۔ ● اور بے شک ہم نے مانگا ہے تجھ سے اُمیدوار بن کر تیری مخصوص ذات اقدس کی بخششوں کو۔ ● پس، پوری پوری فرما (یعنی محقق کردے) ہماری تمام اُمیدوں کو جن کو ہم نے تجھ سے وابستہ کر رکھا ہے۔ ● اے اللہ! امن عنایت فرما ہر خوف میں اور درست فرما رعیت اور اس کے بادشاہوں کو (یعنی بادشاہوں کو اپنی رعیت کی صحیح دیکھ بھال کرنے والا بنا)۔ ● اور دوہرا یعنی کئی گنا اجر عنایت فرما، اس شخص کو جس نے اس بھلائی کو (یعنی مولود شرف الانام کے اہتمام کو) اس دن میں اَنجام دیا اور اس کو جاری بھی رکھا (یعنی اور دنوں میں بھی کرتا رہا)۔

● اے اللہ! بنادے اِس شہر کو......

وَسَآئِرَ بِلَادِ الْاِسْلَامِ وَالْبِلَادُ الَّتِيْ يُقِيْمُ فِيْهَا الْمُسْلِمُوْنَ اٰمِنَةً مُطْمَئِنَّةً سَخِيَّةً رَّخِيَّةً بِجَاهِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ ۝ وَاسْقِنَا غَيْثًا يَعُمُّ انْسِيَابُ سَيْبِهٖ السَّبْسَبَ وَرُبَاهُ (اٰمِيْنْ) ۝ وَاغْفِرْلِنَا فِيْ هٰذِهِ الْبُرُوْدِ الْمُحَبَّرَةِ الْمَوْلِدِيَّةِ ۝ سَيِّدِنَا جَعْفَرَ مَنْ اِلَى الْبَرْزَنْجِ نِسْبَتُهٗ وَمُنْتَمَاهُ (اٰمِيْنْ) ۝ وَحَقِّقْ لَنَا وَلَهُ الْفَوْزَ بِقُرْبِكَ وَالرَّجَآءَ وَالْاُمْنِيَّةَ ۝ وَاجْعَلْ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ مَقِيْلَنَا وَمَقِيْلَهٗ وَسُكْنَانَا وَسُكْنَاهُ (اٰمِيْنْ) ۝ وَاسْتُرْلَهٗ عَيْبَهٗ وَعَجْزَهٗ وَحَصَرَهٗ وَعِيَّهٗ ۝ وَكَاتِبِهَا وَقَارِئِهَا وَمَنْ اَصَاخَ اِلَيْهَا سَمْعَهٗ وَاَصْغَاهُ (اٰمِيْنْ) ۝ اَللّٰهُمَّ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى اَوَّلِ قَابِلٍ لِّلتَّجَلِّيْ مِنَ الْحَقِيْقَةِ الْكُلِّيَّةِ ۝ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَمَنْ نَّصَرَهٗ وَوَالَاهُ (اٰمِيْنْ) ۝ مَا شُنِّفَتِ الْاٰذَانُ مِنْ وَّصْفِهِ الدُّرِّيِّ بِاَقْرَاطِ جَوْهَرِيَّةٍ ۝ وَتَحَلَّتْ صُدُوْرُ الْمَحَافِلِ الْمُنِيْفَةِ بِعُقُوْدِ حُلَاهُ (اٰمِيْنْ) ۝ وَاَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَاَتَمُّ التَّسْلِيْمِ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

اَلْفَاتِحَةُ

اور تمام بلادِ اسلام کو اور اُن شہروں کو جن میں مسلمان رہتے ہیں امن و امان والے، اطمینان والے، فراخی والے (بلا جھجک خیرات کرنے والے اور فراخ دست، مرفہ الحال) ساری مخلوق کے افضل ترین حضور ﷺ کے طفیل۔ ● اور پلا ہم کو پانی (یعنی برسا ہم پر بارشِ رحمت) پہنچ جائے اس کی تری (عام ہو اس کی تری) یہاں تک کہ سرایت کر جائے تری اس کی ہر مقام بلند و پست میں)۔ یعنی سیراب کرنے والی تری ● اور بخش دے بننے (کاڑھنے) والے کو مولود کی اس منقش چادر کو اور یہ ہیں جعفر ابن حسن جن کی نسبت شہر برزنج سے کی جاتی ہے اور یہی ان کا آخری ٹھکانہ بھی تھا۔ ● اور محقق فرما (اور پکا فرما) ان کے (اور ہمارے) لئے کامیابی کو تیرے قرب کے ساتھ اور تجھ سے اُمید کیساتھ اور آرزو کیساتھ اور ● فرما دے اپنے مقرب بندوں میں (ہمارا اور) ان کا ٹھکانہ (یعنی مقام استراحت) (اور ہماری) اور ان کی سکونت۔ ● اور ڈھانک دے اُن کے عیب (نقص کلام) اور عجز بیان کو (یعنی ہر قسم کی قلمی فروگذاشت کو، یعنی بھول چوک کو) اور اس کی ہر قسم کی عاجز کلامی اور قاصر بیانی کو۔ اور اس کے عجز کلام اور عجز بلاغت کو (یعنی منطق میں اسکے عجز بلاغت کو، یعنی جس بلاغت پر اس کو پورا کرنا چاہئے تھا۔ میں نہ کر سکنے پر معافی چاہ رہا ہوں) ● اور بخش دے اسکے لکھنے والے کو اور اسکے پڑھنے والے کو اور جو شخص اس کو کان لگا کر سنے اور اس کی طرف توجہ دے۔ (اس کو دوسروں میں (یعنی مجلسوں میں) ترویج دے)۔ ● اے اللہ! درود اور سلام بھیج حقیقت کلیہ کی تجلی کی برداشت کے سب سے پہلے قابل پر۔ اور آپ ﷺ کی آل پر اور آپ ﷺ کے اصحاب پر۔ اور اُس پر جو آپ ﷺ کی مدد کرے اور اُس پر جو آپ ﷺ کو دوست رکھے۔ ● جب تک آراستہ رہیں کان، آپ ﷺ کی تعریف کی موتیوں سے جڑی ہوئی بالیوں سے۔ ● اور جب تک زینت پائیں، یعنی آراستہ رہیں شریف محفلوں کے سینے زیور کے ہاروں سے محافل بردہ و مولود شریف کی۔ ● اور مہتم بالشان درود اور بدرجہ اتم (ہر اعتبار کرتے مکمل) سلام ہو ہمارے سردار اور ہمارے آقا محمد ﷺ پر جو نبیوں اور پیغمبروں کے سلسلہ کی آخری کڑی اور اُن کو اختتام دینے والے ہیں۔ ● اور آپ ﷺ کی آل اور آپ ﷺ کے صحابہؓ پر۔ ● پاک ہے آپ ﷺ کا پروردگار رَب العزت ہر اُس عیب سے جس کو یہ (کفار و مشرکین وغیرہم) بیان کرتے ہیں ● اور سلام کے ساتھ تمام رسولوں پر۔ ● اور ساری تعریف تمام عالموں کے پروردگار کے لئے ہے۔

اَلْفَاتِحَةُ